یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک

خریداران ممالک بیرون سے .. .. دس شلنگ .. سالانہ .. شش ماہی چھ شلنگ

عام سے .. .. .. سے .. للعہ

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق للعہ .. عیاً

بغیر چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین بمفت درج ہونگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

ایڈیٹر منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت

جلد ۶ | امرتسر ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۰۱ عیسوی یوم دوشنبہ | نمبر ۵۱

وکیل

امرتسر ۲۶۔ ذیقعدہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۱۸۔ مارچ ۱۹۰۱ عیسوی یوم دوشنبہ

آج کل

انگلستان میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک فرقے میں از سر نو بدمزگی سی پیدا ہوگئی ہے اور وہ پرانے زخم پھر ہرے ہو چلے ہیں جنکا اندمال برسوں بلکہ صدیوں سے ظاہر ہو چکا تھا۔ جو لوگ ٹڈل ایجز کی تاریخ پر عبور رکھتے ہیں اون سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ اس کمبخت تفرقے نے ہزاروں جوانوں کو تلوار کے گھاٹ پانی پلایا اور سینکڑوں خانمانوں کو بے چراغ کر دیا بیسیوں متبرک صورتیں محض پوپ رومہ سے تخالف کی بدولت جلتی آگ میں جلکر راکھ کا ڈھیر ہوگئیں۔ اور اوپر نماز جنازہ تو کیوں کوئی پڑھتا کسیکی منہ سے افسوس تک نہ نکلا۔ یہ مانا کہ مرور زمانہ سے وہ تندی اور تیزی جاتی رہی اور جوں جوں تہذیب اور تعلیم نے ترقی کی وہ سختگیری اور تنگ طلبی نہ رہی اور تحقیق حق کے سبب سے جو کثرت مطالعہ کا خاصہ ہے وہ اوہام باطلہ زائل ہوئی جو پرکانے سادہ لوحوں کے جزو ایمان تھے۔ اور سینٹ پیٹر کے جانشین کی روحانی طاقتوں میں بھی اگلا سا زور نہ رہا اور رومنی جاہ و جلال کے ساتھ (جبکہ وہ کویرینل میں بیٹھکر بڑی بڑی بادشاہوں کی بادشاہت وزیروں کی وزارت اور عوام کی دنیا اور آخرت کا فیصلہ کیا کرتا تھا) اوسکو ذوق الفطرت اقتدار کا بھی خاتمہ ہوا تاہم "رسمی چل ہی کیوں نہ جائے مگر بل نہیں جاتا"۔ ابتک اوسکے پیروؤں میں ایک آن باقی ہے اور اپنے مذہب کے علانیہ توہین کو تیز نظروں سے دیکھتے ہیں اور حق یوں ہے کہ اس معاملہ میں حق بجانب بھی ہیں کیونکہ دنیا میں متبدل سے متبدل قوم بھی اپنے مذہب کی علانیہ توہین دیکھ نہیں سکتی۔ اور وہ تو ایسے ذلیل بھی نہیں۔ برخلاف اسکو یورپ کی بڑی بڑی طاقتور سلطنتیں آجتک انہیں اعتقادات کی پیرو ہیں اور جن جن ممالک میں اونکی حکومت نہیں جیسا کہ جرمنی اور انگلستان (وغیرہ) وہاں بھی اونکے ہمخیال بڑی عزت و امتیاز اور رسوخ کے ساتھ گذران کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آجکل انگلستان اور آئرلینڈ کے رومن کیتھولکوں نے اس مسئلہ کو از سر نو چھیڑا اور اُسکا آغاز اسطرح پر ہوا کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ نے رسم قدیم کے مطابق ۲۴ فروری کو افتتاح پارلیمنٹ کیوقت وہ خطبہ اپنی زبان سے پڑھا جسکی تکرار جارلس دوم کے عہد کے ایک ایکٹ کی رو سے لازمی تھی اور جسکے الفاظ یہ ہیں:-

"میں صدق دل سے اور باقرار صالح خدا تعالیٰ کو شاہد قرار دیکر تصدیق اور اعلان کرتا ہوں کہ میرا اعتقاد ہے کہ عشای ربانی یعنے روٹی اور شراب کی کسی جزو میں مسیح علیہ السلام کا خون اور گوشت نہیں بنتا اُسوقت جبکہ کوئی شخص اوسے خدا کے نام پر پاک اور وقف کر دے یا اوسکے بعد اور کنواری مریم یا دیگر سینٹوں سے استمداد اور اونکی پرستش اور نیز رسم قربانی حتم جو فی زمانہ فرقہ رومن کیتھولک میں رائج ہے محض توہمات اور بت پرستی ہے میں خدا کے حضور میں تصدیق اور اعلان کرتا ہوں کہ میں یہ اقرار یا اوسکا کوئی جزو نہیں، اور معمولی معنوں میں کیا ہے جو میرے سامنے پڑھے گئے ہیں۔ اور جیسا کہ عام انگلستان کے پروٹسٹنٹ اوسکا مفہوم سمجھتے ہیں۔ اور اسمیں میں کوئی ٹالنے کی نیت نہیں رکھتی۔ اور نہ در پردہ اپنے دل میں کوئی بات پوشیدہ رکھتی اور نہ اسکے واسطے پہلے ہی پوپ یا کسی اور شخص سے اجازت حاصل کی اور نہ آیندہ ایسی اجازت کے حصول کی امید پر یہ اعلان کیا۔ اور یہ بھی خیال کیا کہ خدا تعالیٰ یا کوئی شخص مجھ پر اس اعلان یا اسکے کسی جزو سے بری الذمہ کر دیگا۔ اگرچہ پوپ یا کوئی شخص یا اشخاص اسکو منسوخ کریں یا قرار دیں کہ یہ اعلان ابتدا ہی سے کالعدم تھا۔"

اس اعلان کے بعض فقروں سے ظاہر ہے کہ فرقہ رومن کیتھولک کے لوگوں کی دلشکنی نہ صرف ظنی ہے بلکہ یقینی۔ اسپر فادر واہس نے جو انگلستان میں رومن کیتھولک کا اسقف اعظم ہے علاوہ ایک چٹھی کے جو اوس نے بہت دن پہلے اپنے معتقدین میں مشتہر کی تھی۔ ۱۷ فروری کو اتوار کے روز مانچسٹر میں ایک کثیر التعداد جماعت کے حضور میں نماز کیوقت وعظ کی جسکا حاصل یہ ہے کہ:- "آٹھویں صدی سے انگلستان میں دستور رہا ہے کہ بادشاہ کو تخت نشینی کیوقت حلف دیجائے۔ مگر ۱۶۸۸ء کے انقلاب کے بعد پارلیمنٹ نے شاہ ولیم

اور ملکہ میری کی تخت نشینی کی حلف کے الفاظ موضوع کیے۔ اگر اسی موقع پر پس کیجاتی جہاں عشاء ربانی سے اختلاف ظاہر کیا گیا ہے تو اوسمیں اُن لوگونکی کوئی توہین نہ تھی۔ جو بادشاہ سے اسبارہ میں مختلف الاعتقاد ہیں مگر اسی پر قناعت نہیں ہوئی بلکہ بادشاہ سے اور الفاظ بھی کہلائے جاتے ہیں جو میرے خیال میں شرمناک اور دل آزاری کے باعث ہیں۔ یہ الفاظ بادشاہ نے اپنے منہ سے افتتاح پارلیمنٹ کے موقع پر نکالے جنکی نسبت امید ہو کہ خود بھی بادشاہ کو ناگوار ہوا ہوگا میری رائے میں ان الفاظ سے کوئی ملکی۔ اخلاقی یا مذہبی مقصد حاصل نہیں ہوا البتہ ایک کروڑ بیس لاکھ رعایائے شاہی جو اس مذہب کے معتقد ہیں جنمیں ایک لاکھ پادری اور ایک سو اٹھتر بشپ ہیں اونپر بت پرستی کا داغ لگانا متصور ہو۔ امید ہو کہ دوبارہ بادشاہ کو ایسے دلشکن الفاظ کی تکرار کی ضرورت واقع نہ ہو اور انگلستان کی پبلک اصل حقیقت کی تہ کو پہنچ جائیگی۔ اور بقول اخبار ٹائمز کہ انگریزی کنسٹیچوشن ایسے دل آزار الفاظ کے استعمال کے بدون بھی پروٹسٹنٹ رہ سکتا ہے بہت جلد اسکا تدارک کریگی"۔

فادر واہن کی اس وعظ سے پہلے جسکا خلاصہ ہم نے اوپر دیا ہے ۱۴ فروری کو تیس رومن کیتھولک لارڈون نے جنمین ہمارے سابق وائسرے مارکوئس آف رپن بھی شامل تھے ایک عریضہ لارڈ چانسلر کیخدمت میں پیش کیا جس کا قل و دل یہ ہو:-

"آج افتتاح پارلیمنٹ کے موقع پر حضرت اعلیٰحضرت ہفتم کو عشائے ربانی کے خلاف اون الفاظ کا اعادہ کرنا پڑا جو چارلس دوم کے وقت موضوع ہوئے تھے جب مذہبی اختلاف بہت زور پر تھا۔ کچھ دن ہوئے ہیں کہ ہم نے آپکی خدمت میں ایک یادداشت اس غرض سے بھیجی تھی کہ اگر ممکن ہو تو اُن الفاظ میں کچھ اصلاح کیجائے جسکا جواب آپنے یہ دیا تھا کہ ایسا ہونا بدون ایکٹ پارلیمنٹ کے ناممکن ہے اور اسلئے ہماری کوششیں محض بے سود ہونگی۔ خود بادشاہ وقت کو ہمیں کوئی اختیار نہیں اور قانون موجودہ کے رو سے وہ مجبور ہو کہ انہیں الفاظ کی تکرار کرے ہمیں امید ہے کہ خود اعلیٰحضرت خوشی سے ایسے الفاظ کے اعادہ سے سبکدوش ہونا پسند فرماتے جن سے عام رعایا بہت برگشتہ ہو۔ ایکٹ پارلیمنٹ کے رو سے سبکدوش ہو چکی ہے۔ اگرچہ قانون کی پیروی سے ہمیں انکار نہیں مگر اس موقع پر خاموش نہیں رہ سکتے۔ اور ہم آپکو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ آج اگرچہ ہم بجا آوری خدمت اور تعمیل ارشاد کی غرض سے افتتاح پارلیمنٹ کے موقع پر ہوس اوف لارڈس میں حاضر ہوئے مگر ان دل آزار الفاظ کا سننا ہمیں نہایت شاق تھا۔ اور یہ فقرے اعلیٰحضرت کی لاکھون جان نثار رعایا کو سخت ناگوار ہین جو وفاداری اور نمکحلالی میں دیگر رعایا سے کسیطرح کم نہیں"۔

ان عرضداشتوں سے ظاہر ہے کہ یہ فقرے اُسوقت وضع ہوئے تھے جب اقتضائے وقت کے سبب سے انکا وضع کرنا چندان ناموزون نہ تھا۔ کیونکہ اُن دنوں میں جہاں علانیہ ایسے معاملات میں نظر انداز کیجاتی تھی۔ اور مذہبی اختلاف کے سبب سے قتل کر دینا یا جلتی آگ میں ڈالدینا کوئی بڑی بات نہ سمجھی جاتی تھی ایسے فقرے کس حساب میں ہونگے۔ مگر اب چونکہ نہ تو وہ طغیان ہی رہا اور نہ تعصب۔ ان الفاظ کا استعمال نہ فقط غیر ضروری ہے بلکہ ایک زبردست اور نمکحلال فرقہ کی دل آزاری اور دلشکنی کا موجب ہے۔ ہر ایک شخص جو عقل سلیم رکھتا ہے اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ یہ درخواست واجبی ہے اور اونکے دلائل قوی ہیں اور عجب نہیں کہ انگلستان کی انصاف پسند پبلک اس عرضداشت کو توجہ سے سنے گی۔ اور ضرور ہی اونکے خاطر خواہ فیصلہ کریگی۔ کیونکہ ایک تو عام طور پر وہ اعتدال کا زمانہ آگیا ہے کہ اب مذہبی تعصبات اور بیجا طرفداریان بالکل غیر طبعی معلوم ہوتی ہیں۔ اور دوسرا ہماری گورنمنٹ اس امر خاص میں بالخصوص ممتاز ہے اور حق یون ہے کہ اسکی بے تعصبی کا نتیجہ ہے کہ جسقدر مختلف العقاید لوگ اس گورنمنٹ کے زیر سایہ رہتے ہیں اوتنے اور کہیں نہیں اور باوجود اس تعدد ادیان کے کسی کو کسی سے سروکار نہیں اور نہ مذہبی اعتبار سے حکام وقت کے ساتھ کوئی محل شکایت۔ جب غیر قومون مثلاً ہندو مسلمان۔ پارسی۔ یہودی اور دیگر فرقہ کے لوگون کے مذہبی معاملات میں کوئی دست اندازی یا دلشکنی روا نہیں تو رومن کیتھولک سے کیوں ہونے لگی۔ وہ تو بہرکیف ان سے قریب تر ہیں۔ یورپ میں جسقدر تکلیف آجکل یہودیوں کو مل رہی ہے وہ ظاہر ہے اور خاصکر سلطنت روس جسقدر روسیائیون کے درپے آزار ہے وہ زمانے سے پوشیدہ نہیں مگر ہماری گورنمنٹ نے اون سے بھی کبھی تعرض نہ کیا مسلمان جنہیں زمانہ حال کے بعض دریدہ دہن اور ناعاقبت اندیش یورپین مورخون اور اخبار نویسون نے اپنی سخت کلامی کا تختہ مشق بنا رکھا ہے الحمدللہ ہمیشہ ان بیجا طعن آمیزیون سے پاک رہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کسی کو غیر مہذب۔ نیم وحشی۔ جاہل متعصب اور ظالم کہنا بہت آسان ہے۔ مگر تاریخی واقعات سے ثابت کرنا بہت مشکل ہو۔ جب آفتاب رسالت نظروں سے غایب ہو گیا اور رحمۃ للعالمین کا ظاہری سایہ دنیا کے سر سے اوٹھ گیا تو پھر بھی اون پاک اور اخلاقی تعلیم کا یہ اثر تھا کہ اسکی تربیت یافتہ جہان جہان گئے وہاں کے لوگونکے ساتھ علم اور کمال درجہ کی بے تعصبی سے پیش آئے۔ اور ذمیونکے حقوق کی نگہداشت اُسی انصاف پسندی اور معدلت شعاری سے کی جو اپنی قوم کے ساتھ روا رکھی۔ خلیفہ ثانی رض نے جب بیت المقدس کی زیارت کی اور وہاں کے بڑے گرجہ کی سیر کو تشریف لیگئے تو اتفاق سے نماز عصر کا وقت آگیا۔ فادر سفرس جو وہان کا اسقف اعظم اور اسوقت حضرت کے ہمرکاب تھا عرض پرداز ہوا کہ باہر جاکر نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں حضور یہین فریضہ ادا فرمالیں تو آپنے جواب میں فرمایا کہ میرے خدا کی نماز دیر و حرم میں یکسان ادا ہو سکتی ہے اور اوسکے لئے کسی خاص جگہ کی قید نہیں۔ ؎

عشق اللہ در کعبہ و بتخانہ می بخشد مراد ہر کجا باشد محبت کارسازی می کند

مگر یہان پڑھنے میں تامل یہ ہو کہ میری فوج محض اس خیال سے کہ ہمارے امیر نے یہان نماز پڑھی سارے گرجے کو مسجد بنا کر اسپر اپنا تسلط کریگی۔ اور یہ تمہاری قوم کی دل آزاری مجھے کسی حال میں منظور نہیں۔ اللہ اللہ۔ یہ اوس قوم کا سلوک اور طرز معاشرت ہو جسے خونی۔ قاتل اور متعصب لکھنا آجکل ہر ایک یورپین مورخ اور مصنف کا شعار ہو رہا ہے۔ اسی ایک ذاتی دلجوئی پر کیا موقوف ہو۔ بعد کا معاہدہ دیکھو جو مستند تاریخوں میں مسلسل نقل ہوتا چلا آیا ہو اور جسکی اصل کاپی بمکان خاص لنڈن کے عجایب خانہ میں موجود ہے اور اُن رعایتونکو امعان نظر سے ملاحظہ کرو جو امیر المومنین نے مفتوحین سے کی تھیں۔ یہ حسن سلوک خاصکر حیرت پر حیرت اسلئے دلاتا ہے کہ ایسے زمانے میں عمل میں آیا جبکہ مذہبی تخالف بڑے زور و نیر تھا۔ اور فقط اختلاف فروعات کی علت میں ایک دوسرے کو قتل و تاراج کرنا یا اوسکی رسوائی اور بیحرمتی کرنا ایک نہایت معمولی امر سمجھی جاتی تھی اور یورپ میں مسیح علیہ السلام کے پیرو اپنے ہی ہم مذہبوں کے ساتھ وہ ظالمانہ سلوک کرتے تھے جسکے سننے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ جن لوگونے تجمل کی تاریخ تہذیب کے سری نظر سے بھی دیکھی ہو یا گبن کی مشہور و معروف تاریخ روما کا مطالعہ کیا ہے وہ ایمانداری سے اس امر کی شہادت دیسکتے ہیں کہ مسلمانون نے اپنے عروج کے زمانے میں ذمیون سے وہ وہ رعایتیں کیں جنکی توصیف نہیں ہو سکتی۔ اور برخلاف اسکو اوس زمانے بلکہ اسکو مدت تک بعد کے رومن کیتھولکون نے لیوتھر کے پیرون کو کتنا ستایا۔ خلیفہ عمرؓ تو ایک بالاے انسان تھے اور رحمۃ للعالمین کے خاص تربیت یافتہ شاگرد۔ صلاح الدین کو دیکھو کن محنتون اور جفاکشیون سے بیت المقدس عیسائیون سے فتح کیا اور بعد فتح کے وہان کے عیسائیون سے کیا سلوک کیا اور اپنے دل میں مطلق خیال نہ لایا کہ ابھی ابھی انہون نے اپنی عارضی فتح کیوقت میرے ہم مذہبون سے کیا بیرحمیان کی تھیں خلفاء بنی امیہ نے جو مہربانیان ہسپانیہ بلکہ کل یورپ کے عیسائیون سے کیں اُنسے آجتک یورپ سبکدوش نہ ہوا۔ اور پہراوسکے عوض میں جو سلوک عیسائی بادشاہون نے مورون سے کئے وہ بھی دیدہ وردون سے مخفی نہیں۔

ہمارے اعتقاد میں جو ذلت اور خفت اسوقت یورپ کی نظرون میں ہسپانیہ کو ہو رہی ہے اور جو زوال اور ضعف اُسے روز بروز ہو رہا ہے یہ فقط اُسی کافرنعمتی کا وبال ہو جو انہون نے اپنے محسنون سے کیا۔ تاریخ ہند و ستان کے جاننے والے اوس نرمی اور حسن سلوک سے انکار نہیں کر سکتے جو مسلمان بادشاہون نے یہان کے ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے معتقدین سے کیا۔ اکبر تو خیر مشہور صلح کل اور بے تعصب تھا۔ اوس نے سب سے پہلے مان کر مرنے پر راجپوتی موچھ کو خیرباد کہی۔ عمامہ اور کلاہ اتار کر راجپوتون کی سی کھڑکی دار پگڑی سر پر رکھی۔ اور بجائے قبا کی جگہ ہندوؤں کے چلتے پہننے کی بنیاد اپنے خاندان میں ڈالی۔ اسکا مذہبی اعتدال یہانتک پہنچا کہ ہندوؤں نے اوسے قطعی طور پر ہندو بلکہ اوتار سمجھا۔ اور غیرت مند راجپوتون نے بیٹی بہوار کے رشتہ سے بھی دریغ نہ کیا۔ عیسائی بھی اوسکی اس سہل پسندی سے کچھ کم متمتع نہ ہوئے۔ ابوالفضل انجیل کے ترجمہ پر مامور ہوئے۔ فادر فرسیلین اور فادر روڈولف اکیوا بڑی آزادی اور دلیری کے ساتھ علماء اسلام کے ساتھ مباحثہ کرتے رہے۔ سنہ ۱۵۸۰ء میں گوا سے بعض پادری خاص شاہی دعوت پر آگرہ میں آئے اور اکبرآباد میں گرجا کی تعمیر ہوئی اور علانیہ مسیحی دین کی پرستش ہونے لگی۔ اور کوئی بھی اونکا مزاحم نہ ہوا۔ جہانگیر ان اوصاف میں اپنے باپ کا خلف الرشید تھا۔

ڈاکٹر ٹکین اوسکی نسبت لکھتے ہیں " وہ عیسائیوں پر مہربانی اور شفقت کیا کرتا تھا اوسکے خاندان کے بعض ارا کین اوسکی اجازت سے علی رؤس الاشہاد عیسائی ہوئے" - فادر بوزی نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ اُسے بھی عیسائی سمجھا اور ٹورنیر ایک یورپین جوہری جو اوسکے عہد میں تجارت کی تقریب سے ہندوستان میں آیا تھا یہانتک مبالغہ کرتا ہے کہ اوسکی تسبیح کے ایک شانہ دانہ میں مریم علیہا السلام اور امام کی جگہہ مسیح علیہ السلام کی تصویریں تھیں - اور وہ ہر روز علی الصباح اونکی زیارت کرکے اوسی تسبیح پر وظیفہ پڑھا کرتا تھا -

شاہ جہان جسے یورپین مورخوں نے ممتاز محل کے اغوا سے بڑا سخت متعصب ظاہر کیا ہے ہرگز ایسا نہ تھا خود برنیر جو اوسکے اواخر عہد میں ہندوستان آیا تھا اور عالمگیر کا بہت زمانہ دیکھا تھا صاف لفظوں میں لکھتا ہے کہ بادشاہ نے بنارس کے بڑے پنڈتوں کو دو دو ہزار ماہانے خزانہ عامرہ سے مقرر کر رکھے تھے اور انمیں سے ایک پنڈت کے ساتھ اوس نے مذہبی معاملات میں مباحثہ بھی کیا - یہ تفصیل اوسکے سفرنامہ میں درج ہے - غرضیکہ ایسی بیسیوں مثالیں موجود ہیں جنکی سند سے انسان اس قوم کی بے تعصبی بآسانی ثابت کرسکتا ہے - اور ہم بلا خوف تردید دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ مسلمان بادشاہوں نے کبھی ایسا نہ کیا کہ علانیہ کسی غیر مذہب کی توہین کرکے اونکی دل آزاری کے موجب ہوں - یا مسلمانوں کے غیر حکمران فرقوں کے مسائل مذہبی کو سلطنت کیطرف سے علانیہ مسترد قرار دیں - اونکا ہمیشہ سے اصول رہا ہے اور ابتک اس اصول پر کاربند ہیں کہ ان مباحثوں اور مناظروں کا محل وقوع وہی مجلسیں ہیں جو ان باتوں کے لئے یا تو مستقل طور پر موضوع ہیں یا عارضی طور پر قائم کیجائیں - خلیفۃ المسلمین حالانکہ پکے حنفی المذہب سُنّی ہیں مگر یہ کبھی نہ ہوا کہ شیعوں یا غیر مقلدوں یا دیگر فرقوں کے مسلمانوں کے معتقدات پر بارگاہ خلافت سے کبھی طعن ہوا ہو -

کجکلاہ ایران اہل تشیعہ میں سے ہیں مگر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اُنکے مُنہ سے بحیثیت شاہ کے کوئی ایسا فقرہ نکلا ہو جو کسیکی دل آزاری کا باعث ہوا ہو - جب اوس قوم کا یہ حال ہے جو آجکل کے مدعیان تہذیب کے نزدیک نام رکھنے کے قابل ہے تو تعجب ہے کہ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم جیسا ہر دلعزیز اور مہذب خیال اور پاک ضمیر قیصر یہ جائز رکھے یا یوں کہیں کہ انگلش پارلیمنٹ یہ گوارا کرے کہ اونکی زبان سے ناحق ایسے کلمات نکلوائے جائیں جو مفت میں لاکھوں جان نثار اور نمک حلال رعایا کی دلشکنی کا موجب ہوں اور جو خاصکر ایسے وقتوں میں موضوع ہوئے ہوں جبکہ مقتضائے وقت کے لحاظ سے اور نیز اوس مخمرستان بے تمیزی میں باعتبار اوس زمانہ کے حالات کے چنداں قابل گرفت بھی نہ تھے - ہمیں امید ہے کہ برٹش پبلک بہت جلد اِس سرسری شکر رنجی کے دفعیہ میں کامیابی کے ساتھ کوشش کرکے نہ صرف روس کیتھولک کو ممنون کریگی بلکہ اُن بے شمار مختلف المذاہب فرقوں کو مرہون منت بنائیگی - جو تاج برطانیہ کے سایہ میں آسودگی اور فارغ البالی سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور امن و عافیت کی جو گہر ہو رہی ہیں اور اس معاملہ میں بعض تنگ نظر پادریوں کی رائے کی پابند نہ ہوگی جو لفظ پرستی کے شوق میں آلۂ کار پر نگاہ نہیں کرتے -

من از عقرب نمیترسم ولی از نیش او ترسم ازین تخت الحذر بندان زیر ریش او ترسم

خدا کرے جس دن ہمارا ہر دلعزیز قیصر ضابطہ کے طور پر رسم تاجپوشی ادا کرے اوس سے پہلے ہی انگلش پارلیمنٹ اسکا فیصلہ کرچکے اور ان دل آزار الفاظ کو نکال ڈالے -

ہماری پاس اس ہفتہ میں بعض ایسے بزرگوار وں کے نوازشنامے موصول ہوئے ہیں جو ہمارے اخبار کے خریدار نہیں مگر بننا چاہتے ہیں اور اسی غرض سے انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ آئندہ اخبار کی ضخامت کیا ہوگی چونکہ ہر ایک عنایت نامہ کا جداگانہ جواب دینا کسیقدر دشوار تھا اسلئے بذریعہ اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ اخبار کا حجم پہلے بارہ صفحہ کا تھا مگر اب دس صفحہ کا ہوگا جسکے یہ معنی نہیں کہ بجائے ہفتہ میں بارہ صفحہ دینے کے جو ہم دیتے رہے ہیں اب تیس صفحہ دیا کرینگے گویا فی ہفتہ آٹھ صفحوں کا اضافہ ہمنے ذمہ لیا ہے نظر بحالات موجودہ اسوقت ہم اس سے زیادہ رعایت نہیں دیسکتے ہم سچ کہتے ہیں کہ آمد و خرچ کے لحاظ سے اتنے خرچ کی ہی گنجایش نہ تھی مگر چونکہ ہم وعدہ کرچکے تھے اسلئے ناچار ایفاء عہد کرنا پڑا اگرچہ ہمارے معزز ناظرین نے ہماری شرط کو مطلق پورا کرنیکی کوشش فرمائی اور بجائے ڈیڑھ ہزار خریدار پیدا کرنیکے جسکی قید ہم نے لگائی تھی فقط تین سو ستائیس خریدار ہوئے جو ہم ہونا کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا مگر محض اس خیال سے کہ ہمارے ناظرین کو یاس نہ ہو ہم توکلاً علی اللہ تعالےٰ اس عزم کو پورا کرنیکو آمادہ ہوگئے ہیں نہ جو قدر پبلک نے ہماری خدمات کی کی ہے وہ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی تعداد خریداروں کی

کے بعد تین سو ستائیس کی آدمیوں کا ہونا کچھ بڑی بات نہ تھی بایں ہمہ وجود اسکی ہماری یہ شکایت شکر آمیز ہی ہے کہ وکیل کو بدون کسی لحاظ اور ضمیر فروشی کے گھر میں بیٹھے فقط تحریری تحریک سے اتنے خریدار ملے حالانکہ ایک ایک خریدار کیلئے کیا کیا کنوئیں جھانکنے پڑتے ہیں کیسی کیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے - یہی ایک بات تھی جو ہمارے عزم کی مؤید اور محرک ہوئی کہ آخر کبھی کبھی لوگ نیک و بد میں تمیز حاصل کرینگے استعداد حاصل کرینگے - ہمارے معزز ناظرین یہ ہمارے اعتبار پر چھوڑ دیں کہ اگر اب بھی ہمارے خریدار وہ نہیں جو ہونے چاہئیں اور اس زائد خرچ اور تکلیف کا معاوضہ اس رس کے اندر پورا ہو گیا تو ہم اسیوقت اسمیں مناسب اور حسب استطاعت اضافہ کرنیمیں دریغ نہ کرینگے گو تاہم ہمارا اصلی مدعا یہ ہے کہ ہمارے ناظرین انگریزی اخباروں کے احتیاج سے مستغنی ہوجائیں اور زمانہ کے حالات اور موجودہ فتنوں اور سیاست کی سیسقدر خبر رہیں جتنی انگریزی اخبارات کے دیکھنے والے طبعاً رہتے ہیں اور یہ بجز سوائے اخبار کے روزانہ ہونے کے قریب ناممکن ہے اور اخبار کا روزانہ کرنا تمام تر خریداروں کی مواسات پر منحصر ہے اگرچہ ہمیں ہماری حسن نیت کو بہت دخل ہے ہمیں تو اسمیں بھی تامل نہ تھا مگر مآل کار کو دیکھکر اہل مقتضائے وقت معلوم نہیں ہیں کہ آئندہ ذمہ داری کا کام کیقدر اختیار کیا جائے جبتک پبلک میں اتنی دلچسپی نہیں جو اہل کام کیلئے ضروری ہے

چاک مت کر جامہ بے ایام گل ہر کچھ اوہر کا بھی اے شاہ بہار

اسلئے ہم اپنے معزز ناظرین کو مطلع کرتے ہیں کہ ۲۵ مارچ سے پہلے ایڈورڈ پیہ ایکٹ ہمارے دفتر میں پہنچ جائیگا اور جو صاحب اوسکے بعد ہمارے دفتر میں پہنچیں گے اونکو اوس صورت میں اوس نمبر کا کوئی وی پی نہ ہوگا - اب یکم اپریل سے ہوتا کل آئندہ ہفتہ میں ہر ایک کام میں نیت کو بہت دخل ہے اگر نیت نیک ہے اور عزم مستقل اوس صورت میں کامیابی بھی یقینی ہے اگرچہ ابتدا میں کچھ مشکلات بھی واقع ہوں مگر انجام کار یہ سب موانع خود بخود دور ہوجاتے ہیں چنانچہ حجاز ریلوے کے معاملہ میں ہم نے تحریک اور تشویق کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے اس قومی اخت اور دینوی نیکنامی حاصل کرنے پر مائل کیا اس عرصہ میں بارہا ایسا بھی ہوا کہ ہمیں کچھ ناکامی بھی ہوئی اور اس ناکامی کے سبب سے ہمارا حوصلہ بھی ایک حد تک پست ہوگیا اور جی بیٹھ گیا - اور ایک وقت میں ہمیں ایک گونہ نا امیدی بھی ہوئی مگر اب ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کے فضل سے ہر ہفتہ کہیں نہ کہیں سے کوئی نہ کوئی آواز ایسی آ ہی جاتی ہے جس سے طبیعت کو فی الجملہ اطمینان ہو - چنانچہ اس ہفتہ میں ہمیں مقامات سے اطلاع ملی ہے کہ انکی باہمت مسلمانوں نے اس کار خیر میں عملی طور پر حصہ لیا - ایک تو مقام سدن گور سہائے گنج ضلع فرخ آباد ہے جہاں مولینا سید احمد صاحب کی تحریک سے مدرسہ کی رقم فراہم ہوئی اور جنمیں سے بعض سے ہم بھی ہو چکی ہیں اور بقایا امروز فردا میں وصول ہو کر منزل مقصود کو جانیوالی ہیں تفصیل اسکی پھر سید چراغعلی صاحب کا خاندان - منشی سید فرزند علی صاحب - مولوی پیر محمد صاحب - شیخ نظیر الدین صاحب - محمد امام خانصاحب شیخ خدا بخش صاحب شیخ ہدایت اللہ صاحب شیخ عبد المجید صاحب - سید محمد حسین صاحب - متفرق اس چندہ میں دو باتیں خاصکر قابل تمکین ہیں اول اس قصبہ میں آجتک کبھی کوئی قسم کا چندہ ہی نہ ہوا تھا گویا یہاں کے لوگ مجموعی بخیلوں اور امداد دینکی عادی بلکہ مانو ہوہی نہ تھے اور کسیکو یہ خبر تک نہ تھی کہ اس طرح کی متحدہ کوششوں سے کتنے مشکل اور کٹھن کام سہل ہو جاتے ہیں - یہانکی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ کسی قومی کام کیلئے عوام میں چندہ ہوا ہو - خدا کا شکر ہے کہ اگر پہلی دفعہ چندہ بھی ہوا تو ایسے نیک کام کیلئے ہوا جو دینی اور دنیوی برکات دونوں پر حاوی ہے - دوم اس چندہ میں بعض ایسے دیندار مسلمان شامل ہیں جو دنیوی مال کے اعتبار سے بالکل غریب ہیں یہ ایک ایسا امر ہے جس سے ہماری خوشی کا کوئی اندازہ نہیں ہے کیونکہ عوام کی ہمدردی کسی کام میں فقط اسی صورت میں کہی جا سکتی ہے جب اسمیں امیر اور غریب یکساں شریک کے ساتھ شامل ہوں اور اعلیٰ اور ادنیٰ میں کوئی امتیاز نہ ہو اور ہر ایک شخص اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اسمیں حصہ لے ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے معزز کارسپانڈنٹ نے ہمیں اون پاک نفس بھائیوں کا نام نہ لکھا جنہوں نے دو دو چار چار آنے کرکے متفرق کی سو روپیہ پورے کئے ورنہ ہم بڑی خوشی بلکہ فخر سے اونکا نام لکھتے تاکہ دیگر برادران دینی بھی اپنی کم مائگی کا خیال کرکے اس امر خیر سے باز نہ رہیں اور انمیں بھی شوق پیدا ہو - دوسرا جو دہپور علاقہ مارواڑ میں ہمارے مکرم دوست مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل دربار پالن پور کی بزرگانہ عرقریزی سے ہمکو مسلمانوں کی اس خیر جاری سے بہرہ ور کیا - صاحب ممدوح مدت سے جودہپور کے لوگوں کو تحریک کر رہے تھے اور آخر کار انہوں نے مائتہ روپیہ کی رقم جمع کرکے بخط مستقیم ہز اکسلنسی رشادت (وزیر صیغہ مال و پریسیڈنٹ مجلس حجاز ریلوے) کمیٹی مدت میں بذریعہ منی آرڈر روانہ کردی جزاہ اللہ خیر الجزاء - یہ چندہ جسمیں زیادہ تر آپ ہی کے خاندان نے حصہ لیا ہے حسب ذیل ہے :-

جناب محمد خانصاحب	والد جناب محمد اسمٰعیل صاحب	مولوی سید احمد حسین صاحب عمری مولانا	
سید حامد حسین صاحب	برادر مولانا ممدوح مولینا محمد اسمٰعیل صاحب	سید فرحت عظیم صاحب	داروغہ بو علیخانصاحب
منشی امتیاز علیخانصاحب	وکیل مارواڑ	منشی ممتاز علیخانصاحب	حافظ امیر احمد صاحب
منشی عبد العلیم صاحب	منشی محمد ادریس صاحب	منشی شہباز خانصاحب	منشی نظیر حسین صاحب
صغر علیخانصاحب			

حق یوں ہے کہ یہ مولینا محمد اسمٰعیل صاحب کی مساعی جمیلہ کا ثمرہ ہے کہ ایک ہندو ریاست میں اتنا کچھ ہوا اور آئندہ بھی ہونیکی امید ہے کیونکہ ابھی بہت سے صاحب ایسے ہی باقی ہیں جنہوں نے وعدہ فرمایا اور عنقریب بھیجنے والے ہیں ہم دعا کرتے ہیں کہ اگلے ہفتہ میں ہم انکے نامی اسمائے گرامی درج اخبار کرنیکے قابل ہوں یہ کہنا اس موقع پر بیجا نہ ہوگا کہ دنیا بھر میں اس کام کی تحریک ہو رہی ہے اور دور دور بلاد اسلامی سے متواتر مسلمانوں کی شرکت کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ کسی سرزمین

گرچہ خوردیم نسبتی ست بزرگ ۔ ذرۂ آفتاب تابانیم

شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم

خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ جس گاڑی پر سوار ہوکر ۱۴ فروری کو ایوان بلنگ ہم پیلس سے ہوس اوف لارڈس مین افتتاح پارلیمنٹ کے لئے تشریف لائے تھے وہ ایک تاریخی یادگار ہے۔ یہ گاڑی جارج سوم ملکہ آنجہانی کے دادا کے عہد مین تیار ہوئی تھی اور اوسکی ساخت مین سات ہزار پونڈ یعنے تقریباً لاکھ روپیہ صرف ہوا تھا سر ولیم چیمبرس نے اوسکا نقشہ تیار کیا تھا اور ایک اٹلی کے مشہور اور چابکدست نقاش سپیریانی نے اسپر نقش و نگار اور رنگ کیا تھا اوسپر بہت سی خیالی تصویرین بنی ہوئی ہین۔ ۱۸۸۷ء مین جب ملکہ آنجہانی کی طلائی جوبلی ہوئی تو اسکی از سر نو مرمت اور نقاشی ہوئی تھی۔ اُس موقع پر اسکا رنگ سیاہ سرخی نما کیا گیا اور اُس مین تین سو دفتریان ورق طلا کی ملمع کے لئے صرف ہین آئین۔ بڑی کہڑکی پر جہان سے گاڑی کے اندر آجا سکتے ہین انگلستان کے شاہی نشانات منقش ہین۔ آس پاس کی کہڑکیون پر طبقہ گارٹر کے نشان اور فیتہ کی شبیہ ثبت ہے اور ساتھ ہی سینٹ جارج کی صورت نقش کی ہوئی ہے۔ گاڑی کی چھت کے چاروں طرف کے کناروں پر ایک ملمع کار اُبھری ہوئی چیز ہے جسمین خاندان ٹیوڈر کے پھول۔ شمروک (آیرلینڈ والون کا قومی نشان) اور تھسل (سکاٹ لینڈ والون کا قومی نشان) بنا ہوا ہے۔ اور چھت کے اوپر کی طرف عین وسط مین تاج انگلستان اور عصائے سلطنت کی شکلین تیار کی ہوئی ہین۔ پوشش ساری گاڑی کی گلابی مخمل سے ہوئی ہے جسپر حاشیہ مین طلائی لیس ٹکی ہوئی ہے اور مناسب جگہون مین سنہری پھندنے آویزان ہین البتہ دروازے نیلے رنگ سے رنگے ہوئے ہین جسپر طلائی نشان شاہی بنا ہوا ہے۔ اس گاڑی کا ارتفاع ۱۳ فٹ اور عرض ۸ فٹ ۴ انچ ہے اسکے پہیون کا قطر ۶ فٹ دو انچ ہے۔ اس گاڑی مین کوئی ایسی تخصیص نہ تھی کہ خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا جاتا۔ بلکہ حق یون ہے کہ موجودہ قیصر اور اوسکی والدہ محترمہ کے منصب اور علو شان اور اُس روز افزون ترقی کے مقابلہ مین جو سلطنت نے جارج سوم کے عہد سے کی ہے یہ گاڑی کم حیثیت معلوم ہوتی ہے اور خاصکر جبکہ ہندوستان کے بعض راجون اور مہاراجون نے جو اعلےٰ حضرت سے آفتاب اور ذرہ کی نسبت رکھتے ہین سونے چاندی کی گاڑیان اور توپین اپنے تمغن طبع کے لئے بنوائی ہین مگر جو بات قابل اظہار ہے اور جس نے ہمین اس نوٹ کے لکھنے پر مائل کیا ہے وہ یہہ ہے کہ جہان اس گاڑی مین انگلستان کے نشانات شاہی۔ آیرلینڈ کا قومی نشان شمروک اور سکاٹ لینڈ کا قومی تمغہ تھسل ہے وہان ہندوستان کا قومی نشان کیون موجود نہین۔ یہہ مانا کہ ہندوستان مین بباعث بدبخت قومی تفرقون کے آجتک کوئی قومی نشان بحیثیت قومی مشہور نہین مگر بمقتضائے مصلحت تھا کہ تیس کروڑ رعایا کی دلجوئی کے لئے جنکی نمکحلالی اور جان نثاری مین کسی کو کلام نہین کوئی ایسا نشان موضوع کیا جاتا جو ہندوستان سے منسوب ہوتا۔ اور تاج انگلستان بلکہ جمیع نشانات شاہی کے ساتھہ جزو لاینفک قرار دیا جاتا۔ یہہ خفیف خفیف باتین خواہ فی نفسہ کتنی ہی کم وزن کیون نہ ہون مگر بسا اوقات اونکا نیک اثر ایسا عالمگیر ہوتا ہے کہ بڑے بڑے مدبر اور مآل اندیش بھی اونکے مفید نتائج کا قبل از شروع اندازہ نہین کر سکتے۔ پچھلے برس جب علیا حضرت ملکہ معظمہ آنجہانی نے لارڈ رابرٹ کی سفارش پر آیرلینڈ والون کو شمروک لگانے کی اجازت دی تو جس قدر عقیدت اور جوش ارادت عام باشندون کے دلون مین اس عنایت سے پیدا ہوا وہ کبھی ہزارون باتون سے ممکن نہ تھا۔ فقط ملکہ موصوفہ کی اس خاص توجہ سے کہ انہون نے تین ہندوستانی اپنے ہان خدمت کے لئے رکھے یا اونکی قومی زبان اردو سیکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہندوستانی مارے خوشی کے زمین پر قدم نہ رکھتے تھے اور کپڑون مین پھولے نہ سماتے تھے۔ پس اس سے بآسانی اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر اونکا کوئی قومی نشان اور قومی علامت تجویز کر کے شاہی نشانات کے ساتھہ ملحق کیا جائے تو ایک طرف تو اونکی دلجوئی یقینی ہے اور دوسری طرف ہوا خواہان دولت کی خوشی۔ ہندوستان مین سلاطین مغلیہ نے محض ہندو رعایا کی استمالت کے لئے اونکا لباس اور اونکی اکثر رسمین اختیار کی تھین اور عالمگیر جیسے متشرع بادشاہ نے بھی اس وضع کی پابندی کو جائز رکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو ارادت اور خلوص اور تھین تخت دہلی سے پیدا ہوا وہ ایسا حیرت انگیز ہے کہ آجتک تاریخ مین اوسکا نظیر موجود نہین کہ کسی بیرونی فاتح قوم نے مفتوحہ ممالک مین ایسی یکجہتی اور اختلاط حاصل کیا ہو۔ تعجب ہے کہ ماہی مراتب کا نشان جو شاہان مغلیہ کے عہد مین بہت بڑی عزت کا نشان تھا اور فقط سلطان وقت اور شاہزادون اور اعلےٰ ترین عمائد سلطنت سے مخصوص تھا۔ فقط اس امر کا نمود تھا کہ بادشاہ کو سمندر پر بھی قبضہ ہے حالانکہ جو بحری طاقت اوسمین حاصل تھی وہ ظاہر ہے۔ مگر ہمارا قیصر جو واقعی ہندوستان کے تیس کروڑ باشندون کا جائز آقا ہے اور اس مین ذرا بھی تصنع نہین اس طرح ایسی عظیم الشان سلطنت کو نظر انداز کرے حالانکہ اوسکے القاب شاہی مین قیصر ہند کا لقب ایک ضروری جزو سمجھا گیا ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ ہمارے جدید قیصر جو تسخیر قلوب مین بھی اپنی والدہ محترمہ کے خلف الرشید ہین اس ضروری معاملہ پر خاص توجہ فرما کر بیٹھے بٹھائے ایک کثیر التعداد قوم کو ممنون منت بنا لینگے۔ مقلب القلوب خود ہی اونکے دل مین یا اعیان سلطنت کے دلون مین ڈالدے تو کچھہ عجب نہین کہ یہ تجویز عمل پذیر ہو۔ ورنہ ہماری ملتمسات کا وہان تک پہونچنا معلوم۔ +

اِس برگشتگی طالع کا کیا ٹھکانا

کہ باوجودیکہ نفاق اور باہمی رقابت نے ہمین اِس حال پر پہونچایا کہ وہ امت جو کسی زمانہ مین خیر الامم کے لقب سے ممتاز تھی آج دنیا کی ذلیل ترین قومون مین شمار ہونے لگی حالانکہ بخوبی جانتے ہین کہ یہہ ذلت اور روز بدباہمی خانہ جنگیون اور آپس کے بگاڑ کے سبب سے دیکھنا پڑا مگر پھر بھی اب تک اُس عادت سے باز نہین آتے اور آئین کیونکر اب تو مرض مزمن ہو گیا اور رگ رگ مین ایسا سرایت کر گیا کہ العادت طبیعۃ الثانی کا حکم رکھنے لگا۔ ایک خوجون کا فرقہ تھا جنکے مذہبی معتقدات خواہ سنت کے مطابق ہون یا خلاف۔ مگر اون مین اتفاق یکجہتی اس درجہ پر پائی جاتی تھی کہ بڑے بڑے بالغ نظرون کو حیرت ہوتی تھی کہ اِس گئے گذرے زمانے مین مسلمان ہو کر ایسا اتحاد برقرار رکھنا محال ہے۔ مگر آخر کار امتداد زمانہ اپنا کام کر گیا اور اون مین بھی وہ مادۂ فاسد پھوٹ بہا جو فی زمانہ مسلمانون کی علامت اور اسلامیون کی شناخت سمجھی جاتی ہے اور یہ فساد فقط زبانی تکرار پر کفایت نہ ہوا بلکہ تیغ و تبر تک نوبت پہونچی جسکی تفصیل یہ ہے کہ پچھلے دنون سے خوجون کا فرقہ جو ہز ہائینس آغا خان کو اپنا پیر و مرشد اور مقتدائے مطلق مانتے ہین دو حصون مین تقسیم ہوا۔ ایک تو بدستور قدیم اونکی فوق الفطرت اقتدار کے قائل رہے اور ایک فرقہ علیحدہ ہو گیا اور اپنا لقب اثنا عشریہ قرار دیا اس دوسرے فریق نے یہان تک علیحدگی اختیار کی کہ اپنی مسجد بھی جداگانہ تعمیر کی اور آغا خان صاحب کے ایام غیر حاضری مین جو کچھہ عرصہ سے یورپ کی سیر و سیاحت کیلئے تشریف لیگئے تھے متعدد اعلان بھی وقتاً فوقتاً اخبارات کے ذریعہ اپنے تجدید ایمان کے بارہ مین دیئے۔ ۲۹ مارچ کو جو ہز ہائینس سفر یورپ سے واپس بمبئی مین تشریف لائے تو اُس دن اونکی طرف سے ایک اور اعلان بھی شائع ہوا جو آغا صاحب کے معتقدین کو سخت ناگوار ہوا چنانچہ اون کے آنیسے چار ہی گھنٹہ بعد اونکے بعض مریدون نے اس نئی مسجد کے متولی کو سر راہ پکڑ کر چھرون سے زخمی کر کے مار ڈالا۔ جب اُس سے فارغ ہوئے تو دیگر دو متولیون لالجی سجن اور قاسم نجی سیانی پر آپڑے اور اونکو زخمی کیا کہ اونہین ناچار گوکل داس تیج پال ہسپتال مین لیجانا پڑا۔ اونکے علاوہ دو اور آدمیون پر بھی حملہ ہوا مگر وہ اتنے زخمی نہ ہوئے کہ کوئی اندیشہ کا محل ہو۔ اگر اسی پر بس ہو جاتی اور بات زیادہ نہ بڑھتی اور معاملہ یہیں رفت و گذشت ہو جاتا تو چنداں افسوس نہ تھا مگر ہمین زیادہ تر دو استبعاد کا ہے کہ تاریخ شاہد ہے کہ آجتک جس فرقہ کو بزور شمشیر روکنے کی کوشش کیگئی ان مین طبعاً قوت انتقام ایسی خوفناک صورت مین پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ اوسکی روک تھام بعد مین مشکل ہو جاتی ہے۔ ہم دعا کرتے ہین کہ دونون فریق مآل کار کو سمجھین اور اوس اتفاق کو جو اونمین اب تک تھا غنیمت سمجھکر آیندہ بھی اُسی پر کاربند رہین حالات موجودہ مین ذلت اور رسوائی سے بچنے کیلئے مسلمانون کیلئے صورت نجات فقط یہی ہے کہ مختلف فرقون کے اہل قبلہ اپنے اختلاف عقائد کو فقط اپنے معابد اور مساجد پر محدود رکھین اور دیگر معاملات مین سب کلمہ گوؤن کو برادران دینی سمجھکر اونکے ساتھہ یکدل ہون۔ چہ جائیکہ ایک ہی قوم کے بھائی ایک دوسرے سے دست و گریباں ہون۔ اور مفت مین نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کے مصداق بنین۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

بس اب خانہ آبادی دولت زیادہ

یعنی لکچر جو حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے انجمن حمایت اسلام کے سولہوین سالانہ جلسہ مین بمقام لاہور دیا۔

جناب صدر انجمن صاحب و دیگر معززین!۔ غالباً مصرعہ عنوان سے آج کے لکچر کا مضمون آپ سمجھ گئی ہونگے اور اسکے کل مدارج و مآل کا نقشہ بھی آپنے جمالیا ہوگا۔ مگر جبتک مین چند ضروری امور و واقعات کا ذکر نہ کرون اور وہ نتیجہ خیز حالات بیان نہ کرون جو اس لکچر کی روح رواں ہین آپ اپنے خیالات کو ہر ایک قسم کے اثر سے محفوظ رکھین اور کوئی قطعی رائے قایم نہ فرماوین۔

صاحبان! تمدن و معاشرۃ انسانی کا یہ خاصہ ہے کہ کبھی ایک مقام یا حد پر قایم نہین رہتی۔ بلکہ اُن کے مرکز ثقل مین ہمیشہ تحرک و تزلزل ہوتا رہتا ہے۔ یہ اصول کسی خاص فرد واحد کے سوانح عمری پر غور کرکے قایم نہین کیا گیا بلکہ اُن زبردست اقوام عالم کے حوائج زندگی اور قدرتی نشو و نما پر غور کرنے سے پایہ ثبوت کو پہنچا ہے جو صفحۂ روزگار پر ممیز درجہ حاصل کرچکی ہین۔ بعض رو بانحطاط ہوکر بالکل نیست و نابود ہوگئی ہین۔ بعض سسک رہی ہین۔ بعض قایم ہین مگر ساکن۔ بعض کا عالم شباب ہے اور بعض نے بچپن کا مرحلہ طے کرکے ترقی کے زینہ پر چڑھنا ابھی ابھی سیکھا ہے۔ ان مختلف مدارج کے اسباب کی تحقیق فلسفۂ معیار التہذیب کی جان ہے۔

میری رائے سے ناراض نہ ہون نفس الامر یہی ہے کہ ہماری قوم بھی اُن ہی اقوام کے ہم پلہ ہے جو آجکل سسک رہی ہین۔ یہ میری ہی رائے نہین بلکہ قریباً نصف صدی کے غور و فکر کے بعد مدبرین ہند نے بھی یہی نتیجہ نکالا ہے۔ شمس العلماء مولانا حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی فرماتے ہین:۔

اب ہم نے اپنے دین کو بنایا چھوئی موئی	دنیا میں اور دین میں ہنسانے لگے دوئی
پھر قاصر اس قدر نظر نارسا ہوئی	شہتیر بن گیا جو حقیقت مین تھی سوئی
دین کے عوض تعصب و اوہام رہ گئے	
دیندار اصل مرگئے بدنام رہ گئے	
دنیا گئی کہ ہم نہ ہوئے اسکے خواستگار	اور کیونکہ ہوتے مولوی جنت کا چوبدار
مسجد مین وعظ کہتا تھا منبر پہ آشکار	مفلس بمیر ہومن۔ و دست از طلب بدار
دنیا و دین کے ربط کی رسی کو کاٹ کے	
دھوبی کے کتے ہوگئے گھر کے نہ گھاٹ کے	

صاحبان! اگرچہ بلبل ہند نے مفلسی کو ہمارے زوال کا حقیقی باعث قرار دیا ہے اور بعض کی تو یہ رائے ہے کہ سلطنت کے جانے سے ہماری قومی عزت بھی جاتی رہی مگر یہ ایسا قضیہ ہے جو کلیہ نہین دنیا مین بعض قومین ایسی نہین جنہین اگرچہ سلطنت حاصل نہ ہوئی تھی مگر انکی عام حالت۔ انکا تمدن انکی معاشرۃ۔ انکا حسن انتظام اور انکے اصول سیاسی کی قابل تقلید یادگارون سے تاریخ دنیا کے بڑی بہاری حصہ کی بنیاد پڑی ہے۔ قدیم یونانیون کو ہی غور سے دیکھئے ولادت مسیح سے ۱۸۲۸ء تک جسے قریباً دو ہزار برس ہوتے ہین یونانی قوم سلطنت کو خیرباد کہہ چکی تھی۔ پہلے رومیون کے بعد ازان ترکون کے غلام رہے مگر اسیری مین بھی لطف شہنشاہی تھا۔ رومی علماء کے لئے یونان منبع و مخزن تھا اور یونانی علوم و فنون اور یونانی تمدن کو لوگ اُسی عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے جسکے وہ فی الحقیقت بوجہ احسن مستحق تھے مرحوم مسلمانان ہسپانیہ کو ہی یاد کیجئے۔ وہان نہ سلطنت ہے نہ دولت۔ سلطنت و دولت تو بالائے طاق۔ وہان سے ہماری ہستی بھی مدت مدید سے معدوم ہوچکی ہے۔ مگر مشرقی و مغربی بلکہ مغربی خاصکر۔ ہمارے محاسن مین رطب اللسان ہورہے ہین اور انکی تہذیب تمدن بلکہ روزانہ گفتار و کردار مین بھی غرناطی و قرطبی اثر جلوہ گر ہے۔ +

اب دوسرے پہلو پر غور فرمائیے۔ بعض اقوام کو سلطنت و امارت تو میسر ہے مگر اخلاقی و تمدنی لحاظ سے وہ ایسی گری ہوئی ہین کہ انکی ہستی ہی اُن کے لئے وبال جان ہورہی ہے۔ مشرق میں چین اور مغرب مین ہسپانیہ و مراکو۔ مراکو والے تو مسلمان بھی ہین اور خدا کے فضل سے صاحب سلطنت بھی۔ مگر کیا تمام دنیا اونہین اوسی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو اندلس والون کو نصیب تھی۔ اب فرمائیے کہ سلطنت یا مفلسی بذات خود کیونکر قومی نشو و نما کا باعث ہوسکتی ہے؟۔

زرنج و راحت گیتی مرنجان دل شو خرم + کہ آئین جہان گاہی چنین گاہی چنان باشد

صاحبان! اس موقعہ پر مین ایک بڑی زبردست فرانسیسی مصنف کی رائے بیان کرتا ہون جس نے برسون کے تجربہ اور غور و فکر کے بعد اسی مضمون پر ایک مدلل و مشرح کتاب لکھی ہے اور اس کتاب کے آخری الفاظ یہ ہین:۔

"تمدن کے لحاظ سے بہت کم اقوام عرب پر فوقیت لیگئی ہین۔ اور کسی قوم نے اتنے تھوڑے زمانہ مین ایسی علمی ترقی نہین کی۔ مذہبی لحاظ سے اونہون نے دنیا کے مذاہب مین سے ایک بہت بڑے مذہب کی بنا ڈالی ہے۔ وہ مذہب جو اس وقت بھی سب سے زیادہ زندہ ہے۔ ملکی لحاظ سے اونہون نے تاریخ عالم کی حکومتون مین سے ایک بہت بڑی حکومت قایم کی۔ دماغی اور اخلاقی لحاظ سے اونہون نے یورپ کو متمدن بنایا۔ بہت کم اقوام اس قدر بلندی پر پہونچی ہین۔ لیکن بہت کم اقوام ہین جو اس قدر پست ہوگئی ہون۔ اور کوئی قوم ان سے بہتر مثال ان مختلف اسباب کے اثر کی نہین ہوسکتی جو حکومتون کے قیام اور انکی ترقی و تنزل کا باعث ہوتے ہین"

حضرات! یہ رائے نہایت ہی قابل قدر ہے۔ اور ہماری گذشتہ و موجودہ حالت کا سچا فوٹو ہے۔ جب سر سید مرحوم نے اپنے خیالات کی اشاعت شروع کی اور علیگڈھ سکول آف تھوٹ کے ابتدائی سُرون سے کان آشنا ہونے لگے تو فریق مخالف نے سب سے بڑا اعتراض جو کیا وہ یہ تھا کہ "مسلمان اب بھی اوسی طرح معزز و ممتاز ہین جس طرح کہ پہلے تھے۔ اور خدانخواستہ انکی حالت کسی ترمیم۔ تجدید۔ یا اصلاح کی محتاج نہین"۔ ہم اس وقت کسی فریق پر غلطی کا فتوے نہین لگا سکتے۔ مگر اس امر کا ہمارے پاس مطلق جواب نہین کہ ہمسایہ اقوام و ادیان جو کسی زمانہ مین ہمین عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے وہی اقوام و ادیان ہمین اب کیون حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہین؟۔

اکنون اگر فرشتہ نکو گویدت چہ سود + در شہر صد حکایت بدنامی تو رفت

علماء کرام اور "اولڈ سکول آف تھوٹ" والے اصحاب مجھے معاف فرماوین اگر مین اُنپر یہ الزام لگاؤن کہ اونہون نے اغماض کو آنا فانہ و مجددانہ کارروائی سے زیادہ ترپسند فرمایا۔ ہماری سوسایٹی کا ڈھانچ بگڑا ہوا ہونے سے وہ بخوبی آگاہ تھے اور خدا جانے کس چیز نے انکی زبان کو بند اور انکے ہاتھ کو تھکا کر دیا تھا؟ کیا اُن ہی کے ہم صحبتون مین سے ایک شخص نے بڑے زور سے یہ شہادت نہ دی تھی کہ

"بہ زمین چو سجدہ کردم زمین ندا برآمد + کہ مرا خراب کردی تو بسجدہ ریائی"

صاحبان! مجھے اس بات کا قایل ہونا پڑتا ہے کہ **ضروریات زمانہ۔ مشکلات معاش** اور تلخی روزگار کی وجہ سے بعض نے اس نصیحت پر عمل کیا ہو کہ:۔

"شب چو عقد نماز بربندم + چہ خورد بامداد فرزندم"

اور جن بعض کو خداوند کریم نے ثروت دنیاوی عطا کی تھی اونہون نے اس پر زور دیا ہو کہ:۔

"اب تو آرام سے گذرتی ہے + عاقبت کی خبر خدا جانے"

مگر سب سے زیادہ ذمہ وار وہ اصحاب ہین جنہین خدا نے علم کی دولت سے مالا مال کیا تھا۔ عقل دی تھی وہ فہیم۔ لبیق اور عاقبت کار سے بخوبی واقف تھے۔ مگر افسوس ہے کہ انہون نے تن آسانی و کسالت کی وجہ سے مشکلات کے اُس ہوجزن دریا مین کودنا پسند نہ کیا جو انکے مسلم الاعتقاد پیروان ملت کی نکبتی مین مصروف تھا۔ اسی دردناک حالت سے متاثر ہوکر مصائب ہندی نے دل ہلا دینے والے خیالات کا

اظہار کیا تہا۔

کون ہے جو نہین ہے حاجتمند؟ کس کی حاجت روا کرے کوئی؟
کیا کیا خضر نے سکندر سے؟ اب کسے رہنما کرے کوئی؟
جب توقع ہی اُٹھ گئی غالبؔ کیون کسی کا گلہ کرے کوئی؟

صاحبان! مین نے اِن تلخ الفاظ کا استعمال صرف اسی لحاظ سے کیا ہے کہ اسلام مین اگر کوئی فرقہ بحیثیت قوم کوئی بیّن اور دیرپا اثر قایم کر سکتا ہے اور بکمال آسانی و بلاخوف اسلامی خیالات کی کایا پلٹ سکتا ہے تو وہ یہی فرقۂ علما ہے۔ علما کی ہی جانکاہی کا یہ نتیجہ تہا کہ یورپ والے اب تک مسلمانون کو اُستاد مان رہے ہین اور قیامت تک مانین گے۔ اور یہ بہی علما کی ہی کم توجہی کا نتیجہ تہا کہ قریباً تین سو برس سے اسلامی دماغ مخترعات علمی سے ناآشنا ہونے لگے اور رفتہ رفتہ نوبت بایںجا رسید کہ ہم ہی شماتت ہمسایہ کے مرجع بنے۔ اور مین سچ عرض کرتا ہون کہ انہی کی بدولت ہمین وہ بات نصیب ہو سکتی ہے اور ہوگی کہ جسے **اصلاح قوم** کہتے ہین۔ اونہون نے ہی بنایا اونہون ہی نے بگاڑا۔ اور اب بہی چاہین تو (انشاء اللہ) وہی بنا سکتے ہین۔ والا **نیشنل پارٹی** کی کیفیت تو سب کو معلوم ہے۔ کانفرنس اور ندوہ خود ہی بتا دین گی کہ کس کو قبولیت عامہ زیادہ تر اور جلد تر نصیب ہوئی ہے؟۔

ہمارا اور ہماری نیشنل پارٹی کا تو یہ حال ہے کہ

"جو پٹکے ہلکے ہین پچے بات کب اُن سے ✤ روکین تو اپھر جائے شکم اَور زیادہ"

صاحبان! جس وقت سرسید مرحوم نے مسلمانان ہند کی حالت پر غور کرنا شروع کیا اور یہ امر عین الیقین ہوگیا کہ اگر مسلمان ہندوستان مین چندے اور بہی اسی طرح اسی حالت مین رہے تو اس دیار احسان فراموش سے انکا معدوم ہوجانا ضروری نتیجہ تھا تو اُس نیک سیرت بزرگ نے سب سے پہلے اس امر کی کوشش کی کہ جہان تک ہو سکے مسلمانون کے مذاق کو بدل دیا جائے۔ مذاق کے بدلنے سے انکی مراد یہ تہی کہ ۱۸۵۷ء یا اس سے کچھ عرصہ پہلے مسلمان جن باتون کو اپنے زعم باطل مین اچھا سمجھتے تہے وہ بُری ثابت کیجائین اور جنہین وہ بُرا سمجھتے تہے وہ اچھی ثابت کیجائین۔ کیونکہ ان کی محققانہ طبیعت نے یہ سمجھ لیا تہا کہ مسلمانون نے ہندوستان کو جنت نشان تو بنا دیا مگر اپنے خصائص قومی و دینی کو ہاتھ سے دی بیٹھے ہین۔ جب کبہی وہ دہلی یا لکھنؤ کے رنگین مزاجون کو۔ ان کی وضع قطع کو۔ انکی شوخی اور بانکپن کو دیکھتے تہے تو انکا کلیجہ پاش پاش ہوجاتا تہا۔ جن اصحاب کو اردو لٹریچر کا حقہ عبور ہے انہین وہ تصویر یاد ہوگی جو پنڈت رتن ناتھ صاحب نے اپنی کتاب "فسانہ آزاد" مین لکھنؤ کے ایک شریف ادہ کی کھینچی ہے۔ صاحبزادہ کا اسم شریف جہمی جان تہا۔ سرسید مرحوم کے سب سے بڑے ہم خیال نوحہ خوان قوم (یعنی مولینا حالی) نے بہی شکوہ ہند مین یہی خیال ظاہر کیا تہا۔

"یہ گلہ یہ ہے کہ جو کچھہ اپنا ہم لائے تہے ساتھہ ✤ وہ بہی تو نے ہم سے لے کر دیا بالکل گدا
آدمیت کے تہے جوہر جو ہماری ذات مین ✤ خاک مین آخر دیئے اے ہند اب تو نے ملا
یاد ہوگا تجھکو یان آئے تہے ہم کس شان سے؟ ✤ تجھکو سوگند اپنے ست جگ کی بتا ایمان سے!"

مین اگرچہ یہہ جرأت نہین کر سکتا کہ سرسید مرحوم یا انکے ہم خیالون پر نکتہ چینی کرون اور نہ یہہ اقتضاء وقت ہے کہ اس جانگداز کوشش کو نظر انداز کیا جائے جو مرحوم نے کی مگر اس بات کے اظہار کی جرأت ضرور کرون گا کہ نہ تو خود سرسید ہی نے اور نہ علیگڈہ سکول آف تھوٹ کے موجودہ حامیون نے مسلمانون کی اس خصلت پر غور کیا جسے خصلت جنگجوئی کہتے ہین۔

اس مین کلام نہین کہ علیگڈہ والون نے مسلمانون کے فہم و ادراک اِن کے فلسفیانہ مذاق۔ اِن کے ولولون۔ انکی علمی و صنعتی قابلیتون اور اُن کے مخترعات ذہنی کی مطول فہرست تہذیب الاخلاق تصانیف و تالیفات نواب محسن الملک۔ مولوی چراغ علی مرحوم۔ آنریبل سید امیر علی مین تیار کر دی مگر مسلمانون کی

علمیات
بکثافات
رسل علمیات بکثافات
کلمات پیشگوئی مسیحؑ
تفسیر استفتاء مازاروح
سے کافی جواب مشورت
ولایت سے مولوی نجابت حسین
صاحب مکی مدرسہ علی مقام
فیروز آباد ضلع آگرہ
خط و کتابت کیجئے
باقرار شکریہ واپسی
علوم قرآن کے بالا مولانا علی
مدوح تعلیم فرما رہے ہیں
ان یقین دہانی سے
قرعہ فال بنام بابو تیالی مدعا علیہ دوم
جنہوں نے تقویم پیر کی بھی
خریدی

خصلت جنگجوئی کا نہ تو محاکمہ کیا اور نہ ان نتائج پر غور کیا جو ایام ماضیہ مین اسی خصلت سے پیدا ہوئے تہے اور زمانۂ حال مین انکا عکس تہا۔

اِس امر مین مجہہ سے کوئی شخص اختلاف رائے نہین کر سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور پُرنور سے پہلے یعنی ایام جاہلیت مین عرب لڑنے اور لڑکر مرنے کو فخر سمجھتے تہے اور یہ خیال اس حد تک ترقی کر گیا تہا اور خصلت جنگجوئی ان مین اس درجہ تک مستحکم ہوگئی تہی کہ قبل از اسلام ساری کا سارا ملک عربستان ایک دائمی میدان جنگ تہا۔ یہ تو ایک درجہ تہا۔ اب دوسرا درجہ آیا۔ یعنی اُنہون نے اسلام قبول کیا جس وقت اِن مین نئے ولولے پیدا ہوئے۔ مذہبی جوش موجزن ہوا اور آپس مین ہی لڑنے مرنے کا خیال جاتا رہا بلکہ کل مسلمان آپسمین بہائی بہائی ہوگئے تو ایک ہی مذہب کے پابند ہوکر اونہون نے اپنی ساری قوت کو غیر اقوام کی طرف متوجہ کیا۔ اس وقت بہی یہی خصلت تہی جو قومون کی قومون کو بہا لیگئی اور انکی ملک گیری کا بہت بڑا سبب تہی۔ یہ دوسرا درجہ تہا۔ اب تیسرا درجہ آیا یعنی یہ وہ وقت تہا جبکہ عربون کے مقابلہ مین کوئی دشمن لڑنے کے لئے باقی نہ رہا۔ سوال یہہ ہے کہ "اس وقت انکا کیا حال ہوا؟"۔ ایسے وقت مین بہی وہی خصلت یعنی "خصلت جنگجوئی" ہی انپر غالب آئی اور ان کو اس خاصیت کی پابندی نے باہم لڑنے پر مجبور کیا اور آپسمین ہی لڑمرے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہی خصلت جو اُن کی ترقی کا باعث ہوئی تہی ان کے تنزل کا سبب بنگئی۔ مر گئے۔ مٹ گئے۔ مگر انکی وہ عادت ہی نہ گئی۔ اور جاتی کیونکر؟ وہ تو طبیعت ثانیہ ہوچکی تہی۔ یہ تو تیسرا درجہ تہا۔ اب اِک اور درجہ آیا۔ جسے درجہ چہارم کہنا چاہئے۔ نہ صاحب تاج تہے کہ اَور قومون سے لڑتے۔ نہ ملک ہی تہا کہ آپسمین لڑتے۔ غلام بن چکے تہے۔ ایسی حالت مین قتل و غارت ناممکن بلکہ جرم تہا۔ اگرچہ لڑنا بند ہوگیا تہا لیکن جہگڑنا کون بند کر سکتا تہا۔ اور جہگڑین گے ضرور کیونکہ انکی قومی خصلت ہی یہ تہی کہ جنگجوئی کرین۔ جب ہاتہہ کی لڑائی ناممکن ہوئی تو زبان کی لڑائی شروع کر دی۔ کفر کے فتوے بغض و کینہ۔ بات بات پر جہگڑے اور فساد شروع ہوگئے۔ کہین اخبارات کے ذریعہ جنگ زرگری ہو رہی ہے کہین خطوط کے ذریعہ طوفان برپا ہے۔ کہین پیغام ہی اجل کا کام کرتے ہین۔ کہین رسالے ایک دوسرے کے برخلاف نکل رہے ہین۔ غرضیکہ کشیدہ خاطر ہین اور ایک کی دوسری سے نہین بنتی۔

ایک ذاتی واقعہ عرض کرتا ہون تہوڑا عرصہ ہوا ہے کہ مجہے لاہور کی عدالت ضلع مین آنے کا اتفاق ہوا۔ چونکہ قدرے توقف تہا اس لئے مین سیدہا بار دوم مین ہی چلا گیا۔ جن صاحبان کو بار دوم عدالت ضلع کے رموز سے آگاہی نہین وہ شاید اس مخزن اسرار کی قدر نہین کر سکتے جسے کمرہ وکلاء کہتے ہین وہان پیرسالہ کے مزاج بہی حالت طفلی پر ہی ہوتے ہین۔ پہبتیون کا یہ عالم ہوتا ہے کہ

نہ آیا کر و بزم رندان مین زاہد ✤ کسی دن یہ پگڑی اُچہل جائیگی۔

اس روز میرے مکرم دوست خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے پلیڈر بہی میرے ہمراہ تہے اور میری قدیمی کرم فرما مولوی محمد تاج الدین صاحب احمد جوہر وکیل صاحب بہی تشریف رکہتے تہے۔ مولوی صاحب کا مزاج شاعرانہ اور ماشاء اللہ بات مین مٹک ضرور ہوتی ہے۔ اور ہمارے خواجہ صاحب بہی تایب و تارک الشعر تہے۔ ہان انگریزیت کی وجہ سے انکا پلہ بہاری تہا۔ اثنار گفتگو مین کسی شخص نے یہ شعر پڑہا۔

مُردون کو زندہ کرتے تہے جو وہ تو مر گئے ✤ زندون کے قتل کو یہ مسیح الزمان ہوئے۔

مولوی صاحب نے شاعرانہ خیال سے اس شعر کی داد دی اور خواجہ صاحب قدرے بگڑ گئے۔ کیونکہ خواجہ صاحب تو تبرائی و تولائی مرزائی تہے اور مولوی صاحب پر اپنے فیشن کے حقانی نعمانی۔ اسی کشمکش مین معاملہ ایسا بگڑا کہ اِدہر خواجہ صاحب غرا رہے تہے اور اُدہر مولوی صاحب کی آواز جو سلسلہ آہنگی مین اپنی آپ ہی نظیر ہے دہینگا مشتی کا سگنل دے رہی تہی۔ آخر خدا خدا کر کے فریقین کو ٹہنڈا کیا گیا۔ اسی بات سے آپ قیاس فرما سکتے ہین کہ خصلت جنگجوئی نے پہلے ہمارے بازو توڑے۔ پہر زبانین کٹوائین مگر ہم نہ سمجہے۔

اِن لبون نے نہ کی مسیحائی ✤ ہم نے سو سو طرح سے مر دیکہا۔

وجع مفاصل ٹرنی شدنی بیماری ہے چیمبرلینز پین بام (C. P. B.) نے اس موذی مرض کو ایکبار نہین بلکہ بیشمار دفعہ دفع کیا ہے اور جب اسکا استعمال کرو برابر شفا ہوگی۔ یہ دواشیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملتی ہے۔

گٹھیا کی بیماری مین چیمبرلینز پین بام (C. P. B.) یعنی چیمبرلین صاحب کی دوا درد کو ایک ہی دفعہ لگانیسے دور جاتا رہتا ہے۔ یہ دواشیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملتی ہے۔ +

صاحبان! اون زبردست حکمانے جنہون نے تمدن انسانی پر غور کیا ہے مدتون کے خوض و فکر کے بعد یہ اصول قایم کیا ہے کہ کسی ایک تخیل کی پرستش بہت ہی بڑا سبب ترقی انسانی کا ہے۔ یہ تخیل کسی قسم کا کیون نہ ہو اسی قدر کافی ہے کہ وہ اتنا قوی ہو کہ کسی قوم مین متحد محسوسات اور متحد امیدین پیدا کردے۔ اور قوم کے ہر فرد کا اعتقاد اسکی نسبت ایسا پُرزور ہو کہ وہ اسکے لئے اپنی جان دینے پر آمادہ ہو جائے۔ تاریخ انسانی محض ایک سرگزشت ان حوادث کی ہے جنکو انسان نے کسی تخیل کی تلاش مین طے کیا ہے اگر یہ تخیل نہ ہوتا تو انسان ابھی تک وحشیانہ حالت مین ہوتا اور کسی قسم کا تمدن نہ قایم کرسکتا۔ قوم کا تنزل اوسی روز شروع ہو جاتا ہے جس دن اسکے پاس کوئی ایسا تخیل نہ رہے جسکی حفاظت کے لئے ہر ایک فرد قوم اپنی جان دینے پر آمادہ ہو۔ کل اقوام عالم جنہین ہم مہذب یا متمدن کہہ سکتے ہین وہ سب کسی نہ کسی تخیل پر ضرور ہی جان دیتی تہین رومن ایمپایر کی ترقی کے زمانہ مین رومیون کا تخیل یا یون سمجھئے کہ اُنکی سب سے بڑی آرزو یہ تہی کہ شہر روم کی ترقی ہو۔ اس ترقی پر وہ جان دیتے تہے اور تاریخ مین مثالین موجود ہین کہ اسی تخیل کے باعث کس ذوق و شوق سے رومیون نے اسپر اپنی جانین قربان کین۔ سپارٹا والے اپنے قوانین اور اپنے تمدن پر جان دیتے تہے۔ قدیم ایرانی اپنے شاہان سلف کی عظمت و تجمل کو قومی زندگی کا مآل سمجھتے تہے چنانچہ فردوسی نے بہی باوجود مسلمان ہونے کے اسی دُھن مین عربون کی نسبت کہدیا تہا:-

کہ تاج کیان را کنند آرزو ✣ تفو بر تو اے چرخ گردون تفو!-

بنی اسرائیل کا شریعت انبیاء سلف اور عیسائیون کا تخیل آسایش عقبیٰ کا حاصل کرنا تہا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تخیل قایم کیا وہ بالکل مذہبی تہا اور مسلمانون کی حکومت مین یہ ایک عجیب خاصیت ہے کہ دنیا مین یہی ایک بڑی حکومت ہے جو مذہب کے نام پر قایم ہوئی اور جسکے کل ملکی و معاشری نظامات اسی مذہب پر مبنی ہین۔ مسلمانون مین جو تخیل ان کے ہادیٔ برحق نے قایم کیا تہا وہ مذہب اسلام ہے۔ اس مذہب نے مختلف اقوام مین ایک ایسا تخیل پیدا کردیا جو ان مین کبہی نہ تہا اور یہ تخیل اس درجہ قوی تہا کہ اسپر جان دینا بہت آسان امر تہا۔

صاحبان! بہت کم لوگون نے صحیح طور پر اسبات کو سمجہا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسمین مسلمانون کا تخیل محض دینی تخیل ہے اور اس تخیل کے حاصل کرنے یا اوسے قایم رکہنے مین مسلمان اپنی عزیز جانین تک قربان کرتے رہے ہین۔ مگر جس شخص نے اسی سمجہا اس نے اس سے بہت فایدہ اُٹہایا۔ یہی ایک اصول ہے جسکو ذریعہ اس قدیمانہ عادت جنگجوئی کا قلع و قمع ہوسکتا ہے۔ اور اسی پر عمل کرنے سے ہم اس تدبیر حسنہ کی جڑ کو پہونچ سکتے ہین جسے (Self sacrifice) کہتے ہین۔ نپولین بوناپارٹ جو اپنے وقت کا لاثانی اور اپنی طرز کا ایک ہی شخص گذرا ہے اسکے سوانح کا ایک عجیب و غریب واقعہ میرے اس قول کی تصدیق کرتا ہے۔ اِس برگزیدۂ روزگار کے مرنیکے بعد جب یورپ کو قدرے چین آیا اور تلوار کی جگہہ قلم کا دور دورہ شروع ہوا تو یورپ والے نپولین کے عجیب و غریب حالات پر غور کرنے لگے۔ کلہم انگریزی مصنفون اور بعض فرانسیسی سوانح نگارون کا یہ خیال تہا اور اب بہی ہے کہ اس جید سپہ سالار نے مصر پر صرف بدین غرض حملہ کیا تہا کہ آس ملک پر قابض ہو کر ہندوستان کو بہی اوسی تلوار کا مزا چکہائے جسکو جوہرون سے تمام یورپ والے بخوبی واقف ہو چکے تہے۔ جنگ نیل کا فتح ہونا اِس مین کچہہ کلام نہین کہ فنون بحریہ مین بہت پایہ رکہتا ہے۔ مگر اس لڑائی سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اس لڑائی نے نپولین سے ہندوستان کو بچالیا بالکل غلط ہے۔ جن اشخاص کی یہہ رائے ہے وہ بہت تنگ خیال مصنف ہین اور نپولین کے خیالات کا سمجہنا یا اُسکے مآل و منشار کا اخذ کرنا تنگ خیال لوگون سے محال ہے۔ مین اِس بات کا قایل ہون کہ ہندوستان بہی شاید اس کے پروگرام مین شامل ہو کیونکہ اِسکی زیر دست تخیل نے کسی خاص ملک کو مدنظر نہین رکہا تہا۔ بلکہ کل دنیا کو وہ اپنی ملکیت سمجہتا تہا۔ مگر فتح مصر سے اصل منشاء اُسکا کچہہ اور ہی تہا۔

نپولین نے قاہرہ پہونچتے ہی سب سے پہلا کام یہہ کیا کہ علانیہ کلمۂ شہادت پڑہا اور مشرف باسلام ہوا۔ اسلام اور مسلمان دو ہی چیزین تہین جنہون نے اسکے دل پر قابو پایا تہا کیونکہ ان ہی مین اوسے وہ جوہر ملوم ہوئے تہے جو اسکے اپنے طبعی میلان اور قدرتی خواہشون کے مطابق تہے۔ وہ یہہ چاہتا تہا کہ اوسے کوئی مذہب یا کوئی قوم ایسی ملے جو سچائی پر یا جس بات کو کہ وہ قوم سچا سمجہتی ہے اسپر جان دینا اپنا فخر سمجہے اور صرف لفظاً ہی نہین بلکہ عملاً و معناً بہی۔ اِس نے چارون طرف نظر دوڑائی مگر اوسے تمام ادیان و اقوام اس خاصۂ عمیق سے خالی نظر آئے اور تمام یورپ و ایشیا کی اچہی طرح سے پرتال کرکے اس نے مصر مین اپنے اس ارادے کا اظہار کیا جسے مدتون سے اس نے اپنے ہی دلمین جگہہ دی تہی۔

"آفاق ہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام ✣ بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری"

قصہ مختصر یہہ کہ وہ مسلمان ہوگیا۔ مسلمان ہو کر اس نے اس بات پر زور دیا کہ کوئی وجہ نہین کہ اوسے کیون خلیفۃ المسلمین نہ قرار دیا جائے۔ جو کچہہ اسبارہ مین اسکے خیالات تہے اور جو کچہہ اس نے اپنے ایجنٹ متعینہ حجاز سے خط و کتابت کی تہی وہ سب موسیو (Lancaric) کی ڈایری سے جو فرنچ گورنمنٹ نے سنہ ۱۸۸۰ء مین جبکے ایک کتب فروش سے خریدی تہی بخوبی واضح ہوسکتا ہے۔ اس کے منطقیانہ دلایل بہت ہی معقول تہے اور مجہے معاف رکہئے اگر مین اس بات کا اظہار کرون کہ اگر نپولین خدا اوسے مغفرت کرے اپنے اس پاک ارادہ مین کامیاب ہوجاتا تو آج دنیا کا رنگ ہی اور ہوتا۔ اور شاید وہ تمنا سنہ ۱۷۹۹ء مین پوری ہوجاتی جس کا اظہار کوہ پرنیز کی چوٹیون پر سنہ ۷۱۱ء مین موسیٰ و طارق نے کہڑے ہو کر اور فرانس و اٹلی کیطرف نظر دوڑا کر کیا تہا۔

نپولین کا خیال تہا کہ بجالیکہ سب مسلمان آپسمین بہائی بہائی ہین اور یہی ایک ایسا دین ہے کہ جس نے اس اخوۃ عامہ کی عملی تعلیم دی ہے اور کرکے دکہا دیا اور جس حالت مین کہ مین بہی مسلمانون مین داخل ہو کر انکا بہائی ہوگیا ہون اور مسلمان حسب و نسب کی چنداں پروا نہین کرتے تو اوسے خلیفۃ المسلمین ہونے کے لئے کوئی چیز مانع نہین ہوسکتی۔ اگر سنہ ۱۵۱۷ء مین سلطان سلیم نے جو عربی نسل سے نہ تہا بلکہ اُس نسل سے تہا جن کے سفاک ہاتہون سے سلطنت عرب کی بیخکنی ہوئی تہی اور ترکون کا اسلام بہی سنہ ۱۵۱۷ء مین نیا اسلام تہا تو یہہ دعوے نپولین بہی کرسکتا ہے۔ کہ سنہ ۱۵۱۷ء مین ترک خلیفہ تہا سنہ ۱۷۹۹ء مین فرانسیسی خلیفہ ہوسکتا ہے"۔ ✣

صاحبان! مین نے یہ واقعہ اِس غرض سے بیان کیا ہے کہ غیر اشخاص اور غیر اقوام والون نے اسلامی جوہرون اور اسلامی خوبیون کو سمجہنے اور اسپر کاربند ہونے اور اسپر جان قربان کرنیکی کوشش کی اور کامیاب بہی ہوئے۔ مگر خود مسلمان جو جدًا بعد جدًا اسی سعادت سے مسعود رہے ہین انکا یہ حال ہے کہ

تو بخواب ناز بودی کہ من از رقیب پنہان ✣ کف پات بوسہ دادم ز خجالت شنیدہ باشی

اِس موقع پر ایک تجربہ کار انگریز کی رائے کا بیان کرنا خالی از لطف نہ ہوگا جس نے مدتون کی تحقیق کے بعد اسلامی سوسائٹی کی نسبت کلیہ نتیجہ قایم کیا ہے۔ مسٹر بلیٹ لکہتے ہین:-

"یہ اگر مسلمانون کا تقوے صرف تلوار ہی پر ہے تو تلوار ہی اونہین تباہ کرے گی۔ کیونکہ گو اسلامی طاقت اب بہی بڑی بہاری ہے۔ مگر اس مین قدرتی انجماد نہین ہے اور چونکہ وہ متفرق طور پر پہیلے ہوئے ہین اسلئے صحراؤن اور سمندرون کی حد فاصل اِن مین بہت سخت واقع ہوئی ہے۔ اور جس دشمن کا اونہین مقابلہ کرنا ہے وہ بہت زیرک اور بہت قوی ہے اور اُنہین چین نہین لینے دیگا۔ جسے کہ آجکل ہم **دنیا کی ترقی** کہتے ہین۔ اس نے مسلمانون کو چار و نطرف سے اپنی تجارت۔ اپنے جہازون اور سب سے بڑہکر یہہ کہ اپنے مشتہرہ خیالات سے گہیرا ہوا ہے جن خیالات کے مسلمان ابہی ابجد خوان ہین۔ اگر مسلمان ان حوادثات سے بچنا چاہتے ہین تو اونہین زور بازو سے کسی اور زور کیطرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور بجائے خونی اسلحہ کے اور قسم کے اسلحہ استعمال کرنے چاہئین۔ اور اسکی سرحدون پر جو دماغی اور ذہنی حملے ہو رہے ہین۔ ان کی مدافعت بہی علمی و ذہنی اسباب سے کرنی لازمی ہے۔

صاحبان! اکتسابی اور اندفاعی اسباب کا ذکر اس مین کلام نہین کہ کسی قوم کی حالت پر بہت اثر ڈال سکتا ہے

چیمبرلینز کالک کا اینڈ ڈرھیا پیڈی (C's C. C. & D. Remedy) یعنی چیمبرلین صاحب کی دوائی قولنج و ہیضہ و استہال ان امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکہتی ہے حکمی شرطیہ شفا بخشتی ہے ہمیشہ اسپر بہروسہ کرسکتے ہین۔ معدہ کی تکلیف۔ سودا خمی وغیرہ و غیرہ سے فوراً نجات چاہتے ہو تو جب ضرورت ہو اسکا استعمال کرو۔ یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملیگی۔

C's C. Remedy کس غضب کی کہانسی ہے کہ الٰہی تیری پناہ۔ صاحب پہر آپ چیمبرلینز کف ریمیڈی یعنی چیمبرلین صاحب کی دوا کہانسی کیون نہین استعمال کرتے ہو جو اس کہانسی سے شفا عاجل حاصل ہو۔ کہانسی کی جملہ اقسام کیلئے یہ بہترین دوائی ہے۔

شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملیگی۔ ✣

مگر ایسے اصولون پر ہم اس وقت تک یقین نہین کر سکتے۔ جبتک ہماری سامنے اِن پُردرد اور دل ہلا دینے والے واقعات کا ذکر نہ کیا جائے۔ جنکا نتیجہ کسی قوم کی بربادی کا باعث ہو۔ دین عیسوی اور دین اسلام مین جہان تک کہ ان دونون ادیان کا تعلق اقوام عالم سے ہی ایک عجیب مطابقت معلوم ہوتی ہے۔ جن اسباب اور حالات نے کسی زمانہ مین عیسائی قومون کو خراب و خستہ بنا رکھا تھا۔ اونہی اسباب نے مسلمانون کو اپنی پُرجمال ہستی سے گرا کر ذلیل و خوار کر دیا۔ اور جن اسباب کی موجودگی نے مسلمانون کی بیخکنی کی تھی اُن ہی اسباب و علل کو ترک کرنے سے عیسائی یورپ کو آج معراج تہذیب و تمدن حاصل ہوا۔ دل کانپ جاتا ہے۔ سینہ لرز جاتا ہے آنکھون مین خون اُتر آتا ہے جب ہم ان ستم کیش مذہبیان مذہب کیطرف متوجہ ہوتے ہین جنہون نے مذہب کو اپنے مظالم کی آڑ بنا رکھا تھا۔ یورپین سوسائٹی مین اب بھی اس ناجائز مداخلت بلکہ محض بیجا دخل در معقولات کا اثر باقی ہے جو کلیسائی روم نے ان لوگون کے خیالات۔ بیلان طبائع اور تصانیف مین دیا جن لوگون کو زمانہ قیامت تک بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا رہیگا اور جنکے مخترعات ذہنی نے بنی نوع انسان کے لئے فوائد و برکات کا وہ لایزال خزانہ دریافت کیا جسے جس قدر برتا جائیگا اوسی قدر زیادہ ہوتا رہیگا۔ اور وہ خزانہ قدر و قیمت مین اس زوال پذیر خزانے سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے جو ایک ہزار سال کی متواتر ناجائز کوششون سے اساقفہ روم یا زبردست عیسائی شہنشاہ جمع کر سکے تھے۔ خیر خواہ خلایق گیلیلیو کو صرف اسی الزام پر کہ "اسنے کیون گردش زمین کے مسئلہ کو ثابت کرنیکی کوشش کی ہے" ننگا کر کے کوڑے لگاؤ گے قید کیا گیا۔ ایام قید مین ہر طرح سے بعزت کیا گیا اور دس سال کی ہیبت ناک اسیری کے بعد جب منتظم تحقیقی کے پاس اسکی روح اپنے درد کی فریاد کے لئے پرواز کر گئی تو اسکے جسم کو حضرت قبلہ اسقف اعظم نے بدینوجہ دفن ہونے دیا کہ "خدا کی پاک زمین ایسے نجس آدمیون کی نعش سے ناپاک نہ ہونی چاہیئے"۔ اٹلی کے اس زبردست منجم بروفو کا حال بھی اس وقت کی جہالت و شقاوت قلبی کا گواہ ہے۔ اس فاضل اجل نے جسے ابن الرشد اندلسی اور اسپنوزا کا حرف علت کہتے ہین کوپرنیکس کے مسئلہ کی تائید مین جو کتاب لکھی تھی اُس کتاب نے اسپر آفت ڈھائی بیچارہ سویٹزرلینڈ۔ فرانس۔ انگلستان اور جرمنی مین پھرتا رہا۔ مگر آخر کار انکیوزیشن کے عمل کا جانکش پنجہ اس مجاہد علم کی گرفتاری مین کامیاب ہوا۔ اور دو برس کی قید کے بعد مذہبی عدالت نے ملکی عدالت کے نام یہہ حکم جاری کیا کہ "اس شخص کے ساتھ بہت ہی علیمانہ برتاؤ کیا جائے ورایسی ہلکی سزا دیجائے کہ جسمین اسکا خون نہ بہے"۔ اسپر سزا یہ ہوئی کہ وہ زندہ جلا دیا گیا۔ علیمانہ برتاؤ اور خون نہ بہانے والی سزا انکی مقدس عدالتون کے ضابطۂ فوجداری کی دفعہ ہم مین یہ تعریف تھی کہ ملزم کو زندہ جلا دیا جائے۔ باقی آیندہ

خیر خواہان ندوۃ العلماء کی خدمت مین ایک نہایت ضروری تحریک

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ مخدومی مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل

چونکہ جناب نے مفید اور قومی کاموں کی وکالت کا بیڑا اوٹھا رکھا ہی لہذا امیدوار ہون کہ ان چند سطور کو اپنے قیمتی اخبار کے کالمون مین درج فرما کر ممنون فرمائینگے:-

کون نہیں جانتا کہ مسلمانون کو مذہباً نہایت تاکید ہی کہ اپنے تہوارون میں بجائے لہو و لعب اور عیش پرستی کے نیکی کرنے اور جود و سخا کیطرف زیادہ تر توجہ ہون۔ تاکہ اونکے مستحق بنی نوع انسان کسی طرح محروم نہ ہجائیں۔ چنانچہ صدقۃ الفطر قربانی وغیرہ کے احکام اس امر کے بین ثبوت ہیں۔ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو کوئی شک نہیں کہ نیک دل مسلمان شریعت کی ہدایت کے مطابق اپنے شہور تہوارون میں لاکھون روپے صرف کرتے ہیں۔ غریب سے غریب مسلمان بھی بقدر طاقت دو چار پیسے خیرات کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ وہ مستحق اور غیر مستحق کی بحث کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں جس سے شریعت غرا کے ایک اہم اصل کی [کہ خیرات ہمیشہ مستحق کو دینی لازم ہے ورنہ خیرات بالکل رائگان ہوگی] ہتک متصور ہی اور مسلمان اصل مذکور کی بالکل پرواہ نہیں کرتے اور اسکو انہون نے ایسا دل سے بھلا دیا ہے کہ گویا وہ حکم شریعت ہی نہیں۔ بھلا صدقۃ الفطر کا ایک ایک پیسہ یا گیہون کی ایک ایک مٹھی بہت سے اشخاص کو دینے سے کہیں صدقۃ الفطر ادا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین حکم تو یہ ہے کہ پورا صدقہ ایک شخص کو دو تاکہ وہ اس روز کی خوراک سے مستغنی ہو جائے۔ ایسا ہی چرم ہائے قربانی کا بلا تامل ہر کس و ناکس کو دیدینا اور مستحقون کو چھوڑ کر غیر مستحق اشخاص کا دامن بھر دینا کونسا انصاف ہی؟ اور احکام قربانی کی اصلی غرض اس سے کہانتک پوری ہو سکتی ہے؟

راہ چلتے صدا لگانے والون پیشہ ور گداگرون کو دو چار پیسے دیدینا کوڑھ رہٹے کے تندرست آدمیونکی ایک جماعت کو بیکار پھرنے کی عادت ڈالنا کیا قرین انصاف ہی یا حکم پیمبر؟ اگر مسلمان صرف صدقۃ الفطر اور چرم ہائے قربانی کا ہی روپیہ باضابطہ جمع کرین تو ہزارونکی رقم جمع ہو سکتی ہے جس سے مسلمانونکے بہت سے مفید کام بخوبی چل سکتے ہین۔ مسلمانو! للہ اپنے حال زبون پر نظر کرو۔ اور ہر قسم کی خیرات کو عمدہ مصرف مین لانے کی عادت پیدا کرو تاکہ اسلام نہیں بلکہ تم اپنے ہاتھون ذلیل و خوار نہ ہو۔ کیا بیت المال اسلامی بھلا کیونکر بھول گیا؟ جسمین مسلمانون ہی کے زکوٰۃ و خیرات کا مال جمع ہوا کرتا تھا اور وہ ہماری ہر قسم کی ضروریات کا پورا کفیل ہوتا تھا۔ ہم اب بھی اگر چاہین تو اپنی کل خیرات کا روپیہ یکجا جمع کر کے بیت المال بنا سکتے ہین۔ نہایت آسان طریق روپیہ جمع کرنیکا جو میری تحریر کا خاص موضوع ہے یہ ہے کہ بروز عید چند دردمندان قوم عیدگاہ مین یا جہان نماز عید ہوتی ہو اپنی درماندہ قوم کے لئے دامن گدائی دراز کر کے یہی کوشش کرین کہ بالاوسط ہر شخص سے کم انکم ایک پیسہ تو ضرور وصول ہو جائے۔ اس طریق سے ضرور کامیابی کی امید ہی۔ معین الندوہ شملہ طریق مذکور پر کاربند ہی اور دو تین سال کے عرصہ میں صرف عید کے روز کوشش کرنے سے کئی سو روپیہ دفتر ندوۃ کو ارسال کر چکی ہے۔ دیگر ذرائع کا چندہ اسکے سوا ہے۔ اگر ہر گاؤن اور قصبہ و شہر مین اسیطرح کوشش کیجائے تو یقین ہی کہ بہت سا روپیہ جمع ہو سکے اور اس مقدس گروہ کو دار العلوم۔ یتیم خانہ۔ کتب خانہ وغیرہ کے کام بخوبی انجام پذیر ہون۔ دوسرا سہل طریق چندہ جمع کرنیکا معین الندوہ مذکور نے یہہ جاری کیا ہوا ہے کہ بروز تعطیل یکشنبہ چند نوجوان جو سب کے سب ملازمت پیشہ ہین۔ ایک بکس لیکر ایکطرف دار العلوم ندوۃ العلماء دوسری طرف معین الندوہ شملہ اور پیسہ ڈالنے کی جگہ **جزاک اللہ** کا مؤثر جملہ لکھا ہوا ہی۔ ہر ایک مسلمان دوکاندار۔ اور راہ رو کے سامنے پیش کر کے ملتجی ہوتے ہین کہ اپنی پاک اور نیک کمائی مین سے کچھ اس خدائی بکس مین بھی ڈالدیجئے! اگرچہ ہر شخص اس امداد کیلئے ہر ہفتہ فراخدلی سے ہاتھ نہیں بڑھاتا۔ تاہم مجموعی رقم سالانہ قابل قدر ہوتی ہے۔ اگر ہر جگہ چند روشن خیال نوجوان اس کام کو اپنے ذمہ لین تو خاصی کامیابی ہو سکتی ہے۔ قربانی کے چمڑے بھی کچھ کم قابل قدر چیز نہیں اگر اونکو کوشش سے جمع کیا جائے اور یتیم خانونکی مدد مین لگایا جائے تو اس سے زیادہ بہتر مصرف اور کونسا ہوگا۔ بعض عالی خیال مہربان شائقان تجاویز کو حقارت سے دیکھینگے لیکن ہمین اسکی کچھ پرواہ نہ کرنی چاہئے کیونکہ ہر کام کرنے والونکی ضرورت ہی نہ کہ باتین بنانے والون کی۔ اگر آپ ذرا غور و تحقیق کرینگے تو یقیناً آپکو یہہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ رقمین کی رقمین خدا جانے کن کن فضول مصارف کے نیک لگتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہی کہ مسلمان اسکا کچھ انتظام نکرین۔ شاید بعض احباب تنگ خیالی کا الزام دیکر یہہ فرمائیں کہ یہ کیا وجہ ہی کہ عنوان مین ندوہ کو خاص کیا گیا؟ اسکے چند وجوہ ہین۔ اول تو شہور مثل ہی کہ اول خویش بعد درویش۔ ندوہ کے ساتھ بندہ کو اسقدر ہمدردی ہی کہ خویشون سے بھی زیادہ جانتا ہون۔ اگرچہ دیگر علمی جلسون کا بھی ہونا اپنی اپنی جگہ نہایت ضروری ہین۔ مین دل سے خیر خواہ اور معاون ہون۔ دوم ندوہ کا ابھی ابتدائی زمانہ ہی اور ہر کام کی ابتدا مین مشکلات کا زیادہ سامنا ہونا قدرتی بات ہی۔ سوم مسلمانون سے انگریزی تعلیم کی اشاعت کے لئے زکوٰۃ و صدقات کا مانگنا اپنے آپکو مجنون کھلانا ہی اور فی الحقیقت اونکا یہہ خیال درست بھی معلوم ہوتا ہی کیونکہ زکوٰۃ کا مصرف ضرور قابل غور امر ہی۔ مسلمانونکی حالت بعینہ شتر مرغ کی سی ہی اونٹ کو کہو تو شتر بیں لادہ تو مرغ۔ انگریزی تعلیم کے لئے مانگو تو دین کا بہانہ ہی اور دین کے لئے طلب کرو تو تعلیم انگریزی کی ضرورت بیان کر کے پیچھا چھڑانا چاہتے ہین۔ خدا ہمکو نیک توفیق دے تو بسہولت یہ سمجھ مین آسکتا ہی کہ ہماری دنیا و آخرت اسیوقت درست ہو سکتی ہی جبکہ ہم دینی اور دنیاوی دونو **تعلیمین** کامل طور پر حاصل کرین۔ ورنہ خسر الدنیا والاخرۃ کے مصداق بنین گے۔ (نعوذ باللہ من ذالک) ہم ایسے ناشکرے بھی نہیں ہین کہ قوم کے بالکل احسان مند نہ ہون۔ بیشک ہماری قوم مین ایسے نیک دل اور فیاض افراد بھی ہین جو حتی الوسع دامے درمے قدمے قلمے بہت کچھ امداد فرماتے ہیں۔ خصوصاً جنکو اولڈ فیشن کہا جاتا ہی لیکن بعض کی فیاضی ہماری درد کی پوری دوا نہیں ہو سکتی۔ پس بیشک کل قوم دریادلی سے کام نہ لے ہماری مضطرب کرنے والی "العطش! العطش!!" کی صدا کبھی بند نہ ہوگی نہ ہماری کام خواہ دینی ہون یا دنیوی تکمیل کو پہونچ سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں ایکدوسرے کا منہ تکنا اور انتظار کرنا کہ پہلے فلان آگے ہو تو ہم لگینگے ہرگز دانشمندانہ فعل نہین بلکہ جس سے جسقدر ہو سکے کمر ہمت باندھکر قوم کی پژمردہ کھیتی کو سیراب کر دی۔ اگر ہم بالفرض کامیاب نہ بھی ہوئے تو اپنا فرض تو ادا کر دیا۔ اب مین مکرر ناظرین کو **عنوان** کی طرف توجہ دلا کر عرض کرنا چاہتا ہون کہ عید الضحیٰ کا زمانہ بہت قریب ہے۔ آپ اس موقع کو ہاتھ سے نہ دین۔ بلکہ ہر جگہ ایسی کوشش کریں کہ روپیہ کے ڈھیر لگ جائین یہ ضرور نہیں کہ آپ صرف مبارک جماعت ندوۃ العلماء کے لئے ہی دامن دراز کرین بلکہ جو قومی کام آپکو خیال مین

ہندوستان کی خبریں

اور عمارات موجود ہیں جو تھوڑی ہی مرمت سے قابل استعمال ہو سکتی ہیں۔ پہرا مین کثیر التعداد قیدی رہ سکینگے۔

یہ بات عملی طور پر طے ہو گئی ہے کہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا وہ حصہ جو دریائے سندہ کی طرف واقع ہے حد بدیر حدی صوبہ میں شامل کیا جائیگا۔ باقی رہا سندہ پار کا علاقہ سو اسکا معاملہ زیر غور ہے۔ مگر فیصلہ غالباً علیحدگی کی تائید میں ہوگا۔ کیونکہ گو اسمین پورا پورا امن قائم ہے اور اسکا بندوبست بھی مکمل ہو چکا ہے لیکن بدین خیال کہ دریائے سندہ کو صوبہ پنجاب اور مجوزہ سرحدی صوبہ کے درمیان حد فاصل کھا جائے علاقہ سندہ پار کو اغلباً اُدھر شامل کر دینا ہی مناسب سمجھا جائیگا۔

حضور کمانڈر انچیف بہادر افواج ہند بھی وکٹوریہ میموریل فنڈ کے وائس پیٹرن (نائب سرپرست) مقرر ہوئے ہیں۔ آپنے بذریعہ ایک جنرل آرڈر کے انڈین آرمی (افواج ہند) سے اپیل کی ہے کہ سب اس فنڈ کی عملی تائید کرین۔ مگر اس آرڈر سے ہز گسلنسی کا یہ منشا نہیں ہے کہ اپیل مذکور کو بمنزلہ سرکاری حکم کے سمجھا جاوے۔ چندہ کی مقدار زیادہ سے زیادہ ایک یوم کی تنخواہ مع الاؤنس رکھی گئی ہے۔

مہاراجہ سر شمشیر جنگ بہادر وزیر اعظم نیپال ۵ ماہ حال کو انتقال کر گئے۔ قریباً سال بھر سے آپ کی صحت خراب تھی۔ نیپال کے آئین جانشینی کے مطابق آپ کے دوسرے بھائی جنرل دیو شمشیر صاحب بہادر کمانڈر انچیف افواج نیپال آپکے جانشین ہونگے۔ وزیر صاحب آنجہانی بڑے مدبر اور روشن دماغ شخص تھے انکے عہد میں رعایا کو بہت کچھ بہبودی اور خوشحالی نصیب ہوئی۔

مردمشماری کے نتائج شائع ہو گئے ہیں۔ جنسے معلوم ہوتا ہے کہ اضلاع انبالہ و راولپنڈی کی آبادی میں بحیثیت مجموعی ۲ لاکھ ۷ ہزار اور ایک لاکھ ۷ ہزار کی علی الترتیب کمی ہوئی ہے۔ اور اضلاع گورگانوں امرتسر ملتان اور فیروزپور میں علی الترتیب ۱۶۰۰۰ و ۳۱۰۰۰ و ۹۰۰۰ و ۷۰۰۰ و ۱۰۰۰ آدمیوں کی بیشی۔ ممالک متوسط کی دیسی ریاستوں مین ۷۷۰۱۵ کی اور علاقہ مذکور کے برٹش اضلاع مین ۹۲۹۳۲۶ کی کمی واقع ہوئی جسکی وجہ گذشتہ شدید قحط ہیں شہر حیدرآباد مین ۲۱۰۰۰ کی اور ضلع جھون واقع کشمیر مین ۷۶۰۰۰ کی بیشی ہوئی۔ ریاست دوجانہ مین ۲۲۷۵ آدمی گھٹ گئے ہین۔ ضلع قلات واقع بلوچستان کی میزان ۹۲۷۶ سے ۳۵۴۶ رہگئی۔ چاغی کی ۱۵۶۸۹ تھل چج ٹیالی کی ۶۲۵۶۴ بمبئی پریذیڈنسی کے اکثر حلقوں کی آبادی بہت ہی گھٹ گئی ہے۔ کاٹھیاوار مین ۲۷ لاکھ سے ۲۳ لاکھ تک آبادی کم ہو گئی۔ ضلع ستارا مین لگ بھگ پانچ محل مین ۵۰ ہزار کے قریب۔ احمدنگر میں بھی پچاس ہزار۔ ضلع خیر میں ۱/۴ لاکھ۔ شہر کراچی مین ۱۰۵۰۰۰ سے ۱۱۵۰۰۰ کے درمیان بھی ہوئی۔ اپرسندھ فرنٹیر ڈسٹرکٹ کی آبادی ۱۸۹۱ء مین ۱۲۰۴۱۷ تھی اور اب ۵۸۱۰۰ سے زیادہ بڑھکر ۲۲۲۴۵۰ ہو گئی ہے۔

جموں سے خبر آئی کہ بنگا نام ایک موضع مین طاعون پھوٹا ۸ تاریخ تک دس کیس اور ۴ موتین ہو چکی تھین بیان کیا جاتا ہے کہ وہان یہ وبا برٹش علاقہ سے پہنچی ہے۔ چنانچہ مہاراجہ صاحب نے باجلاس کونسل یہ اعلان صادر کیا ہے کہ جو سپاہی طاعون زدہ مقام کے قرب جوار مین رہتے ہین انہین وبا کے مفقود ہونے تک رخصت نہ ملنے پائیگی افواہ ہے کہ کشمیر ریلوے کا کام ابھی ملتوی رہیگا۔

حال مین جو تیز رفتار نو ایجاد میل سٹیمر چلنے لگے ہین انمیں ولایت کی ڈاک بمبئی سے ۱۲ یوم ۱۵ گھنٹے ۴۷ منٹ مین وہان پہنچ جاتی ہے اور وہان سے ہندوستان ۱۳ دن ۶ گھنٹے ۸ منٹ مین آجاتی ہے۔

بلوچستان مین ممانعت کیگئی ہے کہ یکم مارچ سے ۳۱ اگست تک کوئی شخص پرندوں کا شکار نکرے اسلئے کہ انکی نسلیں نابود ہو جائیں

نہایت افسوس ہے کہ محترم معمر جلیل المتین کلکتہ کے ایڈیٹر صاحب کو مسٹر کاؤس جی رستم جی سابق وائس کونسل ایران کو مقدمہ لائبل میں بمبئی پولیس کورٹ سے ۶ ماہ قید محض اور ایکہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

طبیب کی ہدایت اگر آپ کے بچہ کو کالی کھانسی نے رق کر رکھا ہے اور شب کو اور بھی زیادہ تکلیف دیتی ہے یعنی کھانسی کھانستے بچہ بیچارہ دم توڑ دیتا ہے اور گلا بیٹھ جاتا ہے تو اوس کو فوراً چیمبرلین صاحب کی کف ریمیڈی Chamberlain's Cough Remedy دو اوس سے کھانسی کا بار بار اُٹھنا اور شدت تکلیف کم ہو جائیگی۔ سانس سہولت سے آنے لگیگا اور پھر جلدی ہی مرض بالکل جاتا رہیگا۔ کالی کھانسی مین بار کہنے کی یہ دوا دید و شنید آرام ہوگا۔

شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے۔

لاہور میں ۵ کی بجائے ۱۰ مرتبہ روز ڈاک تقسیم ہونیکا انتظام کیا گیا اور شہر میں چند جدید ڈاکخانے بھی کھلے ہیں۔ بیرونجات کی ڈاک دن رات میں ۲۵ دفعہ روانہ ہوتی ہے۔

حضور لارڈ کرزن بالقابہ کی نسبت ولایت میں یہ افواہ اُڑی ہے کہ آپ وزارت صیغہ خارجیہ کے منصب پر متعین ہو کر آتے ہیں۔ ایک اخبار نے تو بلکہ یہانتک لکھدیا کہ لارڈ کاڈوگن لارڈ لفٹنٹ آئرلینڈ آپ کے جانشین وائسرائے ہونگے۔ مگر یہ باتیں اغلباً بے بنیاد ہیں۔ کیونکہ معتبر ذرائع سے انکی تصدیق نہیں ہوتی۔

ولایت کا اخبار "سنڈے سن" (آفتاب یکشنبہ) لکھتا ہے کہ ہندوستان کیطرف برٹش پبلک کی توجہ صرف دو صورتوں میں ہوتی ہے یا تو اس وقت جبکہ انڈیا پر قحط کی بلائے بے درمان نازل ہو رہی ہو یا جبکہ سرحد پر یا ہند کے متعلق اور کسی جگہ جدال و قتال کی قسم سے کوئی شور شرابا مچ رہا ہو۔ ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو تو برٹش پبلک ہندوستان کے وجود ہی سے گویا بالکل بیخبر ہوتی ہے اور یہ امر نہایت قابل افسوس ہے"۔

میرٹھ کی نوچندی کے باعث ۱۲ مارچ سے ۲۳ مارچ تک طاعون زدہ اضلاع کے اشخاص کو میرٹھ کے قریبی سٹیشنوں کا ٹکٹ ریل نہ ملیگا۔

الہ آباد کے مجوزہ ہندو بورڈنگ ہوس کی میجنگ کمیٹی کے پاس پچاس ہزار روپیہ چندہ کا نقد جمع ہو گیا ہے۔ اور ایک لاکھ سے اوپر کے وعدے ہیں۔ پس اب حضور لفٹنٹ گورنر بہادر سے اسکا بنیادی پتھر رکھنے کی استدعا کیجانے کو ہے قبل اسکے کہ ہز آنر پہاڑ پر جائیں۔

مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے ایک لاکھ روپیہ وکٹوریہ میموریل فنڈ میں دیا۔ اور دربار کشن گڑھ راجپوتانہ نے پچاس ہزار۔ اسوقت تک ۲۲ لاکھ کا چندہ آچکا ہے۔ اور بڑی بڑی عطیات ابھی بنگال سے پہنچ رہے ہیں۔

مدراس پریذیڈنسی کی آبادی کی میزان کل مع ریاست ہائے ٹراونکور۔ کوچین۔ پڈوکوٹہ وغیرہ کی ۳۲۹۹۰۲۵ رہی یعنی ۳۰۰۶۹۶۲ کی بیشی ہوئی جو ۱۸۷ فیصدی کے قریب ہوتی ہے۔

شہر امرتسر کی آبادی ۲۵ ہزار بڑھگئی ہے ضلع کانگڑہ کی ۵ ہزار ضلع ہنوں کی ۳۰ ہزار شملہ کی کوہستانی ریاستوں کی ۴۰۰۰۰ کشمیر کے سرحدی علاقہ جات کی ۶۸۰۰۰۔ ضلع پشاور کی ۸۲ ہزار ضلع جھنگ میں ۵۸ ہزار شملہ میں ۴ ہزار کی کمی واقع ہوئی۔ نو آبادی لائل پور کی آبادی ۷ لاکھ ۹۲ ہزار نکلی۔ اور ضلع کوئٹہ پشین کی ایک لاکھ ۱۴ ہزار۔

دینپور کلاں واقع نواح شکرگڈھ ضلع گورداسپور میں بھی طاعون نمودار ہوا ہے۔ شکرگڈھ اگرچہ بوجہ تحصیل ہونیکے قصبہ کہلاتا ہے لیکن دراصل یہ ایک چھوٹی سی ہی بستی ہے جسمیں کلہم پانچ چھ سو آدمی کی آبادی ہوگی۔

الحمد للہ کہ حضور بیگم صاحبہ بھوپال کی طبیعت اب روبصحت ہے۔

کلکتہ کے ایک محب وطن باشندہ جناب ہری پاد چیٹرجی کچھ عرصہ ہوا پنسل سازی کا کام سیکھنے جاپان گئے تھے اور اب اپنا مدعا حاصل کرکے واپس آگئے ہیں۔ کارخانہ پنسل سازی کیلئے انہیں چھ ہزار روپیہ درکار ہے جو امید ہے کہ انکے دیگر ہم خیال ہموطن خواہان ملک جلدی ہی بہم پہنچا دینگے۔ واقعی ایسی باہمت لوگوں کی حوصلہ افزائی ہر وطن ملک و ملت کا ایک اہم فرض ہے۔ اگر ہمارے ہر ایک وطن اسی طرح ایک ایک کرکے بھی بعض جزوی مگر بکار آمد شعبہ ہائے صنعت حرفت کیجانب توجہ کریں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ فی الحال جسقدر پنسلیں ہمارے ملک میں خرچ ہوتی ہیں وہ عموماً آسٹریا جرمنی وغیرہ غیر ممالک کی ساخت ہوتی ہیں۔

بنگال کے ایک معزز زمیندار نے اپنے سب ڈویژن کے ایک ہونہار نوجوان کو صنعتی تعلیم حاصل کرنیکے لئے اپنے خرچ پر جاپان بھیجا ہے۔

کانپور میں ایک بدمعاش پکڑا گیا ہے جو حضور قیصرہ کی یادگار کے لئے چندہ بٹور تا پھرتا تھا۔

کھانسی۔ زکام انفلوئنزا وغیرہ کو بیخ و بن سے اکھیڑ پھینکنے میں چیمبرلین صاحب کی کف ریمیڈی Chamberlain's Cough Remedy نے چار دانگ عالم میں بڑی ہی شہرت پائی ہے ضرورت ہو تو آپ بھی آزمائش کر دیکھیں

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ انگریزی ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے

اسلامی خبریں

سلطان المعظم کے متعلق کہتے ہیں جدہ ہوتے ہوئے نہیں گئے بلکہ دوسری طرف سے براہ ینبوع وہاں پہونچے ہیں مسٹر واد ابھائی سر واجی کے متعلق ابتک کوئی اطلاع نہیں پہونچی صرف اتنا سنا گیا ہے کہ آپ سلطان کے ممبر ہیں سلطان موصوف کے ہمرکاب گئی ہیں +

چین کو جو اسلامی مشن سلطان المعظم کیطرف سے عنقریب روانہ ہونیوالا تھا۔ فی الحال معرض التوا میں پڑ گیا ہے وجہ اس تعویق کی یہ بیان کیجاتی ہے کہ اعلیحضرت خلافت پناہی نے تطہر حالات موجودہ اس قسم کی کارروائی کو غیر مستحسن سمجھا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس طوفان بے تمیزی کے تانک وقت میں چینیوں کیطرف سے مجوزہ مشن کیساتھ کوئی بدسلوکی عمل میں آوے تو پھر اعلیحضرت کیجانب سے بھی مداخلت کی ضرورت لازم آویگی پس سلطان المعظم کی یہ رائے ہے۔ کہ

سیلون کے "محمدیہ سکول" کی عمارت واقع نیو مور سٹریٹ جسکی بنیاد ۳۱ اگست کو تقریب جوبلی اعلیحضرت سلطان المعظم ترکش قونصل نے رکھی تھی۔ آجکل میں مکمل ہوا چاہتی ہے مدرسہ مذکورہ میں تجویز ہے کہ طلبار کو عربی۔ انگریزی اور آٹھ تبت زبانوں کی تعلیم ہو اور ڈائرکٹر کا یہ بھی ارادہ ہے کہ جسقدر جلد ہو سکے اس سکول کو امدادی مدارس کے زمرہ میں رجسٹر کرا لیا جائے +

اسلامی ✗ افسوس کہ لکھنؤ کے مشہور و معروف مرثیہ گو میر خورشید علی صاحب نفیس جو میر انیس مرحوم کے صاحبزادے تھے ~~[illegible]~~ کو انتقال فرما گئے۔ ~~[illegible]~~ آپکا سن ۷۲ سال کے قریب ہوگا +

اسلامی ✗ عید الضحےٰ قریب ہے ہر اسلامی کو تمام دنیا میں مقدور بھر قربانیاں کرینگے۔ گزشتہ چند سال سے قربانی کی کھالیں لاہور سے بالخصوص اور کل صوبہ پنجاب سے بالعموم انجمن حمایت اسلام لاہور کو ملتی رہی ہیں اور اسے انکی فروخت سے ایک معقول رقم اپنے عظیم الشان قومی کام کی مالی امداد کو لئے حاصل ہو جاتی ہے مگر چونکہ ابتک ان کھالوں کی فروخت کا کوئی باضابطہ انتظام نہ تھا اور بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض جگہ آدمی کھالوں کو ~~[illegible]~~ سے اس کام کیلئے ایجنٹ مقرر ہو جائینگے۔ اسواسطے مسلمان پنجاب کا یہ اک قومی فرض ہوگا کہ اپنے ہاں کی قربانی کی کھالیں بجائے بے قاعدہ طور پر خیرات کر دینے کے ~~[illegible]~~ ایجنٹوں کو دیں اور ~~[illegible]~~ سے بھی انکی کوشش کریں۔ اسطریق سے وہ یقیناً بہت زیادہ ثواب کے مستحق ہونگے کیونکہ دینی خدمات میں انجمن موصوف کی مساعی جمیلہ اظہر من الشمس ہو چکی ہیں +

ایک تازہ ترین مصری تلگراف سے ہے کہ بموجب حکم سلطانی دمشق میں حجاز ریلوے کا ایک یادگاری ستون تعمیر کیا جائیگا اس پر اندازاً ۵۷۰۰۰ پاؤنڈ سٹرلنگ آئیگا جو صوبہ شام کے محاصل میں سے لیا جائیگا +

علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کی تازہ ترین اشاعت میں چند دن کی دو طویل فہرستیں شائع ہوئی ہیں جنمیں سے ایک چندہ تو اس فنڈ کا ہے جو کالج کی تکمیل مسجد کے لئے آنریبل نواب محمد خیاض علی صاحب نے ۱۲ فروری کو کھولا تھا اس فنڈ کی رقم خاصی معقول ہو گئی ہے جسکی میزان ۷ ہزار روپیہ کے قریب ہے دوسرا "محمڈن میموریل فنڈ" ہے جس کے لئے ایم اے۔ او کالج میں ۱۴ فروری کو ایک جلسہ خاص منعقد ہوا تھا۔ اسکی میزان ۹ ہزار روپے

عالیجناب نواب صاحب رامپور ۱۰ بجکر بذریعہ سپیشل ٹرین ۹ بجے صبح کے علیگڈھ پہونچے ریلوے سٹیشن پر آپکے استقبال کو لئے دو ہزار کے قریب آدمی حاضر تھے جنمیں دیگر معززین روسا شہر کے علاوہ ٹرسٹیان کالج اور ممبران کالج سٹاف بھی تھے سٹیشن سے ہز ہائینس نواب محسن الملک کی کوٹھی پر تشریف لیگئے۔ وہیں آپنے مع بہت سے دیسی احباب اور یوروپین صاحبان کے کھانا تناول فرمایا۔ ۱۲ بجے کے قریب کالج تشریف لیگئے جہاں ٹرسٹیوں نے اور کالج سٹاف نے کالج کے مین گیٹ (صدر دروازہ) پر آپکا استقبال کیا۔ سٹریچی ہال میں جو بیشمار حاضرین سے بھرا ہوا تھا ایک مناسب حال اڈریس آپکی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اڈریس کے جواب میں ہز ہائینس نے اپنے عطیہ کالج کی بقایا رقم یعنی ۲۵ ہزار روپیہ عنقریب عطا فرمانے کا وعدہ دیا۔ علاوہ ازیں اپنے والد ماجد مرحوم کی یادگار کے طور پر ماہوار امدادی رقم میں ایک سو روپیہ کا اضافہ فرمایا۔ تین ہزار روپیہ کو محمڈن میموریل فنڈ متعلقہ کالج میں عطا کیا +

فہرست چندہ حجاز ریلوے۔ میزان مندرجہ اخبار مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۱۰ء

حکیم عبدالرحمٰن صاحب عطار قصبہ کہروہ ضلع رہتک	عہ	۶
منشی علاءالدین صاحب نمبر ۴۹ لوئر چیت پور کلکتہ	عہ	
معرفت مولوی عبدالجلیل صاحب از جے پور کوٹھی مہاراجہ صاحب بہادر بدیں تفصیل:۔ خود مولوی عبدالجلیل صاحب۔ منشی غلام محمد صاحب طالبعلم۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب	عہ	۱۰
حکیم امین الدین صاحب اڈووکیٹ بازار قصہ خوانی پشاور بابت قیمت کتاب "تاریخ چترال" جو چندہ حجاز ریلوے میں دیگئی ہے۔	عہ	
میزان چندہ ہفتہ زیر اشاعت	عہ	۲۳ ۱۰

انجمن اسلامیہ جموں کا ششماہی جلسہ ۲۸ فروری کو جامع مسجد جموں میں بصدارت جناب حاجی غلام رسول صاحب تاجر و میونسپل کمشنر نہایت اہتمام سے منعقد ہوا۔ بڑی خوش الحانی کے ساتھ چند آیات قرآنی سے جلسہ کا افتتاح کر کے حکیم حافظ چراغ الدین صاحب نے کلام الٰہی شریف کے بعض مقامات مع ترجمہ سنائے۔ پھر صاحبزادہ حضرت شاہ صاحب ہزاوی ہیڈ ماسٹر نے ایک دل آویز لکچر دیا اور فارسی کی ایک موثر نظم پڑھی۔ بعدہٗ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور انجمن حمایت اسلام کے فیوض و برکات بیان کئے پھر کمال الدین صاحب نے تفسیر محمدی کے چند مفید مقامات پڑھے۔ اسکے بعد شیخ شاہ محمد صاحب سابق ہیڈ ریاست ام نگر نے "مسلمانوں کی موجودہ حالت" پر ایک نہایت دردانگیز اور دلچسپ لیکچر دیا۔ پھر سیکرٹری انجمن نے ششماہی رپورٹ پڑھکر سنائی۔ آخر میں چندہ کی فہرست کھلی اور بارہ سو روپے کے قریب چندہ ہو گیا +

مجمع الجزائر ملایا کے جاوی مسلمان اور خصوصاً وہ جو ڈچ گورنمنٹ کے ماتحت ہیں دمشق مکہ ریلوے کیلئے چندہ جمع کرنیکی ہر طرح انکی تائید و اعانت کرتے ہیں +

ہمعصر سیلون محمڈن لکھتا ہے کہ اہالی یمن میں پچھلے دنوں بڑا فتنہ و فساد برپا ہو گیا تھا جسے فرو کرنیکے لئے سلطان المعظم کو فوج بھیجنے تک کی ضرورت پڑی۔ بقول ہمعصر موصوف وہاں کے شیخ نے گورنمنٹ عثمانیہ سے درخواست کی ہے کہ یہاں چند فوجی افسران نوجوانوں کو فوجی تعلیم دینے کی غرض بھیجے جائیں جنہوں نے قیام امن کے واسطے اپنی ایک رجمنٹ پہلے ہی مرتب کر لی ہے +

دمشق مکہ ریلوے لائن پر سیریا سے شام تک ۳۹ سٹیشن ہونگے جو سب کے سب ایک ہی وضع کے بنینگے اور یورپی دارالخلافوں کے اعلیٰ سے اعلیٰ سٹیشنوں اور خصوصاً جرمنی کے سٹیشنوں کے نمونہ پر ہونگے۔ بقول ایک عربی اخبار کے ان میں سے چند سٹیشن تو اسوقت تک بنکر بالکل تیار بھی ہو چکے ہیں اور بعض تعمیر ہو رہے ہیں +

یروشلیم کے رومن کیتھولک اسقف اعظم نے تھوڑا عرصہ ہوا کہ بعض مذہبی اغراض سے بالعالی میں شرف باریابی حاصل کیا۔ بروقت ملاقات آپنے سلطان المعظم کی خدمت میں مسجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ واقع یروشلم کا ایک خوبصورت منبر پیش کیا جو ہاتھی دانت پر نہایت نفیس کام سے انہوں نے خود ہی بنایا تھا اعلیحضرت نے یہ تحفہ بڑی خوشی سے قبول فرمایا اور محفوظ رکھا جانیکے لئے میوزیم میں بھجوا دیا +

رمضان شریف کے دو مہینے پہلے سے علماء کی ایک جماعت تمام ممالک عثمانیہ کے دیہات و قصبات میں جا بجا دورہ کر کے بے علم مسلمانوں کو امور مذہبی کی خاص طور پر تلقین کر رہی ہے۔ علماء کی یہ کارگذاری بفضلہ نہایت مبارک اور بار آور ثابت ہوئی کہ اکثر وہ لوگ جو ابتک بالکل غافلانہ زندگی بسر کرتے رہے تھے انکی اب بہت کچھ اصلاح ہو گئی ہے اور ان لوگوں نے سلطان المعظم سے استدعا کی ہے کہ ہمارے لئے مساجد و مدارس تعمیر کرا دیجائیں

دولت عثمانیہ ترقی امت میں روز بروز زیادہ سرگرم سعی ہے اور ترقی کے اسباب و وسایل بہم پہنچانے وہ سوچے اور پیدا کئے ہیں جو بڑے سے بڑے مدبران قوم کے مخترعات دماغ کا نتیجہ ہونے ممکن ہیں۔ یہ امر ہر ایک ہوشمند پر مبرہن ہوگا کہ ترقی کا بڑا دار مدار ہمیشہ سے اور خصوصاً اس زمانہ میں صنعت تجارت پر ہے اور مقامی خصوصیات کو ملحوظ رکھکر ایک حد تک زراعت و فلاحت پر بھی۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ

زراعت صنعت اور تجارت تینوں چیزیں اگرچہ تمدنی ترقی کے علمی شعبے ہیں لیکن اصولاً یہ تینوں علم کے محتاج ہیں یہی نہیں کہ علم کی معیت انکے لئے ازبس ضروری ہے بلکہ علم بغیر یہ ترقی کی راہ میں ایک قدم بھی تو آگے نہیں بڑھا سکتے ہیں ان ہی امور کو مدنظر رکھ کے چند ماہ کا عرصہ گذرا کہ دائرۃ المعارف کی جانب سے ایک کمیشن بدیں غرض مقرر ہوا تھا کہ ہر ایک صوبے کے مکاتب اعدادیہ میں معاینہ و تحقیقات کا دورہ کرکے یہ پتہ لگائے کہ تعلیم زراعت و صنعت و تجارت کی قسم سے کہاں کہاں کس کس کی ضرورت ہے چنانچہ کمیشن مذکور نے بعد کامل غور و فکر اور تحقیقات کے ایک رپورٹ مرتب کرکے پیش کی جسکی رو سے مفصلہ ذیل تعلیمی شعبوں کا قایم ہونا لازمی قرار پایا ہے۔

تعلیمی سنٹر	عملی تعلیم کے کن کن شعبوں کی ضرورت ہے			تعلیمی سنٹر	عملی تعلیم کے کن کن شعبوں کی ضرورت ہے		
	۱	۲	۳		۱	۲	۳
طرابزون	زراعت	صنعت	تجارت	یانیہ	زراعت	×	×
سلانیک	×	〃	〃	اطنہ	〃	×	×
سوریا	زراعت	〃	〃	انقرہ	〃	×	×
بیروت	〃	〃	〃	ارض روم	〃	×	×
بروصہ	〃	〃	〃	سیواس	〃	×	×
قونیہ	〃	〃	×	قسطمونی	〃	×	×
قصودہ	〃	〃	×	حلب	〃	×	×
مناستر	〃	×	×	بغداد	〃	×	×
ادرنہ	〃	×	×	انسٹی ٹیوشنوں کی تعداد	زراعت ۱۶	صنعت ۷	تجارت ۴۰

گورنمنٹ یونان نے بابعالی سے درخواست کی ہے کہ قاہرہ میں اک اور یونانی قونصل متعین کرنیکی اجازت دیجائے گورنمنٹ مصر سے اس بارہ میں استصواب کیا گیا تو وہاں سے یہ جواب ملا کہ جب ایک یونانی قونصل یہاں پہلے ہی موجود ہے تو پھر دوسرے کی ضرورت کیا ہے؟ اس پر بابعالی نے گورنمنٹ یونان کو لکھا ہے کہ وہ وجوہات بیان کیجائیں جو اس تجویز کی محرک ہوئی ہیں۔

اعلیحضرت سلطان المعظم کیطرف سے فرمان صادر ہوا ہے کہ جدہ۔ حدیدہ۔ مکہ۔ ینبوع اور دیگر قلعجات واقع ساحل عرب کی قلعبندی کو خوب مستحکم کر دیا جائے۔

ٹرکی سے واعظوں کی ایک جماعت سرویا اور مانٹینگرو کو وہاں کے مسلمانوں کو تلقین و ہدایت کرنیکی غرض سے بھیجی گئی تھی۔ ان لوگوں نے مقام اوسقہ کو اپنا صدر مقام بناکر دورہ شروع کر دیا ہے۔

اسمٰعیل بے پسر غازی عثمان پاشا مرحوم کی تعلیم و تربیت پاشائے ممدوح کی حین حیات میں انکے ہی زیر اہتمام بوجہ احسن ہوئی تھی۔ انکی وفات کے بعد سلطان المعظم نے انکو ایک جرمن یونیورسٹی میں بھیجدیا جہاں انہیں تکمیل تعلیم تک رہنا ہوگا۔

اس امر کا سابقاً اعلان ہو چکا ہے کہ ندوۃ العلماء کو ایکے سال مسلمانان کلکتہ نے اپنے ہاں مدعو کیا ہے۔ چنانچہ اسی قرارداد کے مطابق سٹینڈنگ کمیٹی کے آنریری سکرٹری کیطرف سے ایک باضابطہ چھٹی بھیجی گئی اور اسپر مدوہ کے سیکرٹری صاحب نے بذریعہ تار کے اس دعوت کی منظوری سے اطلاع دی ہے

محمڈن کالج علیگڈھ سے امسال ۱۹ امیدوار امتحان انٹرنس میں کامیاب ہوئے اور ۱۸ انٹرمیڈیٹ میں بقول ایک وقایع نگار کے ایف اے کا نتیجہ ایکے حقیقت میں ایسا اچھا نہیں رہا جیسا کہ بی اے کا مگر یہ امر ضرور موجب مسرت ہے کہ تمام یونیورسٹی میں اول اسد فقہ محمڈن کالج کا ہی ایک طالب علم رہا جس کا نام پی سی چکرورتی ہے۔

خلیج فارس کی خبر ہے کہ شیخ بحرین کا بڑا بیٹا جزائر بحرین و مبارک پر شیخ موصوف کا ولیعہد بنایا گیا ہے

یہودیوں میں آجکل ترکی زبان کی اشاعت ترقی پر ہے۔ ترویج ترکی کے لئے حال میں انہوں نے ایک سوسائٹی قایم کرکے جمیع ابنائے قوم کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جسکا منشا یہ ہے کہ سب بھائی آپس میں گفتگو اور خانگی بات چیت تک ترکی زبان میں ہی کیا کریں۔ سوسائٹی مذکور نے یہ تجویز بھی پاس کی ہے کہ جو اسرائیلی لوگ ترکی میں پوری مہارت پیدا کرکے تصدیق نامہ حاصل کرینگے انہیں انعام بھی دیا جائیگا۔

اعلیحضرت خلاف پناہی کا فرمان صادر ہوا ہے کہ مسجد اقصےٰ کے بلوریں جھاڑ جو اس وقت موجود ہیں تبدیل کر دیئے جائیں اور انکی بجائے ان سے عمدہ جھاڑ آویزاں کئے جائیں۔ یہ جھاڑ شتر شتر قنادیل کے ہونگے۔ ان کے مصارف جیب سلطانی سے لینگے۔

دو جدید تار پیڈو کشتیاں جو جنیوا کے کارخانہ اینسیلڈ میں تیار ہو رہی تھیں مکمل ہوگئیں دونوں علیحدہ علیحدہ کے دو فصل متعینہ جنیوا نے انکا ملاحظہ فرمایا اور عمدگی ساخت پر نہایت خوشنودی و مسرت ظاہر کی۔ مہتمم کارخانہ کا شکریہ ادا کیا۔ الغرب نامی جو تار پیڈو جہاز مکمل ہو چکا تھا اسکے لئے حکم ہوا ہے کہ "نور البحر" نام سٹیمر کے ساتھ سواحل بحر احمر کی جانب روانہ کر دیا جائے۔

شام کا ممتاز عربی ہمعصر ثمرات الفنون لکھتا ہے کہ "دمشق مکہ ریلوے کی مٹی کھدائی کا کام بیس کیلومیٹر تک بالکل تیار ہو گیا ہے۔ ریلیں عنقریب ملک بلجیم سے پہونچنے والی ہیں انکے آتے ہی ساتھ کے ساتھ لائن آگے کو بڑھتی جائیگی اور ریل کی پٹڑی پڑتی جائیگی"۔ جیسا کہ سابقاً لکھا جا چکا ہے "اس ریلوے کی بسرعت تیاری کو ملحوظ رکھکر کل کام کے چھوٹے چھوٹے حصے مختلف ٹھیکہ داروں کو سپرد کر دینے کا قطعی فیصلہ ہو گیا ہے لائن کا مینیجنگ انجنیر مقام مغرب سے بغرض معاینہ دورہ پر روانہ ہو گیا ہے۔ اہالی دمشق اس وقت تک ۴۵ ہزار پیاسٹر اس ریلوے کے چندہ میں دے چکے ہیں"۔ ریل کی سڑک پر بھیجنے والی روڑی کی گاڑیاں جو رونبسن اینڈ کو کے کارخانہ میں تیار ہوئی ہیں سب بنکو بیروت میں پہونچ چکی ہیں۔ بلجیم کے مسٹر کوک ریل اینڈ کمپنی کا ٹھیکہ ۵۰ ٹن ریلوں اور دیگر آہنی اشیاء کا تھا۔ ان کے ہاں سے بھی یہ کل سامان تیار ہو کر بندر رمذکور پر پہونچ گیا ہے۔

ایک عرصہ سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ حمیدیہ سکول کے بہت ہی کم گریجویٹ ایسے ہونگے جو کاروبار تجارت کی طرف توجہ کرتے ہوں ورنہ بالعموم سب کا دلی مقصود یہی ہوتا ہے کہ فارغ التحصیل ہو کر ملازمت سرکاری حاصل کریں۔ یہ واقعی بڑا بھاری نقص تھا جس سے قومی ترقی کے حق میں مہلک نتائج کا بلدی خواہ یہ پیدا ہونا ایک یقینی امر ہوتا۔ اور اس انسٹی ٹیوشن کے اغراض و مقاصد قیام کا بھی یہ نقص بالکل منافی ہے نظر بدیں وجوہات وزارت عالیہ نے اس بات کا قطعاً فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ سے اس سکول میں کوئی عہدہ دار داخل نہ کیا جائے اور نہ انہیں ڈپلومے جو اس وقت اس میں داخل ہیں۔ نیز داخل ہونے والوں کی تعداد محدود کرنیکی غرض سے یہ قید لگا دی گئی ہے کہ جو لوگ سکول چھوڑنیکے بعد کاروبار تجارت میں پڑنے کا تحریری معاہدہ کریں صرف وہی داخل ہو سکیں۔ وزارت نے اسی مقصد کے لئے ایک اور نہایت عمدہ تجویز یہ پاس کی ہے کہ گریجوایٹوں کو کچھ سرمایہ ملا کریگا جس سے وہ کاروبار شروع کریں۔ یہ رقم خفیف سی شرح سود پر زراعتی بینک سے لیجائیگی اور تھوڑی تھوڑی قسطوں میں ادا کیجائیگی۔

اھر سلطانی صادر ہوا ہے کہ ملٹری سکول کے گریجوایٹوں میں سے بارہ جو امسال پاس ہوئے ہیں تکمیل تحصیل کیلئے جرمنی بھیجے جائیں۔

افسوس کہ مشہد میں جناب رکن الدولہ صاحب گورنر جنرل خراسان بتاریخ ۲ فروری انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

قاضی القضاۃ مصر کی خبر وفات سابقاً درج اخبار ہذا ہو چکی ہے۔ انکی جگہ فاضل اجل یحییٰ آفندی قرہ حصاری حسب الحکم سلطان المعظم قاضی مقرر ہوئے ہیں۔ ۴ ذی القعدہ کو آپ قسطنطنیہ سے اسکندریہ پہونچے اور ۵ ذی القعدہ کو اسکندریہ سے قاہرہ دارالخلافہ مصر میں رونق افروز ہوئے۔ اگلے دن ۶ تاریخ کو قبل از دوپہر سرائے عابدین میں خدیو المکرم سے ملاقات خصوصیت حاصل ہوئی۔ وزرائے مصر اس تاریخ کی صبح کو قاضی صاحب ممدوح کے تقرر سے متعلق معاملات پر غور و مشورہ کرنیکی غرض سے خدمت خدیوی میں حاضر ہوئے۔ قاضی صاحب کے استقبال رسمی کے لئے خدیو المعظم عنقریب ایک دن مقرر فرمائیں گے۔ قاضی صاحب ممدوح سابقاً آستانہ علیہ کے اراکین مجلس تدقیقات شرعیہ میں سے تھے اور اپنے تبحر علمی و فضیلت کے باعث نہایت مشہور و معروف تھے۔ خدائے کریم آپ کے عہد قضا کو اہالی مصر کے حق میں مبارک کرے۔

بلاد عثمانیہ میں ۱۴ مارچ سے ڈاک کے نئے ٹکٹ جاری ہو گئے ہونگے۔

محاربۂ ٹرانسوال

لندن - ۹ مارچ - اخبار ڈیلی کرانیکل بیان کرتا ہے کہ ۲۷ فروری کی میٹنگ مین لارڈ کچنر نے جنرل بوتھا کو اطلاع دی کہ کیپ کے ڈچ کے سوائے سب کو علی العموم امن معافی دیجائیگی - ڈیوٹ سٹین اور بوتھا تینون غالباً ۱۱ مارچ کو جنرل فرنچ کے آگے ہتھیار ڈالکر اطاعت قبول کرینگے - ایک سو بوئر خاندان لورینکو مارکوئس سے لزبن دواقع پرتگال کو روانہ کئے گئے ہیں - اخبارات کا بیان ہے کہ کل لارڈ کچنر نواح پریٹوریہ میں بوتھا سے ملے +

۱۰ مارچ - کرنیل ڈی لائل مع تین دستون کے جانب کوماٹی گارد انہ ہوئے - بوئر کمانڈنٹ کرٹنز نجر نے یہہ خبر پاکر کوہستان کوماٹی گا میں جا چھپنے کا ارادہ ترک کردیا اور رانکو بھاگا بھاگ شمال مشرق کیطرف نکلگیا - کرنل گورنجر کی فوج لیدار کو بتاریخ ۹ ماہ حال مقام سنڈوں پر بوئر حملہ آوران کیپ کے ریرگارڈ سے مقابلہ پیش آیا مگر دو اپونڈر توپوں کے فیر شروع ہوتے ہی دشمن بھاگ نکلا - جنرل بروس ہملٹن نے ایک آرڈر شائع کیا جسمین ڈیلوٹ کو پسپا کرنے پر اپنی افواج کا تھینکس ادا کرکے مزید جدوجہد کیطرف توجہ دلائی ہے کہ غنیم پھر سنبھلنے کی مہلت نہ پائے - برٹن نام جہاز میں یومینری فوج کی سات کمپنیان روانہ کیپ ہوئی ہیں - اور ۱۲ ہزار فوج اور اس ہفتہ کے اختتام تک جہاز میں سوار ہوجائیگی لچنبرگ کے مقابلہ میں ہمارے ۱۶ سپاہی مارے گئے اور ۲۶ زخمی ہوئے - +

۱۱ - مارچ - ڈیوٹ اب اپنے ملک مین پہنچ گیا ہے لہذا اب اسکا مقابلہ قریباً ناممکن ہے کیونکہ جب ذرا دم کر اسپر حملہ کیا جاتا ہے اسکی سپاہ چھوٹی چھوٹی ٹولیون مین منتشر ہوجاتی ہے - اوٹا مین سو تھافریکن پولیس کے لئے بارہ سو کنڈین جوان بھرتی کئے گئے ہیں - ڈیوٹ اسوقت اغلباً گرونسٹیڈ کے مغرب میں ہے - ریلوی عبور کرکے سوے مشرق نکلجانیکا ارادہ کررہا ہے - کیپ کالونی میں اب صرف کرونسٹر نجر کی اور شیپر کی سپاہ کے ہی بوئر رہگئے ہیں وہ بھی ضلع مریٹزبرگ میں دونو طرف سے دبے ہوئے ہیں - اُدھر سے تو کرنیل ڈی لائل کا دستہ اسکا تعاقب کررہا ہے اِدھر سے کرنیل گورنجر کا شکنجہ پڑا ہوا ہے - ریوٹر کا نامہ نگار پریٹوریہ بیان کرتا ہے کہ لارڈ کچنر اور بوتھا کے درمیان گفتگو مصالحت غالباً عمدہ نتیجہ پیدا کریگی جسکا انتظار ہے - لورینکو مارکوئس کی تار خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیوٹ نہ مانے تو بھی جنرل بوتھا ہتھیار ڈالنے کو تیار ہے - ڈیلاگوا - اور پریٹوریہ کی ریلوے لائین اب بالکل صاف ہے - بوئروں کے پاس اب گولہ بارود کوئی نہیں رہا اسلئے اپنی توپین جنمیں میکسم توپین بھی ہیں جابجا دفن کررہے ہیں - کیپ کے دو باغی ٹرین تباہ کرنیکے جرم میں ماخوذ ہوئے اور انکو سزائے موت ملی - اور بعض دیگروں کو قید کا حکم ہوا - +

۱۲ - مارچ - آرمی اسٹیمیٹ (تخمینہ افواج) کی بحث مین مسٹر براڈرک نے کہا کہ مقام سنسا سپوسٹ پر اور نیز لنڈلی پر دونو جگہ جنرل کونول اُس سپاہ کو کچھ مدد نہ پہونچا سکے جسے وہان مشکلات کا سامنا تھا - اور کہ لارڈ رابرٹس کی رپورٹ بھی اس بارہ میں اچھی نہ تھی - مسٹر براڈرک نے کل شب کو ہوس آف کامنز سے اپیل کی کہ لارڈ رابرٹس پر اعتماد کیا جائے اور ایسے معاملات کو جیسے کہ جنرل کونول کا معاملہ ہے - پبلک طور پر معرض بحث میں لاکر الم نشرح کرنیسے احتراز کیا جائے کیونکہ اسمین برٹش سپاہ کی بہتری متصور ہے - +

۱۳ - مارچ - مسٹر بلفور نے ہوس آف کامنز میں کہا کہ بوتھا کے ساتھ صلح کی بات چیت سے متعلق حال میں کوئی مزید اطلاع نہیں ملی ہے - لارڈ کچنر کی ایک مراسلت سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈیوٹ اب برانڈفورٹ کی شمال کیطرف ہے - بارشون کی وجہ سے فوجی کارروائی بس خلاف واقعہ رہی ہے - اور بیشتر بوئر کمانڈر جنمیں سے ۱۷۵ سردار تھے ہمارے ہاتھ آئے - تین ہزار گھوڑے برٹش فوج نے گرفتار کئے اور بلوم فونٹین میں لائے گئے - +

ایضاً - کینیڈا کے ہوس آف کامنز میں یہ بحث چھڑی کہ آیا سوتھ افریکن کونسٹیبلری (جنوبی افریقہ کی پولیس) کے کینیڈا کے جوان بھرتی ہوکر یہانسے کنٹینجنٹ فوج سمیت ٹرانسوال بھیجی جانی چاہئے یا نہیں - صرف ۳۱ رائیں اس تجویز کے خلاف تھیں اور انکے مقابل ۱۴۴ ووٹس اسکی تائید میں - اُسوقت دارالعوام مین نہایت جوش پھیلا ہوا تھا - قومی گیت گائے جارہے تھے - سر اے - ڈبلیو لاریر نے ایک طول طویل تقریر کی جسمین انہوں نے بیان کیا کہ برٹش جھنڈے کے زیر سایہ ڈچون کی آزادی ہرگز نہیں چھنے گی بلکہ وہ صرف خودسری و خودمختاری سے محروم ہونگے - آخر مخالفان جنگ کو زک ہوئی اور روانگی فوج کی تحریک زور شور سے پاس ہوئی - افواہ ہے کہ گورنمنٹ مصارف جنگ کیلئے کروڑہا دید قرضہ اٹھائیگی - اور بنچ کالونی مین بوئر دل کے آٹھ بے ترتیب لشکر اِدھر اُدھر منڈلائے پھر رہے ہیں اور وہ دل دیگاؤں کی نسبت لارڈ کچنر نے اپنی گورنمنٹ سیٹ ہذا کیلئے اعلان کردیا ہے - آج ایک خاص کیبنٹ کونسل منعقد ہوئی جسمین بقول بعض جنوبی افریقہ کی بڑی ڈیری

اہم خبرون پر غور ہوا - +

ایضاً - جنرل کونول کے معاملہ کی تحقیقات کیلئے ہوس آف کامنز مین ایک تحریک پیش ہوئی تھی جسمین ۴۸ ارکین نے مطالبہ تحقیقات کی تائید مین تین اور ۲۶۲ نے اسکے خلاف چنانچہ کثرت رائے سے یہ تحریک مسترد ہوئی - اسمعاملہ مین رائون کے متعلق پارٹی فیلنگ پیدا ہوگیا تھا اور رائون مین ایک دوسرے سے بہت کچھ اختلاف تھا -

۱۴ - مارچ - جنرل کونول کے معاملہ سے متعلق سرکاری خطوط و کتابت منظر ہے کہ لارڈ رابرٹس نے ۱۹ جولائی کو ہی جنرل موصوف کی نسبت یہ الزام قایم کردیا تھا کہ مقامات سنسا سپوسٹ اور لنڈلے پر اُنسے نا قابلیت ظہور پذیر ہوئی جنرل فرنچ پندرہ ہزار فوج لئے ابھی تک بوئرون کی ایک بڑی جمعیت کا تعاقب کررہے ہین - ٹرانسوال مشرقی مثلث نما حصہ اب بالکل دشمن سے خالی ہوچکا ہے - خبار ٹائمز بیان کرتا ہے کہ گورنمنٹ ڈوہانسبرگ کی چیمبر آف مائنز (مجلس انتظامیہ معاون) کو اختیار دیا ہے کہ ساڑھے تین سو سٹامپ ارسر نو جاری کردین -

محاربۂ چین

لنڈن - ۹ مارچ - امید کیجاتی ہے کہ اختتام ماہ مئی تک ساری منچوریا ریلوے آمد و رفت کیلئے کھل جائیگی - یونائٹڈ سٹیٹس (اضلاع متحدہ امریکہ) کے نوٹ مین یہ جتایا گیا ہے کہ جب پیکن مین گفتگوئے مصالحت ہورہی ہے تو چینون کو یہ واجب نہین ہے کہ دول خارجہ مین سے کسی کے ساتھ آپ ہی آپ کوئی خود مختارانہ سمجھوتہ کرین - اضلاع متحدہ کی گورنمنٹ چینون کی اس حرکت کو ٹھیک نہین سمجھتی -

۱۰ - مارچ - قرائن سے مفہوم ہوتا ہے کہ پرنس طوان اور ٹنگفیو زیانگ سم دیگر سرغنون کے اب مقام ننگہیہ مین ہین - تیس ہزار سپاہ انکے ساتھ ہے - یہ اس غرض سے کہ اگر انکی گرفتاری کی کوشش کیجائے تو مقابلہ کرکے لڑنے مرنے کو مستعد ہو جائین - پیکن مین بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر روس نے چین کو دھمکی دی ہے کہ اگر مدت معہودہ کے اندر عہدنامۂ منچوریا پر دستخط نہ کردیئے تو روس اسکو ساتھ سختی سے پیش آئیگا - جرمنی کے ایک دستہ نے درہ نسلنگ کے جنوب مین دیوار اعظم کے ایک حصہ کو مسمار کردیا اور چینون کی چار توپین لے لین - فرانس نے کونٹ وان والڈرسی کو نوٹس دیا ہے کہ "اندرون چین کی کسی مزید مہم مین ہم نہین شریک ہونگے تاوقتیکہ بالکل ہی مجبور نہ ہوجائین" +

ایضاً - جنرل گیسلی دوشنبہ کو روانہ ہونگے اور جمیع افواج مقیم چین کا ملاحظہ کرینگے - اس دورہ مین وہ شنگہائی کو بھی شامل کرینگے -

۱۱ - مارچ - لی ہنگ چنگ اب بہر لحظہ بیمار ہے -

۱۲ - مارچ - کلکتہ سے خبر ملی کہ چین سے آئے ہوئے بیانات تار مظہر ہین کہ مختلف اسباب سے گیارہ دیسی سپاہی اور فالوور اور بھی مرچکے ہین -

۱۳ - مارچ - درۂ نسلنگ کے مقابلہ مین چینون کو جو ہزیمت ہوئی اسمین وہ اپنے ڈھائی سو مقتولین کی لاشین اور چار پوم پوم توپخانے بھی چھوڑ گئے -

ایضاً - کونٹ والڈرسی نے موسم گرما کیلئے افواج متفقہ کی ترتیب و آراستگی کا جو انتظام کیا ہے اسکی رو سے ایکہزار ایک برٹش سپاہ تو گرمائی محل مین رہیگی اور دو ہزار مقام پنچاؤ اور پیٹاہو کے قریب ٹنٹسن مین - انگریزون اور روسیون کے مابین کچھ تنازعہ اسوجہ سے پڑا ہے جسکی تفصیل ابھی صیغہ پبلک میں نہین کیگئی ہے کہ انگریز کمپنی نے ایک ریلوے لائین کے متعلق بغلی کی سڑک تعمیر کرتے ہین اور روسی اسمین مانع آتے ہین - بعد کی خبر ہے کہ جنرل بیرو کو حکم ملا ہے کہ "اگر ضرورت پڑے تو بیشک مسلح فوج سے کام لو" - ادھر روسیون نے ایم - ڈی جیرز سے اپیل کی ہے جو منون کے نسلنگ پر قابض ہوجانیسے شانسی مین داخل ہونیکے لئے سہولت پیدا ہوگئی ہے -

۱۵ - مارچ - عہدنامۂ منچوریا کا سوال ابھی تک مختلف عدالتون مین زیر بحث ہے - اضلاع متحدہ امریکہ کی گورنمنٹ حالانکہ ابھی شرائط معاہدہ کی سرکاری طور پر تصدیق و توثیق نہین ہوئی ہے - اس کارروائی کے بالکل برخلاف ہے - بدین وجہ کہ کسی ایک طاقت کے ساتھ پوشیدہ اور خودمختارانہ طور پر سمجھوتہ کرلینے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ طاقتون مین تفرقہ پڑجائے اور ہر چین کے حصے بخرے ہونے لگین - چنانچہ اسی لئے مسٹر راک ہل قائم مقام امریکن سفیر متعینہ پیکن کو ہدایت کیگئی ہے کہ تاوان کے مطالبات مین جسقدر زیادہ ممکن ہو احتیاط عمل مین لائی جائے تاکہ ایسا نہو کہ چین پر حد سے زیادہ مطالبات کا بوجھ پڑجائے تو بمصداق "تنگ آمد بجنگ آمد" وہ عہدنامۂ منچوریا پر اڑ بیٹھے - لی ہنگ چنگ اب بیماری سے افاقہ ہے - +

مختلف خبریں

جاپان کے شہر ٹوکیو میں امسال ایک یونیورسٹی عورتوں کیلئے کھلنے والی ہے +

افریقہ کے صوبہ طرابلس میں متواتر امساک باران کی وجہ سے مصائب قحط نے مخلوق کو نہایت تنگ اور تباہ کر رکھا ہے۔ چنانچہ دولت العالیہ عثمانیہ کی طرف سے کثیر المقدار غلہ باشندگان قصبہ بجد میں تقسیم کیا گیا ہے +

سینٹ پیٹرسبرگ کے انگلش چرچ میں یادگار ملکہ معظمہ کی جو خاص نماز ادا کیگئی اس میں شہنشاہ روس بہمراہ اپنی بیگم صاحبہ و شہنشاہ بیگم صاحبہ کے شریک ہوئے۔ روس کے خاندان شاہی کے اور ممبر بھی تیس سے کم نہ تھے۔ اور سب کے سب انتہائی حزن و ملال کی تصویر بنے ہوئے تھے +

مسئلہ چین سے دلچسپی رکھنے والے ممبران پارلیمنٹ کی ایک طاقتور پارٹی بن رہی ہے تاکہ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں "اقصائے مشرق سے متعلق برٹش پالیسی" کو نمایاں طور پر اور خاص توجہ کے ساتھ بالعموم کل ملک اور بالخصوص ہوس آف کامنز کے سامنے پیش کرے۔ اور اسارہ میں چسپئی کے ساتھ علی کا روائی ہونے پر زور دے +

پرنس عثمان علی خان بہادر ولیعہد حضور نظام کو شکار کھیلتے ہوئے بندوق کا جو حادثہ پیش آیا اور اس سے شہزادہ والا تبار بال بال بچ گئے علیگڈھ کالج میں اس پر ٹرسٹیوں۔ پروفیسروں اور طالب علموں کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور ولیعہد بہادر کی سلامتی پر خدائے تعالے کا شکر ادا کیا گیا +

ہمعصر پنجاب آبزرور کو ایک صاحب لکھتے ہیں کہ سرسید مرحوم کی سالگرہ وفات پر تمام صوبہ پنجاب میں جا بجا جلسے ہونے چاہئیں۔ اور انکی یادگار کے لئے چندہ کی فراہمی میں حتی الامکان کوشش کیجائے +

ملکہ معظمہ کی سوانحعمری مرتبہ ڈیوک آف آرجل عنقریب بتدریج شائع ہونی شروع ہو جائیگی۔ اور مکمل کتابیں بعد ازاں

اعلیحضرت سلطان المعظم کو حجاز ریلوے کی تیاری کا اسقدر خیال ہے کہ آپنے بقول نامہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف متعینہ قسطنطنیہ۔ امیر مکہ کو پیغام تار بھیجا ہے جسمیں تیاری ریلوے کا بڑا اشتیاق اور انتظار ظاہر فرمایا ہے اور یہ خواہش جتائی ہے کہ لائن کے مکمل ہو جانے پر آپکا ارادہ ہے کہ حرم محترم کی زیارت اور رسول اکرم کے روضہ پاک پر فاتحہ کو لئے جائیں +

شالامار باغ کا میلہ لاہور میں ہر سال مارچ کے اخیر ہفتہ اور اتوار کو ہوا کرتا ہے مگر ایکے بدیں خیال کہ شاید ۳۱ مارچ کو عید الضحے پڑے اور اسکی وجہ سے لوگ میلہ میں کم شریک ہو سکیں تاریخ بدلکر ایک ہفتہ پہلے کر دیگئی ہے۔ (نوٹ) میلہ میں جانے والے لوگوں کے لئے رسالہ "شالامار باغ کی سیر" مرتبہ منشی محمد الدین صاحب فوق سیالکوٹی کا مطالعہ غالباً دلچسپی اور فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اس کتاب میں باغ مذکور کے متعلق بہت سی ضروری و دلچسپ تاریخی معلومات جمع کیگئی ہیں۔ یہ کتاب ۴ قیمت پر پبلک بک ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہے +

حجاز ٹیلیگراف لائن پر پیغام رسانی کا محصول ۲ فی لفظ کے حساب سے لیا جائیگا +

کراچی سے عبد الشکور صاحب لکھتے ہیں کہ "پیر سید ظہور الحسن صاحب سجادہ نشین بٹالہ آجکل یہاں تشریف

کانپور کا چرمی اسباب ولایت پر شرف رکھتا ہے

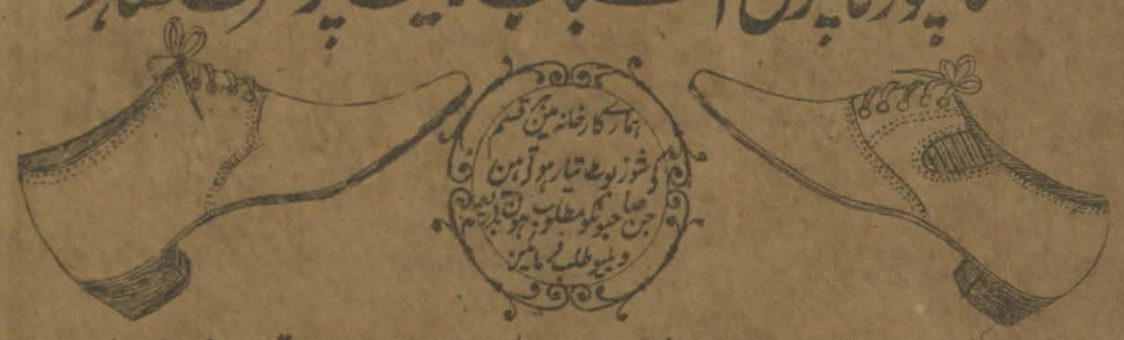

ہاف بوٹ برون سون لیدر نہایت خوش وضع مضبوط قابل دید ہر پیمانہ کا قیمت فی جفت ۳ ہے
ہاف بوٹ اصلی ولایتی دارنش اعلیٰ درجہ کا عمدہ خوشنما مضبوط ہر پیمانہ کا قیمت فی جفت ۴ ہے
گورگابی سون لیدر برون خوش وضع فی جفت ۳ ہے ۔ بلیک گورگابی اصلی ولایتی دارنش فی جفت ۴ ہے
ہاف بوٹ و گورگابی بیان سیاہ و بادامی معمولی کانپوری چمڑے کی ہر پیمانہ کی عمدہ مضبوط قابل دید فی جفت ۲ ہے

المشتہر محمد وزیر خان جنرل مرچنٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ محلہ کرنل گنج کانپور دکان نمبر ۳

سفید سرمہ مسمی بہ ضیاء الابصار

سب جانتے ہیں کہ آنکھیں خدا کی بڑی نعمت ہیں۔ مگر جیسی یہ نعمت ہیں ویسی ہی اسکے عوارض بھی ہیں کسی کو دیکھو تو بیچارہ تاریکی چشم میں مبتلا ہے کسی کی آنکھ میں جالا ہے کوئی دھند اور غبار کو اتھ سے نا چا ہے کسی کی آنکھ سے پانی جاری ہے۔ کوئی آنکھوں کی جلن سے پریشان ہے۔ کسی کی آنکھوں میں سرخی چھا رہی ہے کسی کی آنکھ میں خارش ہو رہی ہے کسی کی زندگی ضعف بصارت نے بے لطف کر رکھی ہے کسی کو ناخنی کی شکایت ہے کسی کی آشوب چشم نے از کار رفتہ کیا ہوا ہے۔ یہ سرمہ ان تمام عوارض کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیتا ہے اور آنکھوں کو بالکل تندرست کر دیتا ہے۔ اب تک یہ سرمہ مقامی طور پر مختلف امراض چشم کے مریضوں پر استعمال ہوتا رہا ہے اور سب اس سے شفایاب ہوتے رہے ہیں۔ چونکہ انسانی ہمدردی اسبات کی مقتضی ہے کہ اس سے عامہ خلائق کو فائدہ پہونچایا جائے۔ اس لئے اسکو عام طور پر مشتہر کیا جاتا ہے اور قیمت بھی کم رکھی ہے کہ لوگ بہ سہولت خرید سکیں یعنی فی تولہ ۴ ہے یہ قیمت اتنی کم ہے کہ اس سے زر لاگت اور حق محنت بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ جو شخص آنکھ کے کسی عارضے میں مبتلا ہو اسے چاہیئے کہ اس سرمے کو استعمال کرے۔ خدا کے فضل سے صحت جلد عود کر آئیگی صحت کیحالت میں اسکا استعمال آنکھ کو امراض سے محفوظ اور بصارت کو قایم رکھتا ہے آنکھ والوں کو آنکھ کی قدر کرنی چاہیئے۔ نصف تولہ سے کم نہیں بیچا جاتا۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے +

المشتہر۔ شیخ نور احمد مالک وائی خانہ انگریزی۔ ہوشیار پور۔ (پنجاب)

ضروری اعلان

ہمارے ہاں بعد وفات جو امداد دیجاتی ہے اسکے حاصل کرنیکا طریقہ بالکل سہل اور محفوظ ہے اور ساتھ ہی کم خرچ و بالانشین بھی انگریزی دانوں کی درخواستیں آنی چاہئیں قواعد و ضوابط کو لئے ذیل کے پتہ پر انگریزی میں درخواست کریں اخبار کا حوالہ ضرور ہو +

Manager Prondent- Inatitute
11-3 Harrison Road Calcutta

اہل اسلام کیواسطے نعمت غیر مترقبہ

اس کتاب میں کیا ہے اور کس چیز کا ذکر ہے یہ تو آپکے عنوان ہی سے ظاہر ہو گیا ہوگا۔ لیکن اسکی اجمالی کیفیت یکا سر خاکہ یہ ہے کہ یہ کتاب فتاوی عزیزی کا اردو سلیس نہایت عام فہم ترجمہ ہے جو غوامض پر معانی۔ جلال مشکلات قرآنی قدوۃ المفسرین زبدۃ المحدثین صاحب الفضل والتمیز جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی تصنیف ہے اس میں شاہ صاحب کے وہ تمام فتوے موجود ہیں جو آپنے مختلف سائلوں کے متعدد سوالات کے جواب میں وقتاً فوقتاً تحریر فرما کر اپنے تبحر علمی کا نمونہ دکھایا ہے اور جنکی سائلوں اور مفتیوں کو ہر وقت ضرورت پڑتی ہے علاوہ ازیں آخر کتاب میں چند ایسے مفید و کارآمد رسالے منضم کئے گئے ہیں جو عوام و خواص دونوں فرقوں کے حق میں انتہار سے زیادہ کارآمد ہیں اور جنہیں شاہ صاحب نے بعض مخصوص سایل کے جواب میں نہایت شائستگی اور متانت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ شاہ صاحب کی بیش قیمت زندگی کا تمام سرمایہ یہی کتاب میں موجود ہے آپ اس میں ذرا بھی مبالغہ نہ سمجھیں کہ جس طرح یہ کتاب عام لوگوں کو از بس مفید و کارآمد ہے اسی طرح علماء فضلا کی بھی نہایت مددگار و معاون ہے کیونکہ اس میں صدہا وہ مسایل و فتاوی موجود ہیں جنکی عوام کو علماء سے دریافت کرتے اور علماء کو جواب لکھتے وقت بڑی بڑی ضخیم علمی کتابوں کی تتبع کرنیکی ہر وقت سخت ضرورت پڑتی ہے اس کتاب کے دیکھنے سے عام لوگ گھر بیٹھے اپنے سوالات کے شافی و تسکین بخش جواب پا سکتے ہیں اور علماء بلا تردد آنکھ بند کر کے ہر مسئلہ کا جواب باصواب لکھ سکتے ہیں۔ اس صورت میں ہمارا یہ کہنا بالکل صحیح اور درست ہوگا کہ اس کتاب کے علاوہ دنیا بھر میں کوئی ایسی جامع کتاب نہیں جو سوال و افتاء دونوں باتوں کی ذمہ دار ہو اور سایل و مفتی دونوں فرقوں کو برابر اور یکساں فائدہ پہونچانے کی متکفل ہو۔ عمدہ کاغذ عمدہ چھپائی صفحہ ۳۲۰۔ قیمت بغرض نفاذ عام ۴ محصول وغیرہ زمہ خریدار +

المشتہر۔ حافظ رحیم الدین احمد شہر دہلی متصل حویلی کلے صاحب طلب فرمائیں +

افسوسناک مصائب خانہ داری

اچھے اچھے باقاعدہ گھرانوں تک کو جن مصائب کا وقتاً فوقتاً سامنا ہوتا رہتا ہے انکی تلافی اگرچہ میاں بیوی کی باہمی محبت و الفت اور دوطرفہ ہمدردی و دلسوزی سے ایک حد تک ہوتی رہتی ہو لیکن پھر بھی ایک گنبہ کو پالنے اور تربیت کرنے میں یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ والدین کو ہمیشہ خالص خوشی ہی خوشی حاصل ہوئی ہے چنانچہ تذکرہ ذیل میں یہاں (انگلستان) کے سچے واقعات بیان کئے گئے ہیں جن کا مطالعہ صرف یہی نہیں کہ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا بلکہ اس صحیح اصول کی بھی تصدیق کریگا جو مضمون ہذا کی تمہید واقع ہوا ہے۔ شاید آپ یہ خیال کریں کہ یہ کوئی من گھڑت قصہ یا فرضی فسانہ ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ نفس الامر میں جو کچھ گزری ہے اور جس سے انگلستان کے صدہا زن و مرد گوش آشنا ہو چکے ہیں اور جسکی سرگذشت یہاں کے تمام سربرآوردہ اخبارات شایع کر چکے ہیں اسی کے بے کم و کاست حالات ہیں۔

مسٹر تھومس فلیچر مع اپنے بیوی بچوں کے جنکی تعداد ایک درجن سے کم نہیں انگلستان میں اس پتہ پر رہتا ہے "نمبر ۱۵۔ کیرسلی بازار۔ ویسی پہاڑی۔ وسٹ ہمن۔ بولٹن انگلینڈ"۔ تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ اخبار "بولٹن گرونکل" کا ایک وقایع نگار اسی پتہ پر جلدی جلدی پہنچا ہوا گیا۔ کیونکہ اسے ہی کنبہ کے مورث اعلے سے بہت ساری باتیں پوچھنی تھیں۔ جب وہ مسٹر فلیچر کے مکان پر پہونچا تو بڑے تپاک اور خوش خلقی سے اسکا استقبال کیا گیا۔ بعدہٗ تھوڑی سی دیر تو ادھر ادھر کی باتیں اور صاحب سلامت ہوتی رہی پھر مسز فلیچر اور مس فلیچر نے اس کو مفصلہ ذیل حالات ایک ایک کرکے کہہ سنائے جنکی آپ اُن سے ہر وقت تصدیق کر سکتے ہیں۔

جان فلیچر کی عمر کوئی چوبیس برس کی ہوگی اور یہ مسٹر تھومس فلیچر کے بچوں میں سب سے بڑا لڑکا ہے۔ اس بچارے نے ڈاڑھ دانتوں کے درد سے مدتوں ایسی سخت تکلیف اٹھائی کہ خدا پناہ میں رکھے اور آخر ڈاڑھ کو بالکل جڑ سے اکھڑوا ڈالنے کی نوبت پہونچ گئی اور بجز اسکے اور کوئی چارہ بھی نہ تھا کیونکہ دوا دارو سے تو بجائے فائدہ ہونیکے اور اس غریب کی تکلیف بڑھ گئی درد دن بدن شدت پکڑتا گیا۔ حتیٰ کہ اسکے چہرہ کی یہ حالت ہوگئی جیسے لقوہ مار گیا ہو۔ بلکہ جیسے کیا در اصل لقوہ ہی مار گیا تھا۔ گو اسے پورا اور شدید لقوہ نہ کہہ سکیں۔ پھر بھی یہ کیا کچھ کم مصیبت تھی کہ ایک آنکھ بالکل پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ منہ ٹیڑھا ہو گیا اور دماغ نہایت کمزور۔ گھر بھر کو اسکی بیماری کا بڑا خیال تھا اور فدا تا ہونا ہی چاہیئے تھا۔ ماں اور باپ کا تو پوچھنا ہی کیا انکے دل کو تو لگی ہوئی تھی ہی۔ مگر ننھے ننھے معصوم بھائی اور بہنیں خدا جانے کس سوچ بچار میں رہتے ہونگے اور کس کس بچپن کی ادا سے اور بھولی بھولی باتوں سے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہونگے۔ اسکا بڈھا باپ بچارہ علاج معالجہ میں بہتیری ہی دوڑ دھوپ کرتا مگر وہ مرض کمبخت ہی نونہال کو جسے کنبہ بھر کی امید گاہ اور خاصکر ماں باپ کے بڑھاپے کا سہارا کہنا چاہیئے ایسا بلا ہو کر چمٹا تھا کہ کچھ پیش نہ جاتی تھی۔ مسٹر فلیچر اپنے پیارے بیٹے کیخاطر زمین کا گز بنگیا۔ جہاں بھر کی دوائیاں چھان ماریں۔ خدا جھوٹ نہ بلائے یہ کہنا غلط نہوگا کہ دنیا کے پردہ پر کوئی ایسی دوا نہ چھوڑی جسے آزمانہ لیا ہو۔ اور کچھ یہ نہیں کہ ہر اک دوا کی سرسری آزمایش کر کے بیگار سی ٹالتے ہوں بلکہ خوب اچھی طرح سے باقاعدہ تمام دواؤں کی تاثیر دیکھی مگر توبہ جی۔ آرام کیا؟۔ رپورٹر یہ حالت سنکر حیران تھا اور کہنے لگا کہ "لاحول! پھر مرض کاہے کو ہے اسے تو بلائے جان کہنا چاہیئے۔ مگر آخر اس موذی سے نجات کیونکر ملی"؟ مسز فلیچر بولی:۔ "جب اُس دوا سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ (جسکا مسز مذکور ذکر کر رہی تھی اور رپورٹر بات کا ٹکڑا پوچھنے لگا تھا) تو آخر ہم نے یہ ٹھانی کہ "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز" تو دیکھیں۔ انکی بڑی تعریف سنی جاتی ہے بلکہ تعریف کیا انکا تو اک جہان میں شہرہ ہے۔ شاید خدا انہی سے شفا دے"۔ رپورٹر نے تعجب سے کہا "میں بامنہ

کیونکر ان گولیوں کا حال سنا؟" اسپر جان کی ماں جان بولیں:۔ "بیٹا ہمائی! یہ بھی کوئی اچنبھے کی بات ہے۔ بھلا جس چیز کا دنیا عالم میں چرچا ہو۔ اسکو ہم نہ سنیں؟ کسی نے تو سنا ہی ہوگا ہم نے بلکہ سننے کے علاوہ ان گولیوں کو خود آزمایا ہوا بھی تھا۔ ہماری تنہی ایلینر اکو کمی خون کا عارضہ تھا اور وہ سل دق کے کنارہ آلگی تھی کسی دوا سے کچھ فائدہ ہی نہ ہوتا تھا اور آخر ایک اخبار میں ان گولیوں کے اسی بیماری کو شفا بخش ہونیکے حالات پڑھکر ہم نے اپنی بچی کو انکا استعمال کرایا اور واقعی ان سے ویسا ہی فائدہ ہوا جیسا کہ اخبار میں درج تھا"۔ رپورٹر نے پوچھا "اچھا پھر نتیجہ"؟ مسز فلیچر:۔ "نتیجہ یہی کہ بہت جلد اور پوری پوری شفا ہوئی پہلے بکس سے تو اس میں طاقت آگئی اور بھوک خوب لگنے لگی۔ اور یہ کہ اب تک اسکو کسی قسم کی تکلیف نے نہیں ستایا ہے جب میرا بچہ بیمار پڑا اور اسکی بیماری اس درجہ خطرناک ہوگئی تو میں نے "ڈاکٹر ولیمز میڈیسن کمپنی لندن" کو لکھا کہ "میرے بیٹے کی ایسی ایسی حالت ہے مفصل لکھو کہ اسپر ان گولیوں کا کیا اثر ہوگا" کمپنی نے مجھ کو انکی تمام تاثیرات سے ہی مطلع نہیں کیا بلکہ کئی ایسی نظیریں بھی پیش کیں جنمیں اسی قسم کے مریضوں کو ان گولیوں سے شفا ہو چکی تھی۔ چنانچہ ہم نے لڑکے کو یہ گولیاں لگاتار دینی شروع کیں اور انجام کار ان سے لڑکے کو پورا پورا آرام ہوگیا اور ہمارے گھر میں یہ دوسری دفعہ تھی کہ ڈاکٹر ولیمز پنک پلز نے نہایت خطرناک امراض کو حیرتناک شفا بخشی۔ اب تم دیکھتے ہو کہ میرے لڑکے میں بقوہ یا کمزوری دماغ کے اثر آثار تک نہیں پائے جاتے۔ وہ ایسا ہی چاق چوبند ہے جیسا کہ کبھی ہوا کرتا تھا۔ بیماری سے پہلے۔ اس کے ثبوت میں یہ جتانا بھی غالباً بیجا نہ ہوگا کہ اسکی چستی اور توانائی کو دیکھ کے کارخانہ کے مالکوں نے اب اسکو فائرمین کی اسامی پر ترقی دیدی ہے۔ یہی آسامی پر اسکے آبا بھی نوکر ہیں"۔ رپورٹر:۔ "کتنے دنوں میں اسکو یہ حیرتناک شفا حاصل ہوئی تھی"؟ مسز فلیچر:۔ "چھ دنوں میں حکیموں ڈاکٹروں کا معالجہ ہوتا رہا اس سے بھی کم عرصہ میں یعنی تم یہ سمجھو نا کہ ایک بکس کھانے پر تو اسکو کچھ افاقہ معلوم ہونے لگا۔ دوسرے بکس میں بقوہ زدہ حصہ ٹھیک ٹھاک ہوگیا۔ اور تیسرا بکس ابھی ختم بھی ہونے نہ پایا تھا کہ اسنے کہا "اماں میں تو بالکل اچھا ہوگیا"! اور جوں جوں دن گزرتے گئے یہی ثابت ہوتا گیا کہ واقعی اسکا مرض جاتا رہا۔ چنانچہ اب وہ خاصہ ہشاش بشاش ہے اسکی صحت جسمانی ایسی ہی عمدہ ہے جیسی کہ عمر بھر میں شاید ہی کبھی رہی ہوگی"۔ رپورٹر نے یہ سنکر کہا کہ "پھر تو میڈم تم بڑی خوش نصیب ہو اور اسپر غالباً تم بڑی شکر گذار ہوگی"۔ وہ دلی مسرت کا اظہار کرکے کہنے لگی "اور کیا؟ سچ مچ ہم تو بڑی ہی شکر گزار ہیں۔ جو کوئی ہم سے پوچھتا ہے خوشی خوشی ہم ان گولیوں کی بڑے زور سے سفارش کرتے ہیں اور جبتک دم میں دم ہے ڈاکٹر ولیمز پنک پلز کو سراہتے رہینگے! اور ابتک تو جب کسی سے ہم نے ان پلز کا ذکر کیا اور اُسنے انکا استعمال کیا اسکو برابر فائدہ ہی ہوا ہے۔ میں یہ گولیاں بارہ مہینے اپنے گھر میں رکھتی ہوں۔ اور ہمیں تو انپر ایسا عقیدہ جما ہے کہ جب کبھی ضرورت ہو ڈاکٹر سے بھی پہلے انکو پوچھتے ہیں"۔ ماں بات کر چکی تو مس فلیچر نے خود بھی اپنی عینی شہادت بیان کی اور کہا کہ "ہمیں ذرا شک نہیں کہ مجھ پر ان گولیوں ہی فائدہ ہوا تھا۔ دوا کھانی شروع کرتے ہی مجھے بہت کچھ افاقہ ہوگیا تھا میری ساری کمزوری جو مدت سے چلی آتی تھی یک بیک جاتی رہی"۔ رپورٹر نے پوچھا کہ تمہارے باپ اور بھائی بارہ میں کیا کہتے ہیں"؟ مس فلیچر:۔ "وہ تو انکے ایسے مداح ہوئے ہیں کہ انہی کی قسم کھاتے اور انہی کا راگ گاتے ہیں۔ (اے حیران "پلز" کی مناتے ہیں۔ جنکا کھاتے ہیں انکا گاتے ہیں)۔ مگر سچ پوچھو تو انکی تعریف و توصیف کی کچھ ضرورت تو ہے نہیں کیونکہ ضلع بھر میں وہ بقدر شہرت پا چکی ہیں کہ اب اشتہار دینے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہاں گویا یہ اک ضرب المثل ہوگئی کہ "جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہو تو "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز" سے تو شفا کہیں گئی ہی نہیں"۔ "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز ان تمام بیماریوں میں فائدہ کر چکی ہیں جو کمزوری اعصاب سے۔ بے اعتدالیوں اور نوجوانی کی غلط کاریوں سے یا گرم ممالک میں رہنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً امراض جگر۔ ملیریا کے بخار یا بخار کی دیگر اقسام کے بعد کا اثر۔ ضد لقوہ کو موثر ہے کسی (جنمیں سے اخیر تو معمولی ادویہ سے کبھی جاتی ہی نہیں) عرق النساء۔ رعشہ۔ امراض نخاع۔ دردسر عصبی۔ امراض قلب اور وہ بیماریاں جو خون کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً انیمیا۔ دق۔ وجع مفاصل۔ بدہضمی دم پھولنا۔ ضعف اعضا۔ اختلاج۔ زنانہ امراض۔ چہرہ کی زردی اور دبلاپن یہ گولیاں (جو مرد عورت دونوں کے لئے یکساں مفید پڑتی ہیں) دو بخ لمبے اور روپیہ برابر گول بکسوں میں فروخت ہوتی ہیں اوپر باہر کو گلابی کاغذ لگا ہوتا ہے جسپر پورا نام

کاری اعلان

حجاز ریلوے کے واسطے ہمارا چندہ

غلاف کعبہ کے ہمرنگ ہے سیاہی میں
ولایتی سرمہ

نور بصارت کو جلا بخشنے والا
ضعف نظر کو رفع کرنے والا
فرحبخش ٹھنڈک آنکھوں میں دینے والا

ولایتی سرمہ

امراض چشم کو جڑ سے کھودینے والا اور
آنکھوں کی بیماریوں سے محفوظ رکھنیوالا

ولایتی سرمہ

یہ مسلمہ امر ہے کہ **ولایتی سُرمہ** سے بڑھکر آجتک کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ ہر فرقہ و ہر طبقہ کے ہزاروں ڈاکٹر۔ حکماء۔ معززین فیصلہ کر چکے ہیں کہ اسکا دوسرا نظیر نہیں۔ القصہ مختصر ہمنے اس سرمہ کی ایک ہزار شیشی کی آدھی بکری **حجاز ریلوے** میں بطور چندہ دیدی ہے اور ایک ہزار شیشیاں جنکی قیمت فیشیشی صرف ایک روپیہ ہے بتحویل مولوی غلام محمدؐ صاحب مالک و اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر کردی ہیں۔ بہت جلد **ولایتی سُرمہ** طلب فرماکر ثواب دارین حاصل کریں ✣ نیاز آگین ڈاکٹر **محمد امام الدین**

(مفصل اشتہار جسمیں صدہا سندات ہیں سرمہ کی ہمراہ ارسال کیا جاتا ہے) ✣

حجاز ریلوے کے چندہ کے متعلق

ولایتی سُرمہ مولوی غلام محمدؐ مختار مالک و ایڈیٹر اخبار **وکیل امرتسر** سے طلب کریں

دیکھئے تازہ شہادت

جناب مدبر الملک خان بہادر سردار محمد عبد الغفور خاں صاحب
سشن جج و ممبر کونسل ریاست فرید کوٹ

آپ کا ولایتی سُرمہ ضعف بصر کے واسطے نہایت مفید ہے۔ ایک ضعیفہ عورت جسکو غایت درجہ کا ضعف بصر تھا بہت ہی فائدہ پہنچا۔ میں عام لوگوں کو اس سُرمہ کے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں۔ اس سرمہ کو اگر کحل الجواہر کہا جاوے تو بجا ہے اور اگر نسخہ نور بصار اسکا نام کہا جاوے تو روا ہے۔ ولایتی سرمہ میں خود بھی گاہے بگاہے بطور حفظ ماتقدم استعمال کرتا ہوں ✣

خریداروں سے شرط

شفاخانہ اپنی ادویات کے مشرطیہ نتائج و مجربہ فوائد کے بھروسہ پر خریداروں سے شرط کرتا ہے کہ اگر ہماری ادویات کے استعمال سے خدانخواستہ کوئی شکایت باقی رہ جاوے تو ازالہ مرض کے واسطے اور دوائی بلا قیمت دینگے +
ہر ایک بیماری کا علاج ٹھیکہ پر بھی کیا جاتا ہے

مفت امفت !! امفت

ارسالہ مشکلکشا و جنتری سنہ ۱۹۱۰ء
رسالہ مشکلکشا جسمیں ہر ایک بیماری کی تشخیص و ہدایات - ایام جوانی کی غلط کاریوں کے نتائج صحبت بد کا اثر اور مفصل فہرست ادویہ شفاخانہ عام لاہور مع سندات درج ہیں اور جنتری سنہ ۱۹۱۰ء جو کار آمد معلومات کا ذخیرہ ہے ۶ پائی کا ٹکٹ آنے پر مفت نذر +

نوشہ عیشہ

حکمائے یونان البیرون میں اور ڈاکٹران امریکہ و یورپ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ نوشہ عیشہ ہر قسم کی تولید مثل ذرد دی غلاظتوں ہمہ زبان ہیں۔ تمام ہلکنڈر۔ رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ درد عصبی۔ خناق۔ فساد خون۔ سیلان رحم۔ بہتر کوئی دوا نہیں + صفائی خون کے لئے بیشبہا خورد (۱۲ عدد) شیشی

سنون مستحکم دندان

کیڑا لگنے سے بچاتا ہے۔ گوشت خورہ۔ دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ درد دندان۔ بدبو دہن۔ منہ کا چھالا۔ مسوڑوں کا پھولنا دور ہوتا ہے۔ فیشنکس (عطر) شیشی کلاں (۱۲ عدد)

سرمہ اکسیر

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندلا دیکھنا۔ پانی بہنا۔ سرخی۔ پھولا۔ جالا۔ غبار۔ کرکراہٹ۔ خارش۔ پرانے سے پرانے امراض چشم کو چند ہی یوم میں دور کرتا ہے۔ بینائی کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔ نظر کو ہر قسم کے صدمہ سے محفوظ اور روشن رکھتا ہے۔ ایک دفعہ استعمال سے فائدہ نہ ہوگا + قیمت فی شیشہ ۱۲ عدد

مشکلکشا

مفصل رسالہ ادویہ اصلاحیہ نامردی و امراض آتشک و سوزاک و روح حیات و روغن اکسیر و روغن افعوانی و سنون مستحکم دندان و سرمہ اکسیر و جوشاندہ مقوی و جوشاندہ مسہل و حب مقوی و حب مسہل و حب ضد آتشک و حب ضد سوزاک و حب ضد نامردی و حب ضد احتلام و حب ضد ضعف و حب ضد قولنج و حب ضد بواسیر و حب ضد سوداء و حب ضد ہسٹیریا و حب ضد صرع و حب ضد لقوہ و حب ضد فالج و حب ضد رعشہ و حب ضد رعونت و حب ضد ہیضہ و حب ضد اسہال و حب ضد قبض و حب ضد یرقان و حب ضد ورم و حب ضد جذام و حب ضد کزاز و حب ضد کوفت و حب ضد ہیجان و حب ضد وسواس و حب ضد جنون و حب ضد ماخولیا و حب ضد مالیخولیا و حب ضد دق و حب ضد سل و حب ضد ذیابیطس و حب ضد ضعف باہ و حب ضد ضعف مثانہ و حب ضد ضعف معدہ و حب ضد ضعف جگر و حب ضد ضعف قلب و حب ضد ضعف دماغ و حب ضد ضعف اعصاب و حب ضد ضعف ہضم و حب ضد ضعف جگر و حب ضد ضعف قلب و حب ضد ضعف دماغ و حب ضد ضعف اعصاب و حب ضد ضعف ہضم

مرض نامردی

جو بچپن کی خرابیوں ایام جوانی کی بے اعتدالیوں یا ضعف جگر و معدہ وغیرہ سے ہو کر جو لوگ دنیا کے کل علاجوں سے مایوس ہو چکے ہوں وہ مردمی کا بکس استعمال کریں۔ اس بکس میں ادویہ ذیل داخلی و خارجی علاج کی ہونگی

(۱) روح حیات دو بوتل پانچ روپے (صہ) اور روغن افعوانی ایک شیشی للعہ مادر زاد نامردی کے سوائے خواہ کسی قسم کی رگوں پٹھوں کی سستی و کمزوری وغیرہ کیوں نہ ہو مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے دور ہونے کے علاوہ عالم شباب کی عیاشی یا پیرانہ سالی سے جو ضعف قوا انسان کو گوشۂ مفارقت میں بٹھا دیتا ہے یہ مسیحا صفت ادویات اپنی طلسم اثر طاقت سے فی الفور زائل شدہ قوتوں کو واپس لاتی ہیں اور یہ طاقت ایسی نہیں کہ دیگر ادویات کی طرح عارضی ہو بلکہ دائمی ہے۔ مفصل تعریف ان ادویات کی رسالہ مشکلکشا میں درج ہے +

نوٹ :- مذکورہ بالا ادویات کے استعمال سے اگر کسیقدر بیماری باقی رہ جاوے تو ازالہ مرض کیواسطے دوائی دیگا و بیگی

روح حیات

شربت

بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہی حالت میں بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں غیرہ سے جو لوگ حظ زندگانی سے محروم ہو بیٹھتے ہیں ان کو چاہیئے کہ اس مقوی مہی روح کا استعمال کریں۔ دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو ثرمانا شروع کر دیتا ہے۔ دیگر امراض جو کثرت نواحشات اور طفولیت کی بد کاریوں وغیرہ سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ نامردی۔ درد کمر۔ دیابیطس۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ ضعف جگر اور احتلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ سارے جسم کی کمزوری۔ لاغری۔ بیرنقی اور زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بیشمار لوگ اس کے مقوی ہونے کے قائل اور خوبی کے مداح ہیں استعمال سے دو گھنٹے بعد اسکے فوائد کا سرٹیفکیٹ دیکھ سکتے ہیں۔ کیپٹن مبرجن لیٹ سند یافتہ یونیورسٹی انگلینڈ و دیگر معززین نے اسکی تصدیق فرمائی ہے۔

روغن افعوانی

یہ عجیب الخواص روغن رگوں۔ پٹھوں کی سستی۔ لاغری زیادہ ۱۵ امراض جو بباعث پیرانہ سالی یا غلط کاریوں یا کثرت نواحشات وغیرہ سے لاحق ہو گئی ہوں ایک ہی ہفتہ میں فائدہ کا محسوس ہو جاتی ہے۔ قیمت فیشیشی (۱۲ عدد)

قرص سوزاک

کے استعمال سے پیشاب کی جلن۔ درد سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو ایک ہفتہ کے اندر کافور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا دو ہفتہ کے اندر کامل صحت حاصل ہوتی ہے + عجیب شرطیہ دوا ہے قیمت فیشیشی چار روپے (۱۲ عدد) چلانہ

المشتہر حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر پرو پرائٹر شفاخانہ عام لاہور - (اکبری دروازہ اشرف منزل)

اوہم نشینو! تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے پیٹ کیسے اچھے ہوئے ہیں

خادم تشخیص امراض مفت کار دیکھ کر کہہ دیتا ہے کہ مرض قابل علاج ہے یا نہیں اگر ہے تو کب تک صحت ہوگی کتنے میں ہوگی۔ مفت ارسال ہوں گے ✦

جنتری سنہ ۱۹۰۱ء تاریخوں کے علاوہ نہایت ہی کارآمد معلومات کا ذخیرہ ہے۔ قیمت نذر ✦

شربت مقوی اعصاب

عصائے پیرِ جنات کا سحار ہستیکیر۔ مرد جب تک زندہ ہے مرد ہو تو اس سے زیادہ دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں۔ مردی نہ صرف جوانی نفسانی و قوائے شہوانی کے غلبہ کا نام ہے بلکہ مردی کا وجود اس حرارت غریزی پر موقوف ہے جسکے موجود رہنے سے انسان زندہ رہتا ہے۔ جب تک جسم میں یہ قوت خدائی اپنی وزن پر موجود رہتی ہے مرض پیدا نہیں ہوتا۔ اگر اس حرارت کو جسم سے نہ نکلنے دیا جاوے تو انسان ہمیشہ تنومند صحیح و سلامت رہتا ہے ✦ اگر اس اکسیر اعظم شربت مقوی اعصاب کو استعمال کیا جاوے تو دشمن (کمی یاہ۔ نسیان) اس طرف رخ نہیں کر سکتا ✦ روح جسم کی صحت کے تابع ہوتا ہے اگر جسم اچھا رہتا ہے تو روح بھی خوش رہیگا۔ گمان جڑ ہے تمام امراض کا۔ اگر آپ سٹرے کا کام سے تھک جاتے ہیں تو اسکے استعمال سے سات گھنٹے سے زیادہ کام کرنے سے بھی نہ تھکیں گے۔ جس قدر امراض جسم میں اکثر پیدا ہوتے ہیں وہ اس تخم نسیان کے انڈے بچے ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنے مادہ کو اپنے ہاتھوں خراب کر چکے ہوں جس سے نہ عقل درست ہو نہ ذہن زیاد اور نہ مورث درست ہو نہ مثانہ نہ جگر نہ پٹھے۔ تھوڑی کام سے سر درد کرتا ہو چلنے میں ٹانگیں برنگام ہوتی ہوں۔ منہ سے چاہتے کچھ ہوں اور نکلتا کچھ ہو۔ بات کرتے کرتے بھول جاتی ہوں۔ آنکھوں کا نور کم ہو گیا ہو۔ چہرہ پر بے رونقی چھا گئی ہو۔ گھر میں محفل میں یکایک خوش ہونے کے منہ ہم ہو جاتے ہوں۔ الغرض جب تمام چرخہ ڈھیلا ہو گیا ہو تو اس مقوی کو آزما کر تجربہ کرو۔ یہ ان مخفی دکھوں کا سب سے عمدہ تر علاج ہے جسکی تکلیف آپ ہمارے شرم کسی طرح نہیں بتلا سکتے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آئندہ بدوضع نسلیں جنکے ناز و نکے ہاتھ پیر سو کے مصدر تباہ پیدا نہ ہوں تو اس مرکب کو پی کر دیکھئے کمزوری۔ بد صورتی۔ جورو تلف بڑھاپا۔ لاغری وغیرہ نقص جو ہماری قانون قدرت کی خلاف ورزی کی سزا ہوتے ہیں۔ ہماری کوتاہ قدرت سے کھلے مرتے بے دول معصوم کم عمر بچے ہماری غلطیوں کی آئندہ تصویر اور ہماری قادرہ قدرت کے توڑنے کی مجسم نظیر ہوتے ہیں۔ وہ بیتیں جھیلتے جھیلتے اور دکھ سہتے سہتے جب یہ سمجھیں گے کہ وہ سب والدین کی کرتوتوں سے ہم پر بلا نازل ہے تو ممکن نہیں کہ کبھی فی گھنٹہ خیر سے باز آویں۔ یہ مرکب آئندہ نسلوں کے درست کرنے میں اور موجودہ جسمانی تکالیف کے ازالہ میں بے مثل ہے۔ اس سے روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ سستی کو دور کرکے چست بناتا ہے۔ کمزور دل کو جوان مرد۔ جوانمرد کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بناتا ہے۔ اس کا استعمال ہولی کام ہے اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ مادہ زندگی کے تمام نقص دور کر دیتا ہے۔ اگر چالیس برس کے بعد شادی کرنا واقعی غنا آبادی بنانا چاہتے ہیں تو اس کو رفیق بنائیے ✦

قیمت شیشی کلاں تین روپے (عہ) ... ... (للعہ)

حلوائے ثمرہ

مقوی اعصاب

عصائے پیرِ جنات کا سحار ہستیکیر۔ مرد جب تک زندہ ہے مرد ہو تو اس سے زیادہ دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں۔ مردی نہ صرف جوانی نفسانی و قوائے شہوانی کے غلبہ کا نام ہے بلکہ مردی کا وجود اس حرارت غریزی پر موقوف ہے جسکے موجود رہنے سے انسان زندہ رہتا ہے۔ جب تک جسم میں یہ قوت خدائی اپنی وزن پر موجود رہتی ہے مرض پیدا نہیں ہوتا۔ اگر اس حرارت کو جسم سے نہ نکلنے دیا جاوے تو انسان ہمیشہ تنومند صحیح و سلامت رہتا ہے ✦ اگر اس اکسیر اعظم شربت مقوی اعصاب کو استعمال کیا جاوے تو دشمن (کمی یاہ۔ نسیان) اس طرف رخ نہیں کر سکتا ✦ روح جسم کی صحت کے تابع ہوتا ہے اگر جسم اچھا رہتا ہے تو روح بھی خوش رہیگا۔ گمان جڑ ہے تمام امراض کا۔ اگر آپ سٹرے کا کام سے تھک جاتے ہیں تو اسکے استعمال سے سات گھنٹے سے زیادہ کام کرنے سے بھی نہ تھکیں گے۔ جس قدر امراض جسم میں اکثر پیدا ہوتے ہیں وہ اس تخم نسیان کے انڈے بچے ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنے مادہ کو اپنے ہاتھوں خراب کر چکے ہوں جس سے نہ عقل درست ہو نہ ذہن زیاد اور نہ مورث درست ہو نہ مثانہ نہ جگر نہ پٹھے۔ تھوڑی کام سے سر درد کرتا ہو چلنے میں ٹانگیں برنگام ہوتی ہوں۔ منہ سے چاہتے کچھ ہوں اور نکلتا کچھ ہو۔ بات کرتے کرتے بھول جاتی ہوں۔ آنکھوں کا نور کم ہو گیا ہو۔ چہرہ پر بے رونقی چھا گئی ہو۔ گھر میں محفل میں یکایک خوش ہونے کے منہ ہم ہو جاتے ہوں۔ الغرض جب تمام چرخہ ڈھیلا ہو گیا ہو تو اس مقوی کو آزما کر تجربہ کرو۔ یہ ان مخفی دکھوں کا سب سے عمدہ تر علاج ہے جسکی تکلیف آپ ہمارے شرم کسی طرح نہیں بتلا سکتے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آئندہ بدوضع نسلیں جنکے ناز و نکے ہاتھ پیر سو کے مصدر تباہ پیدا نہ ہوں تو اس مرکب کو پی کر دیکھئے کمزوری۔ بد صورتی۔ جورو تلف بڑھاپا۔ لاغری وغیرہ نقص جو ہماری قانون قدرت کی خلاف ورزی کی سزا ہوتے ہیں۔ ہماری کوتاہ قدرت سے کھلے مرتے بے دول معصوم کم عمر بچے ہماری غلطیوں کی آئندہ تصویر اور ہماری قادرہ قدرت کے توڑنے کی مجسم نظیر ہوتے ہیں۔ وہ بیتیں جھیلتے جھیلتے اور دکھ سہتے سہتے جب یہ سمجھیں گے کہ وہ سب والدین کی کرتوتوں سے ہم پر بلا نازل ہے تو ممکن نہیں کہ کبھی فی گھنٹہ خیر سے باز آویں۔ یہ مرکب آئندہ نسلوں کے درست کرنے میں اور موجودہ جسمانی تکالیف کے ازالہ میں بے مثل ہے۔ اس سے روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ سستی کو دور کرکے چست بناتا ہے۔ کمزور دل کو جوان مرد۔ جوانمرد کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بناتا ہے۔ اس کا استعمال ہولی کام ہے اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ مادہ زندگی کے تمام نقص دور کر دیتا ہے۔ اگر چالیس برس کے بعد شادی کرنا واقعی غنا آبادی بنانا چاہتے ہیں تو اس کو رفیق بنائیے ✦

قیمت شیشی کلاں تین روپے (عہ) شیشی خورد ڈیڑھ روپیہ (عہ)

جوہر عرق و چوبینی

اس سے بہتر کوئی دوسری ادویہ مصفی خون نہیں۔ خون فاسد کو سمیت ہے صاف کرنا اسی کا کام ہے۔ غلاظت کو نکال کر خون کو پاک و صاف کر دیتا ہے۔ رنگ سیاہ کو سرخ بناتا ہے۔ پھوڑے پھنسیاں خارش۔ ناسور۔ ڈنبل۔ بھگندر۔ مٹی اور پٹھوں کا درد۔ رینگن باد۔ خنازیر۔ کہنہ وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر دوا ہے۔ ڈاکٹری دوائیاں بعض ہماری مزاجوں کے موافق نہیں ہوتیں کیونکہ وہ گرم اور بوجھ انگیز ہیں مشروب ہیں۔

قیمت شیشی کلاں تین روپے (عہ) شیشی خورد ڈیڑھ روپیہ (عہ)

حلوائے ثمرہ

مقوی اعصاب

عصائے پیرِ جنات کا سحار ہستیکیر۔ مرد جب تک زندہ ہے مرد ہو تو اس سے زیادہ دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں۔ مردی نہ صرف جوانی نفسانی و قوائے شہوانی کے غلبہ کا نام ہے بلکہ مردی کا وجود اس حرارت غریزی پر موقوف ہے جسکے موجود رہنے سے انسان زندہ رہتا ہے۔ جب تک جسم میں یہ قوت خدائی اپنی وزن پر موجود رہتی ہے مرض پیدا نہیں ہوتا۔ اگر اس حرارت کو جسم سے نہ نکلنے دیا جاوے تو انسان ہمیشہ تنومند صحیح و سلامت رہتا ہے ✦ اگر اس اکسیر اعظم شربت مقوی اعصاب کو استعمال کیا جاوے تو دشمن (کمی یاہ۔ نسیان) اس طرف رخ نہیں کر سکتا ✦ روح جسم کی صحت کے تابع ہوتا ہے اگر جسم اچھا رہتا ہے تو روح بھی خوش رہیگا۔ گمان جڑ ہے تمام امراض کا۔ اگر آپ سٹرے کا کام سے تھک جاتے ہیں تو اسکے استعمال سے سات گھنٹے سے زیادہ کام کرنے سے بھی نہ تھکیں گے۔ جس قدر امراض جسم میں اکثر پیدا ہوتے ہیں وہ اس تخم نسیان کے انڈے بچے ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنے مادہ کو اپنے ہاتھوں خراب کر چکے ہوں جس سے نہ عقل درست ہو نہ ذہن زیاد اور نہ مورث درست ہو نہ مثانہ نہ جگر نہ پٹھے۔ تھوڑی کام سے سر درد کرتا ہو چلنے میں ٹانگیں برنگام ہوتی ہوں۔ منہ سے چاہتے کچھ ہوں اور نکلتا کچھ ہو۔ بات کرتے کرتے بھول جاتی ہوں۔ آنکھوں کا نور کم ہو گیا ہو۔ چہرہ پر بے رونقی چھا گئی ہو۔ گھر میں محفل میں یکایک خوش ہونے کے منہ ہم ہو جاتے ہوں۔ الغرض جب تمام چرخہ ڈھیلا ہو گیا ہو تو اس مقوی کو آزما کر تجربہ کرو۔ یہ ان مخفی دکھوں کا سب سے عمدہ تر علاج ہے جسکی تکلیف آپ ہمارے شرم کسی طرح نہیں بتلا سکتے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آئندہ بدوضع نسلیں جنکے ناز و نکے ہاتھ پیر سو کے مصدر تباہ پیدا نہ ہوں تو اس مرکب کو پی کر دیکھئے کمزوری۔ بد صورتی۔ جورو تلف بڑھاپا۔ لاغری وغیرہ نقص جو ہماری قانون قدرت کی خلاف ورزی کی سزا ہوتے ہیں۔ ہماری کوتاہ قدرت سے کھلے مرتے بے دول معصوم کم عمر بچے ہماری غلطیوں کی آئندہ تصویر اور ہماری قادرہ قدرت کے توڑنے کی مجسم نظیر ہوتے ہیں۔ وہ بیتیں جھیلتے جھیلتے اور دکھ سہتے سہتے جب یہ سمجھیں گے کہ وہ سب والدین کی کرتوتوں سے ہم پر بلا نازل ہے تو ممکن نہیں کہ کبھی فی گھنٹہ خیر سے باز آویں۔ یہ مرکب آئندہ نسلوں کے درست کرنے میں اور موجودہ جسمانی تکالیف کے ازالہ میں بے مثل ہے۔ اس سے روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ سستی کو دور کرکے چست بناتا ہے۔ کمزور دل کو جوان مرد۔ جوانمرد کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بناتا ہے۔ اس کا استعمال ہولی کام ہے اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ مادہ زندگی کے تمام نقص دور کر دیتا ہے۔ اگر چالیس برس کے بعد شادی کرنا واقعی غنا آبادی بنانا چاہتے ہیں تو اس کو رفیق بنائیے ✦

قیمت شیشی کلاں تین روپے (عہ) شیشی خورد ڈیڑھ روپیہ (عہ)

زیتون

بالوں کو سیاہ اور لمبا کرنے کی ہر قسم کا زخم ہوا سے جلد بھر جاتا ہے۔ درد بدبو ناسور۔ بدصورتی۔ جھلسنا۔ چھالے۔ خارش۔ کاسور۔ کاربنکل۔ زخم کا کیڑا۔ پھوڑا وغیرہ جلد دور کرنا چاہو تو آزماؤ ✦ قیمت ۲ تولہ دو روپے

کارخانہ اسلامیہ

ہمنے سچائی اور ایمانداری جو تجارت کا جزو اعظم ہے اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ آپ تھوڑا سا مال بطور نمونہ ویلیو پے ایبل منگا کر ملاحظہ فرماویں۔ ان شاء اللہ آپ کو آپ کا انصاف ہی مجبور کرے گا۔ کہ آپ آیندہ کے واسطے اس کارخانہ کو بجا آوری خدمات کا موقعہ دیں۔ بشرطِ ناپسندی بلا تامل واپس کیجئے۔ آپ اپنی قیمت لیجئے۔ اور مزید برآں جرمانہ میں محصول پارسل ہمارے سر +

خوشبودار منجن

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے دانت موتیوں کی طرح رہیں۔ منہ سے بدبو نہ آئے۔ مسوڑے مضبوط اور مستحکم ہو جاویں اور کبھی گوشت خورہ نہ ہو اور دانتوں کو کیڑا نہ لگے تو آپ اس منجن کو دانتوں پر ملا کریں +

قیمت فی ڈبیہ آٹھ آنہ ۸ر

بال اُڑ رائنہ کا پوڈر

اس سفوف کے لگانے سے ۵ منٹ میں بال اُڑ جاتے ہیں نہایت کارآمد چیز ہے اور ایک ڈبیہ برس بھر کے لئے کافی ہے۔ قیمت ڈبیہ ۸ر

نئی طرز کا سرمہ

اس سُرمہ کے استعمال سے جالا دھند۔ غبار۔ شبکوری اور پانی جانا ضعف بصارت۔ بالکل رفع ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں لگانے سے ٹھنڈک پڑتی ہے پرلے درجہ کا مقوی بصر ہے +

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)
نصف تولہ آٹھ آنہ ۸ر

روغن حسن افزا

کیسوؤں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے اس بوجہ سے دو چار قطرے اگر ہتھیلی پر لے جاویں تو گلاب کے پھول کی طرح چہرہ خوشنما رہتا ہے اور منہ کے کیل مہاسے۔ بدنما داغ دور ہو جاتے ہیں اور چہرے پر کبھی بھی جھلڑیاں یا شکن نہیں پڑتے تمام دن بھینی خوشبو آتی رہتی ہے جو بانکے ترچھے عشوقان طناز کے دل کو قابو کر لیتی ہے اور اسی کی لپٹ ہمنشینوں کے دماغ کو معطر کرتی ہے +

قیمت فیشیشی ایک روپیہ (عہ)

شاہی خضاب

"جوہر و سیمہ"

یہ خضاب ہندی و سیمہ اور چاندی کا جوہر کشید کر کے عرق کی شکل میں بنایا گیا ہے۔ لگاتے ہی فی الفور بالوں کو قدرتی رنگ کی طرح سیاہ کر دیتا ہے۔ خوشبودار خضاب ہے بالوں کو ملائم اور چمکدار رکھتا ہے اور جلد پر بدنما داغ اور دھبہ قایم نہیں رہتا ایک دفعہ طلب فرمائیں پھر چھ ماہ کے لئے خرچ سے نجات

قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ) ۸ر

روغن گیسو افزا

اس روغن کے استعمال سے بال بڑھتے ہیں۔ بالوں کا گرنا موقوف ہو جاتا ہے۔ اس بے نظیر روغن کا تخلیہ سودائیان محبت کے ہوش ٹھکانے نہیں رکھتا۔ جس طرح عطر دماغ کا حق ہے ویسا ہی روغن گیسوؤں کا حصہ +

علاوہ بریں داڑھی مونچھ کے بال گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں +

قیمت فیشیشی ایک روپیہ (عہ)

دادیعنی دھدری کی مجرب دوائی

اس دوائی کو دھدری پر لگانے سے آٹھ روز میں دھدری بالکل دور ہو جاتی ہے نہ یہ دوائی جلد کو لگتی اور نہ اور کسی قسم کی کوئی تکلیف دیتی ہے لگانے کے ساتھ ٹھنڈک پڑ جاتی ہے +

قیمت فیشیشی بارہ آنہ ۱۲ر

عطریات

گلفام چہرہ کی نزاکت اور سج دھج کو دوبالا کر دینے والی چیز صرف بھینی بھینی خوشبو ہے۔ باغ حسن کی نسیم۔ عنبر شمیم جو سونگھنے والوں کے دماغ کو مست بناتی ہے وہ بھی خوشبو ہے۔ خوشبو وہ چیز ہے جو بانکے ترچھے حسینوں کے دل کو قابو کر لیتی ہے اور اسی کی لپٹ خوبرو جوانوں کے مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ گورے گورے مکھڑے کی دلفریبیاں جو چاہنے والوں کے متاع صبر و ہوش لوٹ لیتی ہیں۔ خوشبو سے ہی دوبالا ہوتی ہیں۔ ہلکا ہلکا رنگین جوڑا رخسار تاباں کے ساتھ ہو صبری سے لپٹتا جسم نازک سے گستاخیاں کرتا اور پریوش کے سر چڑھتا ہی اسکے اس حوصلہ کا باعث فقط خوشبو ہی ہے جس سے وہ بسایا گیا ہے۔ نازک خیال مصنفوں کے دماغ کی تیزی صرف خوشبو سے ہی ہے۔ بلند فکر شاعروں کی عالی خیالی اور پُرجوش لچھر اسکی خوش بیانی کی معادن محض خوشبو ہی ہے۔ وہ آرٹیکل جو اشتہاری دنیا میں وقعت کی کرسی پر متمکن ہو کر کامیاب قبولیت پڑھوا لیتے ہیں انکے لکھنے والوں کے دماغ خوشبو سے ہی صحیح رہ سکتے ہیں۔ جاں بلب مریض کو ایک بار آنکھ کھول کر بہار عالم پر نظر ڈالنے کے لئے خوشبو ہی مدد دیتی ہے۔ عاشقان حقیقی جو خدا سے راز و نیاز رکھتے ہیں اُن کے مشام کی تقویت خوشبو سے ہے۔ وہ کون دل ہے جسکو اسکی چاہ نہیں وہ کون دماغ ہے جسمیں اسکی ہوا نہیں۔ اب تو سمجھ گئے۔ دیکھئے فہرست

اعلیٰ اور خالص عطریات

(نصف تولہ عطر بھی روانہ ہو سکتا ہے مگر اس سے کم نہیں)

نام عطر	قیمت فی تولہ	نام عطر	قیمت فی تولہ	نام عطر	قیمت فی تولہ	نام عطر	قیمت فی تولہ
چمپا	عہ	راحت روح	عہ	کیوڑہ	عہ	گل حنا	عہ
جوہی	عہ	دلہن	عہ	موتیا	عہ	ہیمانگ	عہ ۸ر
نارنگی یا سنگترہ	عہ	سیوتی	عہ	حنا	عہ	اگر	۷ر
ہارسنگھار	عہ	کیتکی	عہ	فتنہ	عہ	مشک	۷ر
زعفران	عہ	گیندا	عہ	پانڑی	عہ ۸ر	عنبر	۷ر
شہناز	عہ	گلاب	عہ ۵ر	چنبیلی	عہ	خس	عہ
مجموعہ	عہ	شمامۃ العنبر	للعہ	مولسری	عہ	بہار	عہ ۸ر

خالص ریشمی ازار بند

نہایت خوشنما ہر ایک رنگ کے یعنی سرخ۔ سبز۔ زرد۔ فیروزی سیاہ۔ سفید ایک روپیہ قیمت سے لیکر ۵ روپے تک کے +

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ہر ایک فرمایش کی تعمیل بطریق ویلیو پیبل ہوگی۔ اپنا پتہ پورا و صاف لکھیں۔

تمام فرمایشیں بنام محمد خورشید عالم مالک کارخانہ اسلامیہ ہال بازار امرتسر

فیروز الدین

کی ایجاد کردہ مشہور عالم عجیب و غریب دوائی

جبوب خیری

مقوی

جبوب خیری یا فیروز نروائن ٹانک پلز

انسان کی صحت کی مسلمہ اور محافظ دوائی ہے

جسکو قریباً تمام ملک نے مفید مانا ہے۔ اس دوائی نے ملک کے مڈیکل افسران اعلےٰ سے اعلےٰ ڈاکٹران و عہدہ داران سرکار انگلشیہ مشیران ریاست حکماء یونان اور عام پبلک جاگیرداران وغیرہ سے بڑی بھاری تصدیق حاصل کی ہے کہ جسمانی کمزوری کو دور کرنے اور بدن کو مضبوط و طاقتور بنانے کے لئے صرف یہی ایک بے نظیر دوائی ہے +

نامردی۔ ضعف۔ ضعف اعصاب۔ جریان
سرعت۔ رقت۔ احتلام۔ ضعف دماغ۔ لقوہ
ضعف معدہ۔ ضعف بصر۔ کمی اشتہا

وغیرہ کے لئے یہ ایک ہی دوائی ہے جو اپنی آپ نظیر ہے +

جبوب خیری خصوصیت کے ساتھ بلا مبالغہ بے نظیر اثر کے ساتھ جوانی اور بچپن کی غلط کاریوں اور بے احتیاطیوں کے نقص دور کرنیوالی دوائی ہے اور اُن لوگوں کو

جنکو کثرت فواحشات و مسکرات نے بالکل نکما کر دیا ہو +

جبوب خیری وکلاء اور عام مطالعہ کرنے والے حضرات اور امتحان کے امیدواروں۔ طالب علموں۔ سکول ماسٹروں اور دماغی محنت سے کام لینے والوں کے لئے ایک نادر اور قیمتی تحفہ ہے +

جبوب خیری تین بکس کا ایک کورس ہوتا ہے۔ جو بالکل گم شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے۔ مگر معمولی کمزوری صرف تین روز میں دور ہونے لگتی ہے۔ قیمت فیبکس ۴۸ گولی ڈیڑھ روپیہ عہ

رونق طلا

ایام جوانی کی غلط کاریوں کے کل نقائص بغیر کسی قسم کی تکلیف دہ پرہیز کے دور کر کے دوران شباب دکھلاتا ہے

نامردی اور سستی اعصاب کے لئے یہ روغن اکسیر ہے۔ ایسے مریض کو اسکی ہمراہ جبوب خیری کا استعمال ضروری ہے تاکہ جلد فائدہ ہو فیفیشنٹی (عاع)

جبوب خیری کے فائیدوں کا اس سے بڑکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ملک کے مڈیکل افسر اور دیسی حکیم ہم سے منگا کر اپنے زیر علاج مریضوں پر استعمال کرتے ہیں

جبوب خیری کی تاریخ ایجاد سے اسوقت تک ملک کا کوئی صوبہ یا ضلع خالی نہیں رہا جہاں اس کے فائیدوں کا چرچا اور شہرہ نہ ہو +

جوہر عشبہ فیروزی

امراض ذیل کے لئے مفید مانا گیا ہے۔ آتشک کسی درجہ میں ہو بدبودہ۔ درد اعضا۔ درد زانو و شانہ آتشک کے باعث گنٹھ بھگندر۔ ناسور۔ جسم کا سیاہ ہونا۔ فساد خون وغیرہ + اس جوہر میں ہمنے اپنے ملک کی بہت سی بوٹیاں وغیرہ شامل کی ہیں تاکہ طبیعت صفراوی و صفراوی کو بھی موافق و مفید ہو۔ صفائی خون کے لئے یہ جوہر ضرب المثل ہے۔ قیمت شیشی خورد ۱۰ عہ شیشی کلاں (عاع)

جواہر سوزاک و قرحہ

اسکے پینے سے پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔ درد جلن اور پیپ چھ بیس گھنٹے کے اندر کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر حالت کے مریض کے لئے مفید ہے +

قیمت فیشیشی دو روپے (عاع)

عرق طحال

بے نظیر عرق تپ تلی کے ذنیہ کے لئے غایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے اکثر لوگ جو ڈاکٹری و یونانی علاج سے مایوس ہو گئے تھے اس عرق سے صحت پا چکے ہیں۔ فیشیشی (عہ)

جبوب فیروزی

تپ تلی اگر تھوڑے عرصہ کی ہو تو یہ گولیاں اکسیر ہیں۔ اگر تپ یا لف دیرینہ ہو تو پھر یہ جبوب اور عرق طحال دونوں کا استعمال کریں۔ فیبکس ۴۸ گولی ۱۲ر

حب بواسیر

ان گولیوں کے استعمال سے بواسیر خونی ہو یا بادی نہیں + دنا بود ہو جاتی ہے +

قیمت بخیال فائیدہ عام ۸ر عہ

مرہم بواسیر

مسوں پر لگانے سے یہ مرہم فوراً تسکین دیتی ہے + مرض سے نجات دیتی ہے

قیمت فی ڈبیہ (۱۲ر) +

صاحبزادی کشمیر

از مقام B.R ضلع مظفر نگر

آپ کی ایجاد کردہ جبوب خیری کی تعریف سنی ہے دیکھی نہیں (بذریعہ تار ایضاً) تین بکس جبوب خیری دیرہ اور بھیجدو +

جناب

صاحب ڈاکٹر سید ظہور اللہ احمد صاحب و جناب ڈاکٹر سید کاظم حسن صاحب سول سرجن اپنے زیر علاج مریضوں پر جگہ کرکے کارخانہ کو مشتہر فرمایا اور جبوب خیری کو طلب فرمایا +

جناب

ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب اسسٹنٹ سرجن ہسپتال ریاست بہاولپور

جبوب خیری اور روغن طلا اگر پوری تعریف لکھوں تو وقت چاہتا ہے صرف اس قدر لکھتا ہوں کہ جن امراض کے لئے مشتہر کئے گئے ہیں لاریب ہے +

جناب

صاحب ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب اسسٹنٹ سرجن ہسپتال علی پور (گلگت) پلٹن ۳ بجبوب خیری آپ کی سچائی و راستبازی کی گواہ ہے +

جناب

صاحب ڈاکٹر

جناب

صاحب از مقام علدن ضلع میانوالی

جناب

صاحب ڈاکٹر

جناب

صاحب ڈاکٹر

جناب

صاحب ڈاکٹر

سرمہ میری

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ جبل۔ سرخی ابتدائی دنیا بند ہونا۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ مرتبہ ڈاکٹروں اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال کیلئے کافی ہے۔ بلخ ڈیڑھ روپیہ میرے کا سیندھ سرمہ اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ نہ الصہ ممبروں کو اشتہار میں ۲ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ روپیہ خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممبروں کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے +

المشتہر

پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ۔ مقام پٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

تازہ سندات

(۱) میری کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ

میری بین قیمت اور مفید دوا ہے۔

کرتا ہے۔ آنکھوں سے بہت

آنکھ آنکھتے ہیں جلن اور

کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔

بیماری نہیں ہوتی۔ اس لئے ہر کسی کے

اوقات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا

بھی دوا کو ہر وقت پاس رکھنا چاہیئے اس لئے

میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے +

راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم سنگھی صاحب بہادر ایم۔ بی ایم۔ ایس

سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ۔ امرتسر +

(۲) میں بڑی خوشی سے میری کے سرمہ کے فائدہ بخش ہونے کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسماۃ مریضہ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال۔ سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھ کی پلکوں میں خورد خورد دانہ نکلے ہوئے تھے۔ اور پڑوال پڑتے تھے۔ اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگہ کبھی نہیں پرو سکتی۔ اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر کبھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس مریضہ مذکورہ نے اس سرمہ کے استعمال سے بہت جلد آرام پایا۔ اور اس سے تمام امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی +

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور +

(۳) میں اس سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے۔ ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاکسار ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو تو یہ سرمہ نہایت مفید ہے

راقم۔ ڈاکٹر ہرچ بسل گھوبی رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن جنرل ہند +

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے میری کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج آنکھوں کی بیماریوں پر بچنے کیلئے میری کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے

راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر ڈیرنری کالج لاہور +

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میری کے سرمہ کی سندات جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کیلئے مارچ سنہ ۱۸۹۹ء میں جمع کیا گیا

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپا +